حق موجود

سرتاجِ کنڈڑی

(سرائیکی اور ہندی کلام)

تحقیق و ترجمہ: میاں تاج محمد صوفی فقیر

درگاہ کنڈڑی شریف سکھر (سندھ)

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

اپنے والد گرامی ' مرشد و ہادی حضرت ور محمد صاحب صوفی فقیر کے نام
جن کے فیض کی بدولت مجھے یہ مقام حاصل ہوا۔

حق موجود　　　　سدا موجود

سرِتاجِ کنڈڑی

(سرائیکی اور ہندی کلام)

سرائیکی کلام تصوف

(سہ حرفی' دوہڑہ' کافیاں)

ہندی کلام

(شاستر' آرتی' بھجن' ہوری' دوہا' چھند' چوپائی)

تحقیق و ترجمہ:

میاں تاج محمد صوفی فقیر

دربار کنڈڑی شریف

سکھر سندھ

نام کتاب	:	سر تاج کنڈڑی
جمع وترتیب	:	صوفی تاج محمد فقیر
بار	:	اوّل 1999ء
کمپوزنگ	:	"سطور" کمپوزنگ سنٹر لاہور 7221262(042)
ٹائٹل	:	ظہیر بابر + کستوراجی شاد
قیمت	:	۳۰۰ روپے
پبلشر	:	اعجاز پبلشرز 22۔ اردو بازار لاہور 7353295
ملنے کا پتہ	:	درگاہ کنڈڑی شریف سکھر (سندھ)

فہرست

درگاہ کنڈڑی شریف کے درویشوں کا شجرۂ نسب

صوفی تاج محمد فقیر

پیش لفظ

عرصۂ دراز سے تمنا تھی کہ اپنے آبائی سلسلہ کے درویشوں، عظیم صوفی شعُرا جن میں حضرت روحل صاحب صوفی فقیر سائیں، شاہو سائیں، صوفی مراد فقیر سائیں، صوفی غلام علی سائیں، صوفی دریا خان سائیں اور دوسرے صوفی شعراء جو کہ سرائیکی، سندھی، فارسی اور اردو شاعری میں بے مثل ہیں، کے کلام کو اردو زبان میں شائع کریں۔ اسی نسبت سے ہم نے اپنی بساط کے مطابق "سرتاجِ کنڈڑی" کے نام سے ایک دیوان جس میں سرائیکی اور ہندی مجموعۂ کلام کی آمیزش ہے، کو اُردو زبان میں شائع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اِس دیوان میں مندرجہ بالا درویشوں اور صوفی شعُراء کا مکمل مجموعہ شامل نہ ہے بلکہ اختصار کے ساتھ کلام کو پیش کیا گیا ہے۔ ہندی زبان کی شاعری کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے تاکہ قارئین کو کلام سے آشنا ہونے میں سہولت حاصل ہو سکے۔ اس سے پہلے سندھی ادبی بورڈ کی جانب سے ان صوفی شعرا کے دو دیوان سندھی زبان میں شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) کنڈڑی وارن جو کلام

(۲) آءِ کا نگا کر گالھ (صوفی دریا خان سائیں)

دیوان "سرتاجِ کنڈڑی" میں سرائیکی کلام کے حوالے سے سہ حرفی' دوہڑہ اور کافیاں جبکہ ہندی کلام کے حوالے سے شاستر' آرتی' بھجن' ہوری' دوہا' چھند اور چوپائی وغیرہ کو شامل کیا گیا ہے

ویسے تو ہمارے سلسلے کے کئی نامور درویشوں نے سندھی' ہندی اور سرائیکی زبان میں علم تصوّف کو اجاگر کیا ہے مگر چونکہ ہمارے سلسلے کے ہزاروں معتقدین اور مریدین پنجاب کے رہائشی ہیں لہٰذا ان کو سندھی اور ہندی زبان پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ ہم نے ان کی اس دشواری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دیوان "سرتاجِ کنڈڑی" اردو رسم الخط اور اردو ترجمے کے ساتھ لکھنا شروع کیا تاکہ لوگوں تک عارفانہ اور صوفیانہ کلام کو آسان پیرائے میں بیان کر کے پہنچایا جا سکے۔

پنجاب کے ضلع رحیم یار خاں کے جنوب میں ایک تاریخی مقام پتن منارہ ہے جہاں پر ہمارے والد محترم اور مرشد و ہادی صوفی دُرِ محمد فقیر کا تکیہ (آستانہ) ہے۔ دیوان "سرتاجِ کنڈڑی" کی تصنیف و تالیف کا سلسلہ یہیں سے شروع کیا۔ ہمارے مُرید کستوُراجی شاد جو کہ گورنمنٹ ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں نے ہماری اس کاوش میں معاونت کی۔ ہم اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اس دیوان کا کچھ حصہ ہم نے لاہور میں لکھا۔

اس دیوان کو' اُمید کی جاتی ہے کہ قارئین کرام ضرور پسند کریں گے اور

حوصلہ افزائی فرمائیں گے تاکہ ہم اس سلسلۂ تصنیف و تالیف کو مزید آگے بڑھا سکیں۔ اس دیوان سے تصوف، اردو ادب اور سرائیکی ادب سے تعلق رکھنے والے کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبہ بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

عنوان دیوان "سرتاجِ کنڈڑی" کے معنی ہیں کنڈڑی کے سرچشمۂ ہدایت یعنی روحل صاحب، جن کی ہدایت اور فیض کو شاعری کے ذریعے مع ترجمہ اس دیوان میں اجاگر کیا گیا ہے جس کا سلسلہ روحل صاحب سے شروع ہو کر اب تلک جاری و ساری ہے۔

محقق و مترجم
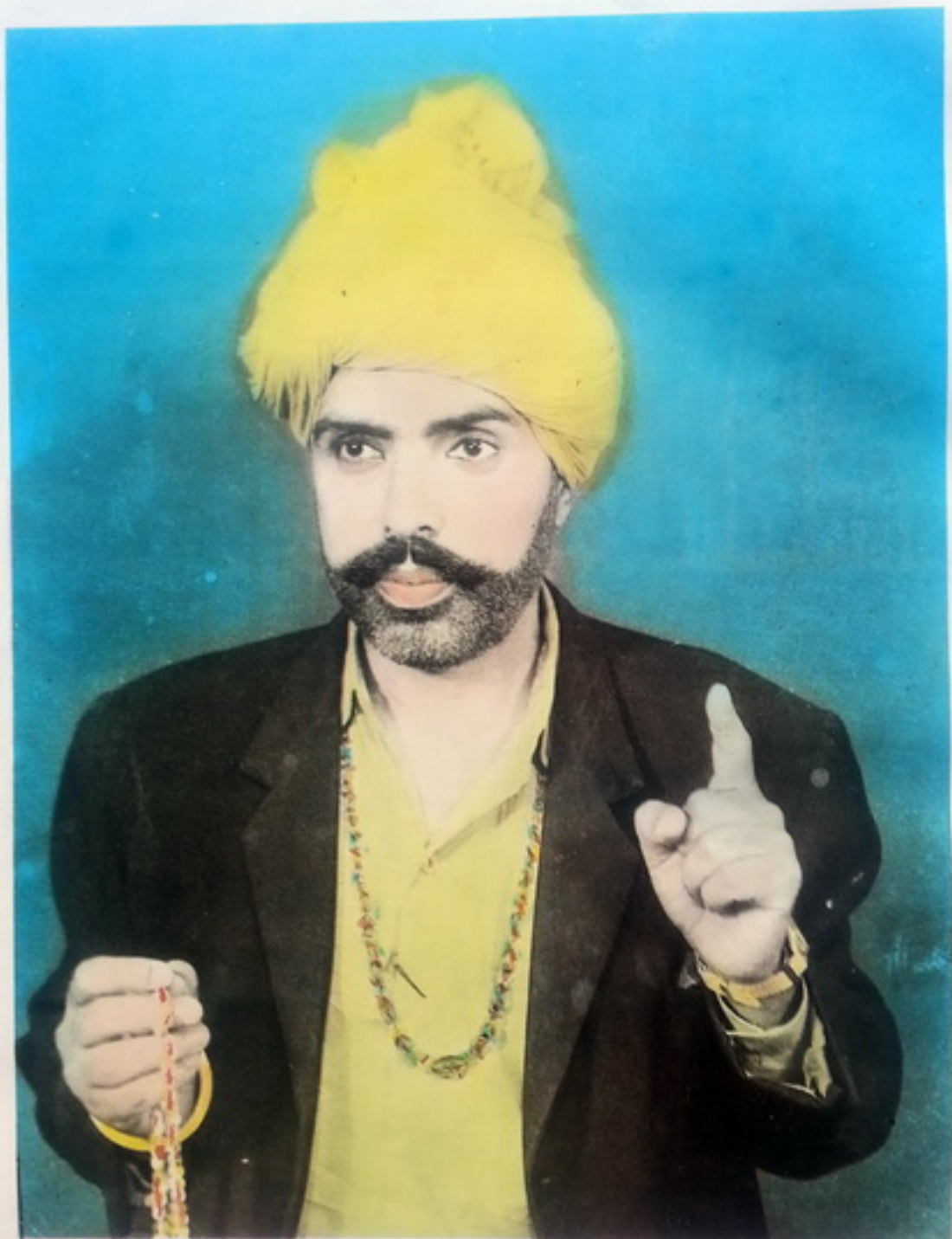
صوفی دُرّ محمد سائیں

صوفی دوست محمد سائیں

"مختصراً اپنے والد گرامی مرشد و ہادی کے متعلق جن کے نام دیوان "سرتاجِ کنڈری" منسوب کیا گیا ہے"۔

حضرت قبلہ دُرِ محمد سائیں صوفی فقیر جن کا سلسلۂ نسب پانچویں پُشت میں سندھ کے عظیم صوفی شاعر اور درویش حضرت روحل صاحب فقیر سے ملتا ہے۔ آپ سنہ ۱۹۲۷ء میں بمقام کنڈڑی شریف میں حضرت قبلہ دوست محمد صاحب صوفی فقیر کے گھر پیدا ہوئے۔ خاندانی روایت کے مطابق آپ نے ابتدائی تعلیم گھر ہی میں حاصل کی کیونکہ اس سلسلے کے تمام بزرگان اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے اور فارسی، سندھی، عربی، سرائیکی اور ہندی وغیرہ زبانوں پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ حضرت دُرِ محمد صوفی فقیر پیدائشی طور پر ایک درویشانہ صفت منش تھے۔ آپ اس عظیم صوفی سلسلے کے روشن چراغ تھے جو نسل در نسل فیض بکھیرتے رہے اور لوگوں کو راہِ حق کی دعوت دیتے رہے آپ کو بھی علم و ادب سے گہری دلچسپی تھی۔ آپ فقیرانہ صفت کے مالک تھے کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے تھے۔ آپ کا رہن سہن سادہ اور فقیرانہ تھا۔ آپ ہمہ وقت جوگیا لباس زیب تن کرتے تھے۔ آپ اکثر و بیشتر سندھ اور پنجاب کی سیر و سیاحت کرتے تھے آپ کو موسیقی سے خاص لگاؤ تھا۔ اس لیے آپ کی محفلوں میں گانے بجانے کو اہمیت دی جاتی تھی آپ خود بھی عارفانہ کلام گایا کرتے تھے۔ آپ کے عقیدت مندوں کی زیادہ تر تعداد رحیم یار خان، بہاولپور، بہاولنگر، لاہور اور سندھ میں موجود ہے۔

آپ کے کئی جگہوں پر تکیے اور آستانے موجود ہیں جہاں ہر سال بڑی دھوم دھام سے عرس مبارک منائے جاتے ہیں خصوصاً ٹی وگھاور صادق آباد' گوٹھ فقیرا صادق آباد' بستی پرساں رحیم یار خان' بستی رانجھے خان ڈیرہ حضور احمد خاں گوپانگ رحیم یار خان' پتن منارہ رحیم یار خان اور لیاقت پور میں۔

آپ نے علم وہدایت کی شمع روشن کرنے کے بعد سنہ ۱۹۸۲ء کو شہر رحیم یار خان میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار اپنے آباؤ اجداد کے مزاروں کے ساتھ دربار کنڈڑی شریف میں ہے صوفی رحیم بخش فقیر نے آپ کے وصال پر اس طرح فرمایا ہے۔

درّ محمد سائیں توں میڈا ہادی رہبر پیشوا
فانی دنیا کوں چھوڑ کر ونج وسایوئی ملک بقا

محقق ومترجم

روحل صاحب

حضرت روحل صاحبؒ صوفی فقیر

سندھ کے شعراء جن پر حیاتِ جاوداں کا نورانی تاج جگمگا رہا ہے خصوصاً کنڈڑی شریف تحصیل روہڑی کے درویش اور عظیم صوفی شعرا کا گروہ۔ ان عظیم شعرا کے روحِ رواں اور سرچشمہ صوفی روحل صاحب ہیں جن کے پُر کیف مے خانے کا فیض نسل در نسل جاری ہے۔

روحل صاحب بن شاہو خان زنگیجہ بلوچ خانوادے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد بزرگوار میاں شاہو خان سندھ کے حکمران کلہوڑا (عباسی) خاندان کے سربراہ میاں دین محمد المتوفی (سنہ ۱۱۱۱ھ) سے وابستہ تھے بعد میں ترقی کر کے ان کے وزراء میں شامل ہو گئے۔ میاں نور محمد کی تخت نشینی کے بعد میاں شاہو خان عمر کوٹ کے علاقے میں متعیّن ہوئے انہوں نے "پدماد جی بھٹ" میں سکونت اختیار کی ۱۱۴۲ھ کے لگ بھگ حضرت روحل صاحب نے حضرت میاں شاہو خان کے گھر جنم لیا۔

سیلے سنگی ست ساتھی ہم پر گھٹ آئے
پونم تتھ سوموار آئے گھر شاہو کے پائے

اس زمانے کے دستور کے مطابق روحل صاحب کو اچھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ آپ نے مشہور صوفی بزرگ شاہ عنائت اللہ شہید جھوک میراں پور موجودہ ضلع ٹھٹھہ کے دربار سے فیض حاصل کیا اور ان کے حلقۂ

ارادت میں داخل ہو گئے۔ چونکہ آپ تھر کے علاقے میں پیدا ہوئے اس لیے آپ نے ڈھاٹکی' مارواڑی اور ہندی زبانوں پر دسترس حاصل کر لی۔

آپ کی مادری زبان سرائیکی تھی۔ آپ سندھی' سرائیکی اور ہندی زبان کے عظیم شاعر سمجھے جاتے ہیں۔ آپ کو میاں غلام شاہ عباسی کے دور (۱۱۶۱-۱۱۸۶ھ) میں آپ کے والد میاں شاہو خاں کی خدمات کے سلسلے میں وزیر خزانہ ومال مقرر کر دیا گیا۔ مرشد سے فیض حاصل کرنے کے بعد آپ وزارت سے مستعفی ہو گے۔ بعد میں حاکمِ وقت نے آپ کو سفیر مقرر کیا اور آپ نے جیسلمیر' جودھپور' بیکانیر اور دوسرے علاقوں کے دورے کیئے آپ کو چونکہ وہاں کی زبانوں پر عبور حاصل تھا اس لیے وہاں کے راجاؤں اور عوام کو ہندی شاعری کے ذریعے روحانیت کا پیغام پہنچایا۔ آپ کی دانشمندی اور درویشانہ صفات سے متاثر ہو کر کئی رجواڑے خصوصاً جودھپور کے راجہ بجے سنگھ آپ کے عقیدت مند اور مُرید ہو گئے اور کافی عرصے تک آپ کو جودھپور میں رکھا۔ وہاں راجہ بجے سنگھ کے درباری پنڈتوں سے آپ کے مناظرے ہوتے رہے۔ آپ نے ان مناظروں کی روشنی میں ایک وسیع شاستر (دیوان) لکھا جس کو "اگم وارتا" کا نام دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد آپ سفارت کار کے عہدے سے سبکدوش ہو کر مُرشد کے دربار واپس جھوک شریف پہنچے اور یادِ الٰہی میں مرغوب ہو گئے۔ مُرشد کے ارشاد کے مطابق کچھ عرصہ تک جھوک شریف میں قیام کرنے کے بعد آپ

موجودہ ضلع خیرپور میرس کے نزدیک دربار کنڈڑی شریف میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے اور یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ آخر کار ۱۱۹۴ھ کے لگ بھگ کنڈڑی شریف ہی میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں مدفونُ ہوئے۔ آپ کا مزار مرجعُ خاص و عام ہے جہاں پر ہر سال اسوج چاند کی پہلی تاریخ کو آپ کا عرس مبارک منایا جاتا ہے۔

چونکہ روحل صاحب نے ایک مدت تک سندھ کے ریگستانی علاقے تھر، بیکانیر، جیسلمیر اور جودھپور کی سیروسیاحت کی تھی اس لیے وہاں کی ہندو قومیں خصوصاً میگھواڑ اور راجپوت ان کے مرید ہو گئے روحل صاحب نے ان کی راہنمائی کے لیے ہندی میں شاعری کی اور ہندی رس کے دوہا، چوپائی، شبد بھجن، شاستر، وانی، ہوری اور آرتی وغیرہ تصنیف کیں۔

ان کے شاستر درج ذیل ہیں۔

(۱) شاستر "من پربودھ"

(۲) شاستر "ادُھ بُدھ گرنتھ"

(۳) سرب گیان یا نج مول گرنتھ"

(۴) اگم وارتا اور شاستر انتربلاس وغیرہ

خطۂ سندھ میں روحل صاحب غالباً پہلے شاعر ہیں جنھوں نے "ہمہ اوست" (بقول ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ) کے جذبے سے سرشار ہو کر "خودی" کا نعرہ بلند کیا۔

ے باپ میرا شاہو ناہیں، اس گھر نہیں مات
جرنے ہم جایا نہیں، کُلھ ورن نہیں جات

ے لوک اکھیندے روحل بلیندا، کوئی اکھیندے ذات زنگیجہ
نہیں روحل نہیں ذات ذنگیجہ ایکو سر الٰہی ہے

محقق و مترجم

سرائیکی کلام

سرائیکی سہ حرفی، دوہڑہ، کافی کلام

سہ حرفی فرمودہ میاں حضرت صوفی روحل صاحب

الف: الف اللہ کر یاد سدا نت وحدت وچ گزاریں
جیون دے ہن چار ڈیہاڑے خام خیال نہ گھاریں
اے دنیا دھوتی سب جگ موہیا چیت چلیں مت نہ ہاریں
روحل " راہ فقیری دے وچ غفلت منوں وساریں

ب: بے بدیاں توں رکھیں سائیں فرصت کریں نہ کائی
میں وچ لُل لکھن نہ کوئی ناں کا کراں کمائی
تیڈے راج پھراں البیلی وتاں بانہہ لڈائی
روحل " راز خصم دا جہیں تے جگ سہاگن سائی

ج: تے تن گھول گھتیں دلبر توں سینہ مول نہ سنگیں
جام شراب رنداں دے ہتھوں پریم پیالہ منگیں
چھٹی جند جواب سوالوں ٹٹرے جھیڑے جنگیں
روحل " راہ ربانی دے وچ ڈیندیاں سر نہ سنگیں

ث: ثے ثابت کر انترجامی جے توں عاشق تھیویں
شوق شراب رنداں دی مجلس پل پل دے وچ پیویں
لٹھے ہول حساب حشر دا پھر موا ول جیویں
روحل " رات بھرم دی بھنی نیں ناں سڈیویں

ج: جیم جہان دنیا دا طالب چھوڑ تہندی یاری
حرص ہوا تکبر کوں تک ماریں بکیر کاری
جنہاں عشق اللہ دا چایا تہاں تیڈے تاری
روحلؔ تھی قربان تنہاں توں جنہاں ممتیا ماری

ح: حے حضور ہمیشہ ہر دم بھلے پرے ڈھونڈھیندے
بِنا مرشد باجھوں اندھے اُچے سڈ مریندے
وِچ اندھارے بناں روشنائی ناحق ہتھ مریندے
روحلؔ خصم جنہاں دی جھولی سکھی سے ئی جالیندے

خ: خے خالق دا خیال جنہاں کوں مٹھی لگے نہ مایا
سے عاشق وحدت دے وچ ویندے وِسری سندر کایا
جے وت رینہہ نمانے کیتے رات گئی دن پایا
روحلؔ رتن امولکھ ملیا بھاگ پر اپت پایا

د: دال دماماں دل دے اندر نربھؤ چوٹ چلاویں
پنج مواسی کایا دے وچ محکم مار ہٹاویں
ہوکا پھیر حقانی والا نگری سکھ وساویں
پیچھے روحلؔ در دوستاں دے درسن بکھیا پاویں

ذ: ذال ذرا کجھ تو بن ناہیں جھر جھنگ تیڈیاں جھوکاں
ہکاں دے گھر ساوے سبزے ہکاں دے گھر سوکاں
سب گھٹ دے وچ تونہی وسدا ایہا خبر نہ لوکاں
روحل'' کوں توں آپ پلاویں پریم پیالہ موکاں

ر: رے رانجھن دی سک جنہاں کوں ہر دم رہے ہمیشاں
سوہنی سیجھ نہ بھاوے تنہاں کوں کیتے پریم پریشاں
ئے عاشق صادق ہز بھوُ نیں ہکے رہن نہ خویشاں
روحل'' در دلبر دے ہکھیا پایا خیر درویشاں

ز: زے زاری وچ رہیں ہمیشہ تونی ملے دلاسہ
اے جگ بازی گر دی بازی رکھیں نہ بھروسہ
ڈاڈھے نال شراکت کیہی ہکن تولہ ہکن ماسہ
روحل'' تھی رضا تے راضی پاویں سکھ نواسہ

س: سین سجن دا صحیح سنجانی کوُ پیری وچ پیرا
لوں لوں دے وچ جھوک ہیندی دل دے اندر ڈیرا
بر بر واہ کریں چا۔ صدقے کیا لاگے ہُن تیڑا
روحل'' رات ہجرم دی بھنی ہُنیا سب اندھیرا

ش: شین شتاب عمر وہانی پچھے کیا کریسیں
جوبھن دے وچ کنت نہ پایو بھلے ہتھ ملیسیں
نال سہیلیاں آتن دے وچ کہیا منہ گھن وسیں
روحل " خصم جنہاں دی جھولی سکھی ساہی جلیسیں

ص: صواد صبوری کر دل وچ کھوجیں جت سجن دا واسہ
ڈے سربار بریہہ دا چاویں مول نہ موڑیں پاسہ
چندن برکھا کھلیا وچ ویہڑے کتھ توں پھریں اداسہ
روحل " رتن اموکھ ملیا پایا نیہہ نواسہ

ض: ضواد ضرورت ملیا لوڑیں کوڑی جانہ نہ بول
لوں لوں دے وچ جھوک جیندی ڈے بھی گھر گول
کایا کوٹھی کلف کفر دا عشق کنجی کر کھول
روحل " روح رتن ہے تیڈا گیان کنڈھی گھت تول

ط: طوئے طالب مطلوب ملن دا کر گھن ساجھر سایا
دل تیڈے وچ دلبر وسدا مرشد راہ بتایا
جیندے درد دیوانے کیتے سو شوہ اللہ ملایا
روحل " روز ازل دا لکھیا چندر جھولی وچ پایا

ظ: ظوئے ظاہر باطن سب سائیں بے شک شرک نہ آنی
رکھ یقین ارادہ سچا جے توں جانی سکھ مانی
کوڑے ہرگز جاہ نہ لبھن پچھیاں سائیں سانی
روحل ؒ راہ الکھ دا اوکھا گیان عینک گھت جانی

ع: عین عنائت کیتی ساقی ڈتوس پریم پیالہ
پیون نال شراب طہُورا اندر تھیا اجوالہ
لوں لوں دے وچ تھئی خوشحالی مُیا دکھ کشالہ
روحل ؒ رنگ ربانی رتا سدا مگھن متوالہ

غ: غین غیر کڈھیں چا وچوں تاں اوہو عین سڈیویں
کایا نکتے سب جگ موہیا ویکھ مُطیع ناں تھیویں
امر پیالہ مُرشد والا سر گھنے رکھ پیویں
روحل ؒ وچ رنداں دی مجلس عاشق ناں سڈیویں

ف: فے فکر سب چھوڑیا جنھاں سے ئی فقیر سڈیون
ہر دم رنگ ربانی رتے دکھی مول نہ تھیون
نت نیں میخانے وچ امر پیالہ پیون
روحل ؒ رنگ تنہاں دا گوڑھا "موتُو" تھی پھر جیون

ق: قاف قیوم کرم کنندہ اساں تیڈے تارے
عقل فکر دا چوپڑ رچیا چوں پاسے جگ سارے
حکم رضائی تیڈیاں چلن رعیت کون وچارے
روحل " بازی تنہاں جیتی جان سمجھ جنہان ہارے

گ: گاف گیان جنہاندے اندر ابھریا سورج سارا
بھنّی رات بھرم دی تنہاں مٹیا سب اندھارا
چوڈاں طبقے تھئی روشنائی کھلیا گل ہزارا
روحل " تے رب راضی تھیا پایا نیہہ نظارا

ل: لام لگن دل اندر لگی ڈٹھی صورت ساری
پریم پیالہ مرشد ڈتا چڑھی عشق خماری
جھندی سک سوئی شہہ پایا من دی ممتیا ماری
ملیا دوست مٹی دل گیری روحل " بلک تمہاری

م: میم محمد پیدا کیتا کارن روپ ظہورا
ذاتی روح تہیندے وچ گھتیو وائی انحد طورا
گگھن منڈل وچ بُٹھی چوئے چکی شراب طہورا
روحل " پر کر پی پیالہ مرشد ملیا پورا

ن: نون نبھاوَ رنگ تنہاں دے جے عشق اللہ دے رُتے
کنوں شوق شراب حقیقی پی پیالے منگھ مُتے
ملیا دوست مٹی دل گیری کون وچھوڑے گھتے
روحل " جینہہ تے نوشہ راضی سا کیوں چرخا کتے

و: واوَ وصال وچھوڑے دا ہُن دوکھا مول نہ آنی
چوڈاں طبقیں ہکو سوُرج سب گھٹ جوت سمانی
جیویں جل وچ پھرے الیلی جت دیکھے تت پانی
روحل " رمز رِنداں دی مشکل کہیں ہک وِرلے جانی

ہ: ہے ہمراز ہمیشہ دِلبر پریم لدھا وَنج پیرا
عشق چراغ کیتی روشنائی مٹیا سب اندھیرا
لوُں لوُں دے وچ تھیَ خوشحالی ملیا محرم میرا
روحل " رِیجھ رہیا رنگ تیڈے کرے عبادت کیہرا

ل: لام الکا ڈیکھن دے طالب ہر دم رہن حضوُری
ہک پل پاسے موُل نہ تھیون پریت جنہاں دی پوُری
مٹیا درد مٹی دل گیری پائی سانت سبوُری
روحل " تھی قربان تنہاں توں جے نوُر ملیا ونج نوُری

الف: الف اول آخر سوئی ذاتی ذِکر فقیراں
در دِلبر دے آپ کوہاون بناں کاتی تکبیراں
بر دے سودے عشق گدھونیں ایہو پرچہ پیراں
روحل " تنہاں دے ڈِٹھیاں تن طاقت من دھیراں

ی: یے یاری کر عشق ڈِتوئی کیتی عین کرامت
ویکھوں شوہ پھروں متوالی لتھی من ملامت
اندھے کوں دل اکھیاں تھیاں ملیاں ایمان سلامت
روحل " کوں ہُن مِٹھا لگدا تیرا ناں نیامت

سہ حرفی

الف: الف اللہ دے نالے باجھوں کوڑی اور کمائی
دنیا دھوتی سب جگ موہیا تیکوں سمجھ نہ آئی
نال رذالی لاتوئی یاری دھاری جان نہ کائی
جینھ اینہہ رن کنوں منہہ موڑیا روحل راہ حقیقی پائی

ب: بے بازی واہ بنائی صاحب طالب طلسم والی
کوئی سمجھے پرس حقیقت ساری الٹی چالی
حال حقیقت حاصل کر گھن جوٹھی قیل مقالی
بر دے سودے باجھوں روحل لگدی مشکل لالی

ت: تے تات طلب رکھ ہر دم دل وچ طالب دلبر والی
باطن ہویا بحال جیندا جانے ناں اٹکل ظاہر والی
ہر رنگ دے وچ دیکھے ظاہر قدرت قادر والی
راز حقیقی ویکھیں روحل کھولیں کھڑکی اندر والی

ث: ثے ثابت کر بولی دلبر والی باقی کوڑ کہانی
ہر جا وسدا حسن حقیقی جان ایہوئی جانی
رمز حقیقت والی ظاہر بکھو پھوٹا پانی
حال ایہو جے پاویں روحل منزل اعلیٰ مانی

ج: جیم جُدائی کر بر تے چایم بار محبت والا
حال عجائب بر تے آیا ہر دم حیرت والا
ہر جا راگ ربُوبی گاوے مطرب وحدت والا
سب دی ہمت ناہیں روحل" جانے ہمت والا

ح: حے حقیقت حق دی ہر جا کڈاں جلال تے کڈاں جمال ہویا
ہر رنگ دے وچ وسدا اوہی گرچہ بے چون بے مثال ہویا
اونہدا درجہ آکھاں کیہڑا جو حال حقیقت نال ہویا
محنت والیاں نوں آسان روحل" جینہہ کیتا اوہ نہال ہویا

خ: خے خمر حقیقت پی کے طالب خیال خودی دا کھاویں
بار بریہہ دا ہر سوتے چانویں غیر نہ اندر لاویں
"الاِنسان سری وَانا سرہ" گیت محبت گانویں
ہر دا سودا کر کے روحل" وچ میدان معرفت جانویں

د: دال دمامے درداں والے ہر اوشاکاں وجدے
سُولی اُتے مشکن چڑھدے ساجن ڈیکھ نہ رجدے
وِیر وروُدھ نہ جانن ہرگز صاحب سہولت سجدے
روحل ڈیکھ بدیاں توں ظاہر قربُ والے او کج دے

ذ: ذال ذکر فکر دے نال رہیں ایہہ دنیا دھوتی جانیں
جگ نوں جوٹھی رول گھتیندی وحدت ویسہ آنیں
ہر گھٹ جلوہ دلبر والا جے توں جوت پچھانیں
روحل ؒ حقیقت پا کے رُتبہ اعلیٰ مانیں

ر: رے رمز ربوبی جانن والے ذکر کماون ذاتی
دمدم ویکھن دلبر سیتے پا کے اندر جھاتی
چھٹ گئی مام مجازی ساری رہے نہ صفت صفاتی
روحل ؒ ڈوہیں رتبے اوہندے کیا نفی کیا اثباتی

ز: زے زبانی کلمہ پڑھدے مول نہ معنیٰ جانن
جنہاں کلمہ دل دا پڑھیا سیجھ سکھاں دی مانن
"لا یُحتاج" گزُارن ہر دم وائی اور نہ وارن
وحدت دے ونجارے بن کے روحل ؒ سر سُنجانن

س: سین سنجانن سر سجن دا اوکھا بار اُٹھاون
وحدت والی وادی اندر مشکل ہے پیر پاون
سردا سودا کر گھن اول پیچھے راہ پچھاون
روحل ؒ سب دی حاجت ناہیں کیمیا قلب کماون

ش: شین شہ رگ کنوں کولھوں وسدا دوئی گھتیندے دوری
سیس نوا کے اندر ویکھیں ظاہر پریمی پوری
ہر گھٹ دے وچ رنگ اوہُنی دا ناری ہووے یا نوری
روحل" جیون ساکھی باجھوں حق دی گالھ ادھوری

ص: صواد صاحب دی یاد کریں اینہہ ساہ اتے وساہ نہیں
محبت والی راہ کنوں بئ روشن کوئی راہ نہیں
بار ملامت سر تے چانویں لوک رُسے پرواہ نہیں
روحل" دامن عشق دا پکڑیں اس جیہا شہنشاہ نہیں

ض: ضواد ضرورت تیکوں کہڑی بیٹھا کوڑ کماویں
نال بُراں دے محبت تیڈی انگ بھبھوت لگاویں
اُل حیاتی قدر نہ جانیں ناحق ویل ونجاویں
روحل" ناں اللہ دے باجھوں کوئی خیر نہ پاویں

ط: طوئے طالب ترک کریں جے طمائی تال تمامی
ہفت ولائت تیڈے خادم بنجن صاف سلامی
توں صاحب دا صاحب تیڈا رمز نہ جانے عامی
روحل" موت نہ مارے تیکوں جے ہوویں عرش مقامی

ظ: ظوئے ظہوُرا ظاہر ہرجا قدُسی ذات دا سارا
موجاں موج تلاطم اندر پریم گنگا دی دھارا
کر گھن حاصل حال حقیقت دل عمر نہ آئی یارا
روحل " اکھیاں کھول تے ویکھیں کتھے سکندر کتھے دارا

ع: عین عجائب رمز ربانی حال حقیقت والا
جنیں جاں تا جان محبت دا لکھن پھرن متوالا
عشق خُمار دے وچ گھارے کیا گرمی تے کیا پالا
روحل " گم اگم میں ہویا وِسر گئے کشٹ کشالا

غ: غین غنیٰ تے صاحب صوفی نظر تنہاں دی عین عنائت
کیف کیمیا قلب کماون ہر دم چاہن عشق سلامت
پی طہوُرا آب حیاتی مانن نیہی نیہہ نہایت
ہر حالت دے وچ رہندے راضی شانت آوے یا راحت

ف: فے فقر کنوں سب حاصل ہو وے بے معنیٰ اے دل گیری
دنیا اُتے دین گنوادیں کوُڑی شیخی پیری
سادھ سڈا کے مایا میڑیں کشف کرامت میری
روحل " راہ حقیقت ہتھ کر باقی جان زہیری

ک: کاف کتاباں پڑھ کے خود کوں سمجھے عالم دانا
کنزُ قدوری قافیہ آسان مشکل محبت معنیٰ
علم عقل کنوں جو وُدھ گئے طالب او فرد فرید فرزانہ
روحل ؒ رمز محبت والی سچ کو جانے مرد یگانہ

ق: قاف قدر فقر دا جانے اوئی جو رمز رندی دا حامل
موہ کنوں جو پاسے ہو یا پُرس اوہوئی کامل
کامی کبُدھی ڈُبدیا اندر رہندا ہر دم شامل
روحل ؒ سادھ سنگت دے باجھوں مُکتی من دی مشکل

ل: لام لوں لوں دے وچ جھوک جنہاندی آون یاد سدائیں
ظاہر باطن ذکر تہیں دا اور نہ وُنندی وائی
" فاذکرونی اذکرکم " دی مرد بات بتائی
روحل ؒ ملیا یار یگانہ انگ انگ راحت آئی

م: میم موج محمدی اندر پاتم سارا سرّ الٰہی
رحمتِ عالم بن کر آیا ڈیندا جگ گواہی
عرشوں منزل بالا تہیں دی جنت اور نہ پہنچے راہی
روحل ؒ اشرف عالم تہیں اندر بے شک میڈا ماہی

ن: نون نوبت وجدی عشقاں والی پیر اُٹھائیں کو پاوے
بار برہمہ دا ڈاہڈا اوکھا بر دے کے سو برہمہ چاوے
موہ آہنکار کنوں کر پاسا کام کرودھ کوں ڈھاوے
روحل'' مرنا اگے جوئی مردے ول موت نہ انہاں نوں آوے

و: واوَ ویکھیں جن سار حقیقت والا ماہی ہر جاہ حاضر
گگھن مَنڈل دی گردش اندر نقش اوہنیں دا ظاہر
گَل پھِلِ جوت جمال دے شیدا ذکر ذاتی وِچ ذاکر
روحل'' شک نہ آنیں کوئی ایہو اندر ایہو باہر

ہ: ہے ہدایت حق دے باجھوں جوڑ نہ کوئی جوڑیں
چوراسی لکھ پنجرے دا سنسا سارا توڑیں
زمل نوری طوطے دا حال حقیقت ووڑیں
روحل رمز ربانی باجھوں اور طریقہ چھوڑیں

ل: لام لوُں لوُں دے وچ لات لطیفی اور نہ کوئی بولی
پریم ساگر دی چڑھدی لہندی رہندی ہر دم چھولی
رتن اَمولکھ مل گیا مینوں بھر گئی خالی جھولی
روحل'' آنند ہو یا حاصل پریم دی لگ گئی ہولی

ی: یے یقین دی منزل جانیں عشق حقیقت عشق طریقت
عشق بناں ایہہ عمرا جائی عشق ہے عالم عشق ہے دولت
جان ایہنہ کنوں منہ موڑیں عشق ہے مذہب عشق ہے ملت
روحل" قول ایہو نہ فاسد عشق عبادت عشق ہے طاقت

دوھڑے یا ابیات

دنیا ڈھونڈھ تے طالب کُتے سبھناں مل کر تانی
ہڈی اتے ہوڈ تھانڈی وڑھدیں عمر وہانی
اندھیاں عشق اللہ دا چھوڑیا پے ولوڑن پانی
روحلؒ راہ ربانی باجھوں بئ سب کوڑ کہانی

جج حضور تہیں کوں لکھیا پچی بک جھیندی
دل دریا محبت دے وچ تانگھن تانگھ تھیندی
رہن بے پرواہ ہمیشہ کیا پرواہ کھیندی
روحلؒ رنگ ربانی لاگا پُنی آس جھیندی

نیا میت پریت کر پتھر نا اُتوں کلس محبت چڑھائیں
من محراب سدا رکھ قبلے جے توں شاہ رجھائیں
پنج جماعتی پڑھن نمازاں ہر دم سانجھ صباحیں
روحلؒ رَوح کیتا مل سجدہ ھئی جج حضور اتھائیں

چکی دل درونی اندر بٹھی حوض کوثر دی
پُر کر پیتی شوق شرابوں وُٹی عشق امر دی
جھیں گھر کوں میں ڈُونڈھیندی گُتھی لدھم تہیں گھر دی
روحلؒ رات گئی دن پایا سب صورت دلبر دی

عشق چراغ تھیا جب روشن بھنی رین اندھیری
گیان اُنجن وِچ پائے اکھیندے اُلٹی کھادی پھیری
جت ویکھاں اُتھ آپا دِرسے سب گھٹ صُورت میری
روحل " رات گئی دن پایا نہ کوئی دَیر نہ ویری

چشمہ آب حیاتی دا دل اندر حوض حضُوری
بھردے سودے پیندے عاشق پریت جنہاندی پُوری
سے جیندیاں "مُوتُو" تھی کر بیٹھے پایا سکھ صبُوری
روحل " رنگ ہِک دے رُتے سے نور مِلے وَنج نُوری

جان خُودی تاں خود کو پہنچیں نال خودی دے خود پائیں
آھ دُوئی وچ دیدار سجن دا آجیویں درپن وچ چھائیں
بناں کیف لطیف نہ لبھدا سن تاں سچ آکھائیں
روحل " رانجھن دل وچ وسدا ڈھونڈنہ سُنجیاں جاہیں

ایہہ سنسار ٹھگاں ٹھگ بازی اکھیں نال ڈِٹھوسیں
ڈیکھ تماشا محبُ مِلن دا ایہو فکر پیوسیں
چشم آب حیاتی دا دل اندر گول لدھوسیں
دستوں ساقی تھیا عنائت پُر کر جام پِیتوسیں
روحل " وِچ رنداں دی مجلس نوشہ گول لدھوسیں

عشق چراغ بھیا جب روشن بھنی رین اندھیری
گیان اُنجن وِچ پائے اکھیندے اُلٹی کھا دی پھیری
جت ویکھاں اُتھ آپا دِرسے سب گھٹ صُورت میری
روحل ” رات گئی دن پایا نہ کوئی وَیر نہ ویری

چشمہ آب حیاتی دا دل اندر حوض حضوُری
بھردے سودے پیندے عاشق پریت جنھاندی پوُری
سے جیندیاں ”موُتوُا“ تھی کر بیٹھے پایا سکھ صبوُری
روحل ” رنگ ہِک دے رُتے سے نور ملے وَنج نوُری

جان خوُدی تاں خود کو پہنچیں نال خودی دے خود پائیں
آھ دُوئی وچ دیدار سجن دا آجیویں درپن وچ چھائیں
بناں کیف لطیف نہ لبھدا سن تاں سچ آکھائیں
روحل ” رانجھن دل وچ وَسدا ڈھونڈنہ سُنجیاں جاہیں

ایہہ سنسار ٹھگاں ٹھگ بازی اکھیں نال ڈِٹھوسیں
ڈیکھ تماشا محبُ مِلن دا ایہو فکر پیوسیں
چشم آب حیاتی دا دل اندر گول لدھوسیں
دستوں ساقی تھیا عنائت پُر کر جام پیتوسیں
روحل ” وِچ رنداں دی مجلس نوشہ گول لدھوسیں

عشق چراغ تھیا جب روشن بھنی رین اندھیری
گیان اُنجن وچ پائے اکھیندے اُلٹی کھادی پھیری
جت ویکھاں اُتھ آپا ور سے سب گھٹ صُورت میری
روحل " رات گئی دن پایا نہ کوئی وَیر نہ ویری

چشمہ آب حیاتی دا دل اندر حوض حضوری
بردے سودے پیندے عاشق پریت جنہاندی پوری
سے جیندیاں "مُوتُو" تھی کر بیٹھے پایا سکھ صبوری
روحل " رنگ ہک دے رتے سے نور ملے وَنج نوری

جان خودی تاں خود کو پہنچیں نال خودی دے خود پائیں
آہ دُوئی وچ دیدار سجن دا آجیویں درپن وچ چھائیں
بناں کیف لطیف نہ لبھدا سن تاں سچ آکھائیں
روحل " رانجھن دل وچ وسدا ڈھونڈنہ سُنجیاں جاہیں

ایہہ سنسار ٹھگاں ٹھگ بازی اکھیں نال ڈٹھوسیں
ڈیکھ تماشا محبُ ملن دا ایہو فکر پیوسیں
چشم آب حیاتی دا دل اندر گول لدھوسیں
دستوں ساقی تھیا عنائت پُر کر جام پیتوسیں
روحل " وچ رنداں دی مجلس نوشہ گول لدھوسیں

توں دریا سبھر میں مچھلی توں سنگ سدا سہیلی
تیڈے عشق بناں جگ جیون دکھی عمر ڈوہیلی
جینکوں نینہہ لگا نوشہ دا وُتے راج گہیلی
روحل" راز خصم دا جیں تے سامانے سیجھ سہیلی

کو جو کامن کیتو دلبر بار برہ بچھایو
چپ چپاتی ستی کوں گھن دستوں پکڑ جگایو
دل اندر دیدار کیتو سیں وچھڑا پھیر بلایو
روحل" ربجھ رہیا رنگ تیڈے اکھیں عین ڈکھایو

ڈتا ساقی شوق شرابوں پر کر جام پیالا
گردش دور فلک دا سارا مٹ گیا دکھ کشالا
عشق خمار چڑھیا من میڈے سدا تھین متوالا
روحل" رنگ رانجھن دا چوکھا چھوڑ کھیڑا منہ کالا

دیدار درونی اندر پائے ڈٹھی جب جھاتی
ترٹا تالا کلف کفر دا تھیا ذکر گھٹ ذاتی
اکھڑیاں اکھیں رنگ لگو سیں کھلیا باغ جناتی
روحل" عشق پیالا پیتا کنوں وصال حیاتی

خانہ زاد بانھے جنہہ در دے تہیں سیتی کیھا مانا
نال سائیں دے کیھا لیکھا جہیں دا پیٹا تانا
عشق جینہہ دل اندر آکے لوںَ لوںَ دے وچ سمانا
روحل ” آپ تہیں کوں ڈتا جہیں ہتھ جی وکانا

اُت سندر بوہ رنگی موُرت من میڈے وچ اٹکی
لگا عشق وِسرگئی کایا مٹ گئی ممتیا مٹکی
جہندی سِک سوئی شوہ پایا لٹک تہیندے لٹکی
روحل ” پریت لگی تہیندی چھوٹی دل چھل چھٹکی

چپ چپاُتی ویہڑے دے وچ میڈا نوشہ آیا
نہ میں سُرمہ بیندھ گندُھائی نہ میں چندن لایا
لوں لوں دے وچ جھوک جہیندی تھی راضی رنگ لگایا
میں مت ہین نمانی دا چا سائیں بھان وسایا
روحل ” راہ فقیری دا کہیں بھاگ پراپت پایا

ایہو رانجھا ایہو ماہی ایہو ہیر آکھانی
جیویں پانی وچوں تھیوے پالا نہیں پالا ایہو پانی
سب گھٹ دے وچ توں ہی وسدا لالن لامکانی
بھورنگی گھر میں کھیلے دیکھ دوئی شکستہ آنی
روحل ” راہ الکھ دا اوکھا گیان عینک گھت جانی

نہ نیہی لا بہن جماعتاں نہ استاد سڈاون
دل دریا محبت دے وچ رات ڈیہاں تڑپاون
جہیں دا درد ہتھیں دے در تے نت آپ کہاون
سب صورت صاحب دی جانن دوئی دل نہ لاون
روحلؔ رنگ ہکے دے رتے سئے سب کہیں سیس نواون

جے نیہی وچ نیہہ سجن دے رات ڈیہاں رنگ رُتے
کنوں شوق شراب حقیقی پی پیالے منگھ مَتے
دوزخ بہشت انہاں توں نیارے نہیں ہیتل نہیں تتے
روحلؔ رات گئی دن پایا گھول اندھارے گھتے

جینہہ کوں نینہہ لگا گھر اندر ساہ کیوں باہر وُتے
جینہہ کوں تار برہ دی لگی چرخے تندؔ نہ گھتے
جا ڈیہہ گل بانہ ستی شوہ سیتے سا کیوں آتن کتے
روحلؔ رنگ تنہاں دا گوڑھا سے عاسق رنگن رنگ رُتے

جڈاں توں اے جی پی کر مانیا تڈاں توں راہ سنجاتی
وچ دروُنی جھوک رانجھن دی کھول قفل پا جھاتی
دل اندر دیدار سجن دا چشمہ آب حیاتی
روحلؔ پِر کر پی پیالا ذات ملی وِنج ذاتی

جنہاں رمز ربانی لگی ہے ای صاحب البیلے
وحدت وچ وِصال تنہاں دا کرن نال سجن ہر ویلے
دوئی دا داغ لتھا تہیں دل توں نت رات ڈیہاں دے میلے
روحل رات ہجر دی ہٹی ملیا یار سویلے

سوہنی صورت ویکھن کارن عشق لگا من میرا
ہِک سجن دی آکر لایا دل دے اندر دیرا
پنج مورتی محکم کیتی گیان گھٹی وچ گھیرا
روحل رات گئی دن پایا مٹ گیا سب اندھیرا

ذات ملی ونج ذاتی ماہی نال تڈاں سبھا بن آئی
انگ لکھیا کاتب روزازل دے کس کوں خبر نہ کائی
نال رانجھن دے حق اساڈا تڈاں تو محبت لائی
روحل " رمز ربانی لگی بھاگ پراپت پائی

کایا کوٹ دس دروازہ دل دلبردا دیرا
لوں لوں دے وچ تھئی خوشحالی کیتا نوشہ پھیرا
کوڑیں سٹ گھتیں دوزخ وچ تھیسی پچ نبیرا
روحل " رات گئی دن پایا مٹ گیا سب اندھیرا

بے خبری دی نیند وچوں آ دستوں پکڑ کے دوست جگایا
وچ اندھارے تھئی روشنائی دلبر آ کے درس دکھایا
ذکر فکر دے جھگڑے لتھے سیجھ اُتے چڑھ نوشہ آیا
ڈے گل بانہہ پیارے سُتی ہجّ کنوں چا انگ لگایا
ہجر وصال کنوں جند چھٹی روحل وچوں روح اللہ پایا

کافی کلام

(۱)

ماہی میڈا مِیر تھی آیا سندھ سندھ دے وچ مِل جیو جگایا

ڈیو مُبارک مِل مِل سئیاں گود حبیب دی آ کے پٹیاں
اوہ میڈا میں اوہندی تھیاں دیکھیا درس بہت سکھ پایا
ماہی میڈا میر تھی آیا سندھ سندھ دے وچ مل جیو جگایا

انگ انگ آیا پریتم پیارا باجے نوبت نینہہ نقارہ
لوں لوں وسدا ملیا چھنکارا سن سن دھن پریت گیت گایا
ماہی میڈا میر تھی آیا سندھ سندھ دے وچ مل جیو جگایا

میں ایانی نینہہ کیا جانا نال نمانی دے کر نہ مانا
"روحل" دے توں ساہ سبھانا میں باندی کوں چاگل لایا
ماہی میڈا میر تھی آیا سندھ سندھ دے وچ مل جیو جگایا

(۲)

سانوں نینہہ لگا موہن پیارے دا
پیارے دا کلنگی والے دا
بہتاں لوکاں کوں موت مریندا
عاشق قتل نظارے دا
سانوں نینہہ لگا موہن پیارے دا
پیارے دا کلنگی والے دا

چندر چڑھیا سارا عالم ویکھے
میں ویکھاں مُکھ پیارے دا
سانوں نینہہ لگا موہن پیارے دا
پیارے دا کلنگی والے دا

تین لوک میں پھُول رہیو ہے
ایکو گُل ہزارے دا
سانوں نینہہ لگا موہن پیارے دا
پیارے دا کلنگی والے دا

روحل " رین گئی دن پایا
ڈھونڈ لدھا گھر سارے دا
سانوں نینہہ لگا موہن پیارے دا
پیارے دا کلنگی والے دا

(۳)

لگڑا بان ماہی دا من وچ ہو حیران کھڑی آں
خونی دو چشماں یار میڈے دیاں زور دو نالیاں لڑی آں
لگڑا بان ماہی دا من وچ ہو حیران کھڑی آں

درد منداں دے مارن ہیتے فوجاں حسن دیاں چڑھیاں
لگڑا بان ماہی دا من وچ ہو حیران کھڑی آں

"میں" دا کوٹ کڈھ تے اٹکن بن جگر وچ وڑیاں
لگڑا بان ماہی دا من وچ ہو حیران کھڑی آں

روحل" روپ رانجھن دیاں رمزاں پاکر پیچ اتھاہیں اڑیاں
لگڑا بان ماہی دا من وچ ہو حیران کھڑی آں

(۴)

یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں
تیڈیاں گالہیں مُول نہ بھاون یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں

سُول ہے میکوں یار سجن دا نبضاں نوں ہتھ نہ لاویں
یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں

اگن عجبیاں دے وَنج ہِک واری ھینی دا حال سناویں
یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں

پھکیاں تیڈیاں فرق نہ ڈیندیاں ناحق خرچ نہ لاویں
یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں

پھکیاں بکیاں بے کوں ڈیویں میکوں محبّ ملاویں
یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں

آکھے روحل " حب حسُن دی درشن پاک دکھاویں
یار طبیبہ وے میاں دوست طبیبہ وے میاں

(۵)

ایہہ دل ڈھولن سائیں جند وچھوڑا ساہندی ناہیں
اکھیاں بکدیاں ویکھن کیتے کھول گھونگھٹ چا سائیں
ایہہ دل ڈھولن سائیں جند وچھوڑا ساہندی ناہیں

تو بن دل ہے درماندی سیجھ سُتی نیناں نندر نہ آندی
کھڑ رستے اُتے پچھاں پاندھی بولے بولے کانگھ اڈائیں
ایہہ دل ڈھولن سائیں جند وچھوڑا ساہندی ناہیں

کہیں سبھاگے سُڈ سنایا جاں جاگاں تاں جانی آیا
اکھیاں ویکھ ماہی گل لایا شادی میں کڈھ ہُن ڈھول وجائیں
ایہہ دل ڈھولن سائیں جند وچھوڑا ساہندی ناہیں

عشق سوداگر اے کم کیتا سر دا سودا رانجھن نیتا
روحل " آملیا من بیتا ڈے گل بانہہ سدا سکھ پائیں
ایہہ دل ڈھولن سائیں جند وچھوڑا ساہندی ناہیں

(۶)

سہیلڑی عاشق تھیواں میڈی دانا وے
عشق اللہ دا مشکل پوندا سہیلڑی عاشق تھیواں........

عشق اللہ دا اوکھا اُڑانگا نہیں رکھدا سر دا سانگا
خون جگر ڈا پیواں سہیلڑی عاشق تھیواں......

جوگ جگت وچ آہن جاگا صُورت دی سوئی دھیان دا دھاگہ
گیان دی گودڑی سیواں سہیلڑی عاشق تھیواں........

روحل " آکھے مست موالی درد منداں دی ہے ایہا چالی
جیندیں مرکر جیواں سہیلڑی عاشق تھیواں

(۷)

سَیُوڑی میں ایہہ نہ جاتا جان وسدا دل وچ

میں متوالی باہر ڈھُونڈھیندی جنگل روہ پئی وڑیندی
شہر رانجھن دے کان وسدا دل وچ
سیوڑی میں ایہہ نہ جاتا جان وسدا دل وچ

لوں لوں دے وچ ہے جھوک بھیندی گال نہیں اے چوَن آکھن دی
اوہ میڈا تے میں اوہندی ہان وسدا دل وچ
سیوڑی میں ایہہ نہ جاتا جان وسدا دل وچ

پانچ سکھی مل منگل گایا روحل " رات گئی دن پایا
چھوڑی ممتیا مان وسدا دل وچ
سیوڑی میں ایہہ نہ جاتا جان وسدا دل وچ

(۸)

سیو نی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں
تن من دا میں کراں وچھانا سیجھ پیا چڑھ آوے
سیو نی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں

پانچ سکھی مل منگل گاوے ہیر ماہی دا در پاوے
سیو نی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں

روحل " روح دا ملیا ماہی کھیڑاں دے کوڑے دعوے
سیو نی مینوں ایوین بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں

(۸)

سیوؔ نی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں
تن من دا میں کراں وچھانا سیجھ پیا چڑھ آوے
سیونی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں

پانچ سکھی مل منگل گاوے ہیر ماہی دا در پاوے
سیو نی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں

روحل ؔ روح دا ملیا ماہی کھیڑاں دے کوڑے دعوے
سیو نی مینوں ایویں بھاویں چڑھ عرش کرسی تے درس وکھاویں

(۹)

ماہی وسدا دل دے نیڑے گھول گھتاں لکھ تیئں توں کھیڑے
ساوے بیٹ سہاون جاہیں جتھاں وسدا رانجھن سائیں
نت ویکھاں ونج سانجھ صباحیں طعنے ڈینڈے دکھے بھیڑے

سب گھٹ دے وچ تیڈیاں جھوکاں ڈردی آکھ نہ سگدی لوکاں
عشق تیڈیاں لگڑیاں نوکاں تجھ بن مول نہ بھاون ویڑے

سیجھ اتے چڑھ نوشہ آیا سیج کنوں چا انگ لگایا
جہندی آہی سو شوہ پایا لگڑی محبت کون نکھیڑے

دلبر دل دی کھڑکی کھولی چوراسی لکھ سمجھاں بولی
روحل چنڈر پیا وچ جھولی ٹٹے سیالیں دے جھوٹے جھیڑے

"کافی روپ پربھاتی"

اکھیاں عشق پیالہ پیتا کاجا سکھیاں چالی
جتھ ویکھاں تت سوہنی صورت ماہی میڈے والی
لوں لوں دے وچ جھوک جیندی جاء نہیں کا خالی
جہیں دل اندر دیدار نہ کیتا کھادا ناگن کالی
روحل " رنگ ربانی رتا درجہ پایا عالی
اکھیاں عشق پیالہ پیتا کاجا سکھیاں چالی

"کافی مالکونس"

آویں دل ڈھولن سائیں جند وِچھوڑا سہندی ناہیں
اکھیاں ہکن ویکھن کوں کھول مُکھ درشن وکھائیں

تو بن دل ہے درداں ماندی سیج سُتی نیناں نیند نہ آندی
واٹاں تے کھڑی پچھاں پاندھی بوہے بولے کانگ اُڈائیں

کہیں سبھاگے سَدْ سنایا جاں گیاں تاں جانی آیا
اکھیں ویکھ میں گل لایا شادی دے ھن ڈھول وجائیں

عشق سوداگر اے سودا کیتا سر دے سودے رانجھو لیتا
روحل " آملیا من بھیتا ڈے گل بانہہ سدا سکھ پائیں

"کافی روپ کلیان"

لوک آکھے ہے روحل بُلیندا کوئی آکھے ہے ذات زنگیجہ
نہیں روحل نہیں ذات زنگیجہ اے کو ہتر الٰہی ہے

کُفر اسلام ڈوہاں توں نیارا جیویں جل وچ ڈسے تارا
دل دریا وچ کھیل ہمارا جیویں پانی وچ ماہی ہے

کوئی کُوڑا کوئی سچا سڈیندے رمز رنداں دی نہیں سمجھیندے
او کیا جانن حال فقر دا جہیں دل داغ سیاہی ہے

کامِل مُرشد راہ بتایا روحل وچوں روح اللہ پایا
آخر ذات ملی وَنج ذاتی ڈیندا عشق گواہی ہے

حق موجود　　　　　　　　　　　　　　　　سدا موجود

"رتن روحل"

(ہندی کلام)

لکھ وید پران انیک پڑھے ست سنگ بنا رنگ لاگے ناہیں
سو محبُ کا مکھ نہ دیکھ سکے جو دُوئی کی نیند سے جاگے ناہیں
نال یار وصال نہ تھیوے جو موہ کے روگ کو تیاگے ناہیں
"روحل" عشق میدان محبت، سو رہیہ سو مُڑ بھاگے ناہیں

حق موجود   سدا موجود

"رتن روحل"

(ھندی کلام)

لکھ وید پران انیک پڑھے ست سنگ بنا رنگ لاگے ناہیں
سو محبُ کا مکھ نہ دیکھ سکے جو دُوئی کی نیند سے جاگے ناہیں
نال یار وصال نہ تھیوے جو موہ کے روگ کو تیاگے ناہیں
"روحل" عشق میدان محبت' سو رھیہ سو مُڑ بھاگے ناہیں

شاستر "من پربودھ"

"من پربودھ" ایک ضخیم مجموعۂ کلام ہے۔ مصنف نے سہولت اور پسند کی خاطر اس شاستر کے خاص خاص اجزاء کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے یہ شاستر آئندہ "دیوانِ روحل" میں مکمل طور پر پیش کیا جائے گا۔ اس شاستر میں من اور چِت کا سمباد بیان کیا گیا ہے۔ اگر کوئی من کے پیچھے چلے گا تو وہ بھٹک جائے گا اور اگر چیتن کی پیروی کرے گا تو وہ صحیح منزل مقصود تک پہنچ جائے گا۔

ست گرُوپرساد (شاستر من پربودھ)

"من اور چت کا سمباد لکھنت ہوں جاں کے پڑھئے ہردے میں گیان پراپت ہووے من سدھ مارگ پاوے

دوہا:

-۱-

ست گرو پاؤں پڑت ہوں جن سنگ اُپجیو گیان
دیا بھئی دیال کی تب جیتیو گڑھ ابھیمان

"جب مرشد کے قدموں میں آیا تب سے مجھے علم الٰہی حاصل ہوا۔ مالک کی مہربانی سے غرور اور تکبر کے قلعہ کو فتح کیا"۔

-۲-

گڑھ جیتن آسان ہے پر مشکل بیسن ماںٹھہ
بناں جوت جگدیش کے اندھیاں ٹھہرت ناںٹھہ

"قلعہ کو فتح کرنا آسان ہے مگر اس میں بیٹھ کر حکمرانی کرنا مشکل ہے۔ مالک کی عطا کی ہوئی روشنی کے بغیر اس قلعہ میں علمِ الٰہی سے محروم لوگ نہیں ٹھہر سکتے"۔

-۳-

جے چاہو پربھ اپنو اہ نس کایا سودھ
روحل رچیت کہنت ہوں من کو من پر بودھ

"اگر مالک کو پانے کی خواہش رکھتے ہو تو اسے اپنے قریب دیکھ جو کہ دن رات تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ روحل صاحب خوش ہو کر کہتے ہیں کہ اگر مالک کی تلاش کرنا ہے تو اپنے نفس کو سیدھی راہ پر چلا"۔

-۴-

ایک کنول دو پھُولڑا جڑ چیتن ہے نام
جڑ تج چیتن گرہ تب پاوے بسرام

"کنوَل کے پودے کو دو پھول لگے ہیں ایک کا نام جڑ یعنی نادان (جھوٹ) اور دوسرے کا نام چیتن یعنی عقلمند (سچ) ہے۔ روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جڑ یعنی نادانی (جھوٹ) کو چھوڑنے اور چیتن یعنی عقلمندی (حقیقت) کو اپنانے سے سکھ چین ملتا ہے"۔

-۵-

جڑ چیتن دونوں بسیں کایا نگری گام
آپو اپنی بھاونا آپو اپنی ٹھام

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ اے بندے تیرے اندر ہی دونوں جڈ اور چیتن بستے ہیں لیکن دونوں کے خیالات اور ٹھہراؤ یعنی مقام الگ الگ ہیں۔"

-٦-

اپنی اپنی ٹھام میں کرتے بھوگ بِلاس
جگت بھولی سامنے پڑی کو سمجھے وِرلاداس

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جڈ اور چیتن اپنی اپنی جگہ پر عیش و آرام کرتے ہیں۔ زمانے والے اس راز کو پانے کے لیے شک اور گمان میں رہتے ہین کوئی درویش ہی اس راز کو پہچان سکتا ہے۔"

-۷-

جڑ چیتن سمجھے بناں سرے نہ ایکو کاج
جان سکے تو جان من نہیں تو اوسر بیتو آج

"اس دوہے میں روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جڑ اور چیتن (غفلت اور سمجھ) سے واقف ہوئے بغیر کوئی مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اے انسان اگر سمجھ حاصل کرنی ہے تو یہی وقت ہے کیونکہ وقت آہستہ آہستہ گذر جائے گا"۔

-۹-

مایا سوں مل جڈ تھیو جڈ سنگ ہو یا جیو
نچ کرم نچو بھیو نہ تو اوہوئی جیو اوہوئی سیو

"من جب مایا سے ملتا ہے تو بھٹک جاتا ہے اور دنیا میں الجھ جاتا ہے۔ برے کام کرنے سے برا کہلاتا ہے ورنہ تو اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔"

-۱۰-

توں داتا جگت گرو میں مانگوں دان بجگیاس
روحل " کوں راکھ لیو چرن کمل کے پاس

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ اے مالک تو میرا رہبر ہے میں تم سے بھیک مانگتا ہوں کہ مجھے اپنے پاس اپنے قدموں میں جگہ دیجئے"۔

-۱۱-

تیری اگم اگا دھگت جان کا آر نہ پار
آدھ انت تہاں مدھ ناہیں نام رہیو نر آدھار

"اے مالک الٰہی تو لا محدود ہے جس کا کوئی کنارا نہیں ہے۔ اول اور آخر تو ہی ہے اور تو لاشریک ہے۔"

-۱۲-

تم بن اور نہ دوسرا کیا مکھ سوں کریئے بات
جوں گونگا سپنا لہے سمر سمر پچھتات

"اے مالک تیرے بن اور کوئی دوسرا نہ ہے میں اپنے منہ سے کیا بات

کروں جیسے گونگے کو خواب آتا ہے اور وہ اس کو یاد کر کر کے پچھتاتا ہے۔"

-۱۳-

کتھنی کتھے انیک بدھ جوگی جتی سنیاس
روحل " رھنی رہنت بن پڑے کال کے پھانس

"روحل" صاحب فرماتے ہیں کے مختلف درویشوں اور سادھوؤں کے لکھے ہوئے قصے کہانیاں اور شاعری سن تو لیتے ہیں لیکن ان کے بتائے ہوئے رستے پر چلے بغیر موت کے شکنجے میں پھنس جائے گا۔"

-۱۴-

رہنت ہمارا دیو ہے اور رہنت ہمارا گیان
روحل " رھنی رہنت میں پھولیو ورکھ وگیان

"اس دوہے میں روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ راہ حق ہماری اصل طاقت ہے اور راہ حق ہی ہماری سوجھ بوجھ اور مقام ہے۔ اور اس حقیقت کے راستے پر چل کر ہی مجھے اصل مقام ملا ہے۔"

-۱۵-

باراں پنتھ ہندو سکل بہتر مسلمان
جیں جس پد میں ہی پایو سو تانکی کرے بکھان

"ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق بارہ فرقے اور مسلمانوں کے بہتر فرقے ہیں۔ ان تمام فرقوں کے ماننے والے اپنے اپنے طریقے کی بڑائی بیان کرتے ہیں۔"

-۱۶-

کیول گھر گمبھیر ہے کہن سُنن سوں پار
روحل اُٹل اَڈور ہے نہ دعویٰ نہ آدھار

"اس مالک کا گھر / مقام حاصل کرنا بہت مشکل ہے جو کہنے اور سننے سے بھی دور ہے وہ تو ہمیشہ قائم و دائم، نہ ختم ہونے والا سب کچھ آپ ہے یعنی لا شریک اور اکیلا ہے۔"

-۱۷-

پنڈ برہمنڈ رچنا رچی پانچ تتوں کا میل
سمجھے گا کو سنت جن ایہہ عقل کلاں کا کھیل

"اس کائنات یعنی کرہ ارض کو مختلف عناصر کے ملاپ سے پیدا کیا گیا ہے روحل صاحب" فرماتے ہیں کہ اس کائنات کے راز کو کوئی درویش سنت ہی سمجھ سکے گا۔"

"وانی"

ملنا ہووے تو مل لیو بھائی ایہی ملنے کی بیلا
مانکھیو جنم ہیرو ہاتھ نہ آوے پھرے لکھ چوراسی پھیرا
شام گھٹا سر سیت بھیا اجیوں نہ آوے لاجا
جے نر تریا کرنی سوں تریا سریا واں کا کاجا
ہنسا وہ جو ہنس گت چالے پھیل پاؤ نہ میلے
سادھ ہووے جاں کا گھٹ اجوالا عقل کلا میں کھیلے
گیان کتھے نر رہنی نہ رہتا بن رہنتی کیسا گیانا
من پربودھ سکے نہ اپنے اوراں سو جھگڑا سانا
سیس اتار دھریا گرُ آگے اب کو سنسا ناہیں
پانچوں اُلٹ ایک گھر آنو ان بھو آتم ماہیں
بھئی کرپا تب سودا بنیا بیکھ بھگت نہیں ہاسی
روحل رتن اَمولکھ پایا سر سائے ابناسی

"اگر تجھے وصال یار کی خواہش ہے تو ملنے کا یہی وقت ہے انسانی روپ انمول ہیرا ہے جو بار بار نہیں ملتا۔ تیرے سر کے بال سفید ہو گئے ہیں ابھی تک تجھے شرم نہیں آتی کہ کچھ وقت الٰہی کی یاد میں گذاروں جو لوگ بھی پار ہوئے ہیں وہ محنت اور کمائی سے ہوئے ہیں۔ جو ہنس ہوتے ہیں وہ کیچڑ اور مٹی میں اپنے آپ کو میلا نہیں کرتے یعنی درویش اپنے آپ کو برائیوں سے پاک رکھتے ہیں گویا صحیح درویش وہ ہوتے ہیں جن کا اندر صاف اور روشن ہوتا ہے۔

واعظ جو نصیحت کرتا ہے اس پر خود نہ چلے تو کیا فائدہ یعنی دوسروں کو نصیحت خود میاں فضیحت۔"

اسی وانی میں روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے جب اپنے سر کو اپنے مرشد و ہادی کی خدمت میں پیش کیا تب میرا شک اور گمان جاتا رہا اور راہ حقیقت پائی۔ آخری دوُہے میں آپ" فرماتے ہیں کہ میں نے مرشد کی مہربانی سے یہ مقام پایا ہے جو کہ ہنسی اور مذاق کا کھیل نہیں ہے روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا بے بہا ہیرا پایا ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔

من کا خاندان

دوہا: ممتیا ماتا من کی کبُدھیا دُرمُت بہن
ترشنا رانی سوں سدا رُل مِل کرت چین

"من یعنی دل و نفس کی ماں لالچ ہے۔ بری نصیحت اس کی بہن ہے۔ خواہش من کی ملکہ ہے جس کے ساتھ رہ کر من عیش و عشرت کرتا ہے۔"

دوہا: کام کرودھ آہنکار ہیں اور لوبھ موہ ابھیمان
ایسہ من راجہ کے منتری پانچ بھئے پردھان

"من ایک ایسا بادشاہ ہے جس کے غصہ، غرور و تکبر اور لالچ جیسے وزیر ہیں جو اپنی اپنی جگہ پر اہم ہیں اور یہ سب دل و نفس راجہ کے ساتھ رہتے ہیں۔"

دوہا: پاپ جس کے دربان ہیں لالچ موہ فراش
ہرکھ سوگ دونوں خدمتی اہ نس رہتے پاس

"روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ من یعنی نفس کے پاپ اور گناہ چوکیدار ہیں جبکہ لالچ و برائی اس کے خدمت گار ہیں اسی طرح دکھ اور سکھ دونوں ہی اس کے سیوک ہیں جو ہمیشہ اس کے پاس رہتے ہیں۔"

دوہا: اگیان گھوڑے اوپر چڑھیو بسریو نام اروُپ
روحل " رہنی رہنت بن پڑیو کال کے کوُپ

"جس وقت انسان بے سمجھ گھوڑے پر چڑھا یعنی غلط راہ پر چلا تو اس کو مالک کا نام اور اپنا مقام بھول گیا۔ روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ صراطِ مستقیم پر چلے بغیر انسان اندھے کنوئیں میں گر جائے گا اور موت کے منہ میں چلا جائے گا۔"

دوہا: کرماں کے من وس پڑیو نانارس کے بھوگ
سُدھ بُدھ سب بھول گئی دِن دِن اُپجے روگ

"جب نفس دنیاوی کاموں میں الجھ جاتا ہے تو وہ مختلف قسم کے دنیاوی مزے لوٹتا ہے۔ دنیاوی عیش و عشرت میں پڑ کر اس کی سمجھ بوجھ ختم ہو جاتی ہے اور روز بروز وہ مریض بنتا جاتا ہے"

دوہا: جاں کے سَنگی ایہہ سدا سو من اندھ بزندھ
آپ نہ چینے آپ کوں پڑیا مایا کے پھند

"جس من یعنی نفس کے ساتھی کام کرودھ لوبھ موہ آہنکار وغیرہ ہو تو ایسا نفس نابینا سے نابینا تر ہو جاتا ہے۔ اس کو اپنی خبر بھی نہیں رہتی اور وہ دنیا کے جال میں پھنس جاتا ہے۔"

دوہا: رام رتن دھن چھوڑ کر مُورکھ میلے مال
روحل" اندھیاں سودا ہاریا کوڈی بدلے لعل

"بے وقوف و کم عقل لوگ مالک کے انمول ہیرے جیسے نام کی دولت کو چھوڑ کر دولت اکٹھی کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ روحل ؒ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ اندھے لوگ مالک کے انمول ہیروں کو کوڑیوں کے بدلے فروخت کر کے بازی ہار گئے ہیں۔"

"چِت"

(چیتن۔ سمجھ۔ وچار۔ آگاہی ہنس) کا خاندان

دوہا: چِت کی ماتا بُدھ ہے رہنی کرنی بہن
سُرت سہاگن سوں سدا رل مل کرتا چین

"روحل" صاحب من کے خاندان کا ذکر کرنے کے بعد اب "چِت" یعنی سمجھ وچار کے خاندان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ چِت کی ماں "ہدایت" ہے اور صراطِ مستقیم اور صحیح کمائی اس کی بہنیں ہیں۔ چِت اپنے پاک اور صاف خیال کے ساتھ ہردم مگن رہتا ہے۔"

دوہا: سیل سنتوش اور پریم وِویک وِچار
جاں کے یہ پردھان ہیں اس کو کبھوُ نہ آوے ہار

"ٹھنڈا مزاج، محبت، سمجھ بوجھ اور صحیح سوچ چِت کے اچھے ساتھی ہیں جن کی وجہ سے اسے کبھی شکست نہیں آتی۔"

دوہا: دیا دھرم جَپ تَپ دونوں فراش
بھاؤ بھگت دونوں خدمتی نِس دن رہتے پاس

"مہربانی و سچائی اور عبادت چِت کے خدمت گار ہیں یعنی ہر وقت یہ چِت کے ساتھ رہتے ہیں اسی طرح مہر و محبت بھی اس کے سیوک ہیں اور یہ بھی

ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہیں۔"

دوہا: گیان گھوڑے پر چڑھیو سرت نرت ہے پاس
اپرم پد کے کارنے اہ نس پھرے اداس

"روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ چت سمجھ بوجھ کے گھوڑے پر سوار رہتا ہے۔ صحیح خیال اور جلوۂ الٰہی کی روشنی اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس لامتناہی رتبے کی خاطر جس کا کوئی ثانی نہ ہے چت ہمیشہ اداس رہتا ہے۔"

دوہا: جاں کے سنگی ایہہ سدا سو کہیجے وڈ بھاگ
روحل" تاں کو نہ لگے من ممتیا کو داگ

"اس دوہے کا تعلق اس سے پہلے والے دوہے سے ہے کہ جس کے ساتھی اچھے ہوں گے وہ بڑے نصیبوں والا ہوگا۔ روحل" صاحب فرماتے ہین کہ ان کو کبھی بھی لالچ و گمراہی کا داغ نہ لگے گا۔"

دوہا: جاں میں راجہ دو بھئے کایا نگری ایک
سکھ کی رنجکھ نہ رہے پاوے دکھ انیک

"جس جگہ دو بادشاہ حکمرانی کریں اس جگہ کو کبھی سکھ چین نصیب نہیں ہوتا بلکہ اس کو کئی قسم کے دکھوں اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

دوہا: اپنی سنوارت کھینچتے کوئی نہ مانے ہار
روحل" جھگڑا کم مٹے دو پُرش اک نار

"روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ ایک ہی طرف یعنی یادِ الٰہی کی طرف لو لگانی چاہئے اگر انسان یادِ الٰہی کے ساتھ ساتھ من یعنی نفس کی بھی پیروی کرتا ہے تو پھر اس کے رتبے میں فرق آجاتا ہے۔ پھر من اور چت کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور دونوں میں سے کوئی ہار نہیں مانتا دونوں اپنی طرف انسان کو کھینچتے رہتے ہیں۔ روحل" صاحب اس کی مثال اس طرح دیتے ہیں کہ جس طرح عورت ایک اور اس کے چاہنے والے دو ہوں گویا اس طرح جھگڑا پیدا ہو گا اور یہ جھگڑا ختم نہیں ہو سکے گا۔"

دوہا: چت پوچھت ہے بدھ سوں سَن ماتا اک بات
میرو کہیو نہ من کرے ایہہ کاہے کی کُسلات

"چیتن اپنی ماتا' بدھ یعنی عقل سے پوچھتا ہے کہ یہ من یعنی نفس کی کیسی سمجھ بوجھ ہے کہ میرا کہنا نہیں مانتا گویا کہ سیدھے راستے پر نہیں آتا۔"

دوہا: تب بدھ کہیو چت سوں جے پوچھو تم موئے
جاں کے پرسیاں دکھ مٹے سو گرو بتاؤ موء

"تب چت پھر اپنی ماں سے پوچھتا ہے کہ مجھے اس مرشد و رہبر کا پتہ دے
جس کے ملنے سے میرے دکھ درد مٹ جائیں۔

دوہا: تب بُدھ چت دونوں چلیا ساکھی گر کے پاس
ایہی نہنچے کر جانو تجوُ اوراں کی آس

"تب بُدھ اور چت (ماں اور بیٹا) دونوں رہبر کے پاس پہنچے اور یقین کرلیا
کہ وہ صحیح منزل پر پہنچ گئے ہیں اب انہیں اور کسی کی خواہش نہیں ہے۔"

دوہا: تب ساکھی کہیو چت کوں جے تمہارے بھاگ للاٹ
بھجن کرو بھگوان کا تاں تے کھُلے کپاٹ

"تب رہبر نے چت سے فرمایا کہ اگر تمہارے اچھے مقدر ہیں تو اس الٰہی کو
ہر وقت یاد کرو تب تیری اندروالی کھڑکی کھل سکتی ہے۔"

دوہا: تب چت کہیو گر آگے سو بھجن کس بدھ ہوء
مُستک اوپر ہاتھ دھرو سو پَنتھ بتاؤ موء

"تب چت اپنے رہبر سے پوچھتا ہے کہ وہ عبادت کیسے ہوتی ہے جس سے
کہ الٰہی کو پاسکوں۔ چت کہتا ہے کہ میرے سر پر مہربانی کا ہاتھ رکھو اور مجھے وہ
راستہ بتاؤ"

دوہا: پہلے من کو وس کرو پیچھے واں کو سنگ
کایا نگری گام میں کوئی نہ لاگے ڈنگ

"رہبر نے کہا کہ پہلے اپنے بھولے ہوئے من یعنی نفس کو قابو میں کرو اور پھر اس کے ساتھ رہو پھر تجھے نفسانی اور جسمانی کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔"

دوہا: میرو کہیو نہ کو کرے من کو مُنئے انیک
کارج میرو کم سرے او بُہتا میں ایک

"چت اپنے رہبر سے کہتا ہے کہ میرا کہنا کوئی نہیں مانتا سب من یعنی نفس کے بس میں ہو گئے ہیں میرا کام کیسے بہتر طور پر ہو سکتا ہے کہ میں اکیلا ہوں اور وہ بہت ہیں"

دوہا: رے چت بھُولا مت پھرو تُو ہی ہے چیتن
جائے ملو پریوار سے کیا کرے گا من

"رہبر نے فرمایا کہ اے چت تو ادھر ادھر مت بھٹک تو خود کو پہچان اور اپنے خاندان یعنی اچھے لوگوں کے ساتھ جا کر رہ یہ من تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔"

دوہا: آتم روُپ انیک ہیں سب گھٹ ایکو نام
جو تیرے دل میں بسے سو جپ آتم رام

"اس ہستی کے بے شمار رنگ و روپ ہیں اور ہر ایک میں اسی کا ہی جلوہ ہے۔ تیرے اندر میں جو رہتا ہے تو اسی کو یاد کر اور اس طرح کی کیفیت پیدا کر

کہ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔"

دوہا: روحل "رمیں جہاز جل تیر نہ درسے تانہہ
چار کونٹ میں پھرنت ہے درشت درُوھ کے مانہہ

"روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ جب جہاز بے خطر سمندر میں چلتا ہے تو اسے ظاہراً کوئی کنارہ نظر نہیں آتا وہ چاروں طرف چلتا ہے لیکن ان کی نظر قطبی ستارہ پر رہتی ہے جو اسے صحیح سمت بتاتا ہے۔"

دوہا: جاں کی درشٹی درُوھ میں تاں کا پینڈا سُدھ
جاں کے ہر دے آتما تاں کی نرمل بدھ

"روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ جس کی نگاہ قطبی ستارہ پر رہتی ہے وہ صحیح سمت چلتا ہے عین اسی طرح جس کے دل میں یادِ الٰہی ہو اسی کے خیالات نیک اور پاک وصاف ہوتے ہیں۔"

دوہا: اور دیو سب چھاڑ کر پہلے سمرو آپ
پانچ تنت گُن تین کا مٹ جاوے سنتاپ

"اے بندے خود کو پہچان تیرے جسمانی و نفسانی شکوک و شبہات مٹ جائیں گے۔"

دوہا: ہم کنگال آئے گریو تم ست گرو کے دوار
ہم کیٹی کچھ بل ناہیں ساکھی روپ سنوار

"طالب اپنے رہبرو ہادی سے کہتا ہے کہ میں ناچیز تمہارے در پر آن پڑا

ہوں میں کمزور ہوں مجھ میں کچھ طاقت نہیں ہے تو ہی میرے رہبری فرما۔"

دوہا: نہ کچھ کرنی کرسکوں ہم سوں ہووے نہ جوگ
دوہا: کر کرپا ایسو سکھ دیوؤ امرت رس کو بھوگ

"میں کچھ بھی نہیں کرسکتا میں ریاضت اور مراقبہ نہیں کرسکتا اپنی مہربانی فرما کر مجھے ایسا سکھ دو کہ میں آبِ حیات کا مزا چکھ سکوں۔"

دوہا: تم جیسو گرُ بھیٹیو بڑو ہمارو بھاگ
جیسے پارس لوہ کو ترُت مٹاوے داگ

"یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم جیسا رہبر مجھے ملا جس طرح پارس لوہے کو سونا بنا دیتا ہے اسی طرح میرے رہبر نے مجھے سونا بنا دیا ہے۔"

دوہا: جس گھٹ نوبت نام کی باجے اُن حد گھور
روحل" رل، بچھڑے ناہیں۔ جیسے چاند چکور

"جس شخص کے اندر الٰہی کے نام کا ڈنکا بے حساب بج رہا ہوتا ہے مالک اس سے کبھی جدا نہیں ہوتا جس طرح چاند اور چکور ایک دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتے۔"

دوہا: اگن روپ ہے کرودھ کا سنتوکھ روپ ہے جل
جب دونوں بھیلا بھیا گیو اگن کو بل

"غصہ آگ کی مثال ہوتا ہے اور پانی راحت اور تسکین کی مثال۔ جب

آگ اور پانی دونوں اکٹھے ہوجاتے ہیں تو آگ کا پانی میں اثر ختم ہوجاتا ہے۔"

دوہا: سنتوکھ سدھ سار ہے کرودھ کوڑ اور کچ
نہیں ٹھوڑ تہاں کوڑ کی جب پر گٹیو پورن سچ

"راحت اور تسکین سچی حقیقت ہے جبکہ غصہ جھوٹ اور کچا ہے جہاں سچ ظاہر ہوتا ہے وہاں جھوٹ کی کوئی جگہ نہیں رہتی۔"

"چھند"

۱۔ پریت کی ریت کہوں تم کو چت لائے سنو باورا من میرا
ایہہ جگ جان جیسو سپنو تج جھوٹ کی اوٹ نہیں کچھ تیرا
تاہیں سوں نینہہ کرو ادھکو جاں کے سنگ ترو بھوجل کا گھیرا
سائیں کے نام کو نیر پیو رچ روحلؔ مٹے جم پھیرا

"اے پاگل من میں تجھے پیار و محبت کا طریقہ بتاتا ہوں تم دھیان سے سنو۔ اس دنیا کو خواب کی طرح جان جھوٹ کی طرفداری نہ کر کیونکہ اس میں تیرا کچھ بھلا نہیں ہے اس ہستی کے ساتھ مضبوط ناطہ جوڑ جس سے تو ہر خطرے سے پار ہو جائے گا۔ مالک کے ذکر او ریاد کا آبِ حیات پیئو روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ اس طرح تجھے موت نہیں مار سکے گی۔"

۲۔ مانش کو اوتار بھلو نج نام بناں کیہہ کام کسی کو
جو کامن ہار سنگھار کرے بھرتار بناں سب لاگت پھیکو
چیت اچیت کہوں تم کو دل بھیتر نور لبے پربھ جی کو
تنت جوت سروپ لبے ار انتر روحل" رنگ لاگو ہیں کو

"انسان اشرف المخلوقات ہے لیکن مالک کے نام کے بغیر کسی کام کا نہیں ہے۔ جیسے بغیر خاوند کے عورت ہار سنگھار کرے تو اس کو وہ زیب نہیں دیتا۔ اے چیت تو بے سمجھ نہ بن سمجھ رکھ اور یقین رکھ کہ تیرے اندر نورِ الٰہی موجود

ہے۔ اس مالک کی روشنی تیرے سینے میں محفوظ ہے جس نے اس کو پہچان لیا اسی کو رنگ لگے گا۔"

۳۔ ایک سجن نہیں دُرجن کھوں تم من سنو مت میری
جان اجان تجو ابھیمان کرو نہ گمان نہیں کوئی ویری
آذا زوپ دھریو اب روپ پڑو مت کوُپ لھو سدُھ سیری
روحل" رنگ لاگو پیا سنگ پڑے نہیں بھنگ مٹے جم پھیری

"روحل" صاحب من یعنی نفس سے فرماتے ہیں کہ ایک ہی ساجن سچا ہے جس میں کوئی جھوٹ فریب نہیں۔ جان بوجھ کر انجان مت بن۔ غرور اور رشک کو ختم کرو پھر تیرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ مالک نے تجھے اچھی شکل عطا کی ہے۔ خود کو پہچان اور اندھیرے میں نہ رہو روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ تجھے مالک کے ساتھ لگن لگانے سے ہی خوبصورتی ملی ہے اور تو موت کی اذیتوں سے آزاد ہو گیا ہے۔"

ہے۔ اس مالک کی روشنی تیرے سینے میں محفوظ ہے جس نے اس کو پہچان لیا اسی کو رنگ لگے گا۔"

۳۔ ایک بجن نہیں دُرجن کہوں تم من سنو مت میری
جان اجان تجو ابھیمان کرو نہ گمان نہیں کوئی ویری
آذا رُوپ دھریو اب روپ پڑو مت کوُپ لہو سدُھ سیری
روحل" رنگ لاگو پیا سنگ پڑے نہیں بھنگ مِٹے جم پھیری

"روحل" صاحب من یعنی نفس سے فرماتے ہیں کہ ایک ہی ساجن سچا ہے جس میں کوئی جھوٹ فریب نہیں۔ جان بوجھ کر انجان مت بن۔ غرور اور رشک کو ختم کرو پھر تیرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ مالک نے تجھے اچھی شکل عطا کی ہے۔ خود کو پہچان اور اندھیرے میں نہ رہو روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ تجھے مالک کے ساتھ لگن لگانے سے ہی خوبصورتی ملی ہے اور تو موت کی اذیتوں سے آزاد ہو گیا ہے۔"

۴۔ جب آپ ہی آپ کوں چین لیا اُر اُنتر جوت جاگی پی پایو
گیان کی گم پڑی جب ہی تب جی سی ماہیں سمایو
چیتن چندر اُگیو گھٹ بھیتر جوتی سرُوپ جوت ملایو
روحل " رین گئی دن پایو پانچ سکھی منگل گایو

"انسان نے جب اپنے آپ کو پہچان لیا تب اس کے سینے اندر نور پیدا ہوا اور اپنے محبوب سے وصال ہوا۔ انسان کو حقیقت کی خبر اس وقت ہی ہوئی جب مالک سے وصال ہوا۔ روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ پھر اندھیرا مٹ جاتا ہے اور روشنی ہی روشنی ہوتی ہے یعنی پھر انسان کو خوشیاں ہی خوشیاں ملتی ہیں۔"

"جھولنا"

۱۔ من چیت سچیت سنبھال چلیں اوکھی عشق اڑانگے دی راہ سائیں
رتکی رتل جتنی پھر ٹھوڑ ناہیں اتھاں پیر ٹکاون دی جاہ سائیں
کوڑی کایا ڈِتے جے توں لال لہیں ڈیندے ساہ متاں کڈھیں آہ سائیں
روحل" رکھ رضا تے دم قدم دلبر ڈاڈھے بے پرواہ سائیں

"اے من ہوشیار رہ کر چل کیونکہ عشق کا راستہ بڑا مشکل ہے اگر تجھ میں رتل برابر وہم وگمان آگیا تو وہاں تیرے لیے کوئی جگہ نہیں رہے گی۔ فانی جسم دینے سے اگر تجھے لعل یعنی ہیرا مل جائے تو سر قربان کرنے سے نہ گھبرانا۔ اے روحل" اسی مالک کی رضا پر چل کیونکہ وہ بڑا بے پرواہ ہے۔"

۲۔ جناں عشق دی چاشنی چکھ ڈٹھی پیتے پریم پیالے سے ای جاندے نیں
نہی نیہہ سجن والے رات ڈیہاں جہندی تانگھ اُتھاں ول تاندے نیں
جینہہ دل اندر دیدار کیتا نال یار سدا سکھ مان دے نیں
روحل" رنگ گوڑھے رچ لال تھئے ونج ملے اصل جہیں کھان دے نیں

۳۔ اس دِل درُونی دے اندر میاں میں عجب کھیل ڈٹھا یار اپنے دا
سب گھٹ گھونگھٹ کر چلے خالی تھاں نہیں کوئی تھاپنی دا
دیکھو حد بے حد کی آرسی ہے بناں حد بے حد نہیں جاپنی دا
روحل "رنگ لگو گروگیان دیا سوہنگ سُبدھ ہے راہ جاپنی دا

۴۔ دل تخت ہزارے دا رانجھو میڈا ماہی نال محبت اٹکی ہے
چھوڑے تو چھوٹے ناہیں من مٹھی لاگے پیچ چوکھی چت چٹکی ہے
ڈے گل بانہہ سُتی سُکھ سیجھ اُتے چھاتی نال پیار دے لگ لٹکی ہے
روحل "رات ہجر دی ہٹ گئی جاگی جوت ڈِٹھی مہما گھٹ کی ہے

"ریختہ"

سجن تجھ عشق نے مجھ کو کیا مدہوش دوئی سوں
رہیا یک نقش دل اوپر خیال اس یار جانی کا
برہ کی آگ موں ساجن ستی دل کو جگایا ہے
ہوا ہے روز روشن دل تجھے دیدار دلبر کا
دیکھو یہ پریم کی پوتھی رچی ہے رنگ سوں روحل "
پڑھے کو سنت جن پورا جسے گھٹ سدھ ست گرو کا

دوہا: اوہی من ہے اوہی چت ہے اوہی ساکھی اوہی جیو
اوہی آتم اوہی پرماتما اوہی ایشور اوہی سیو

دوہا: ایک اُسی کے نور سوں ڈست سارا نور
روحل " ایکوئی رُم رہیا ٹھام ٹھام بھرپور

دوہا: جو کوئی "من پربودھ" کوں پڑھے سُنے اچھی ریت
من چت کا جھگڑا مٹے من آوے پرتیت

شاستر "ادبودھ گرنتھ"

روحلؒ صاحب کے شاستر ادبودھ گرنتھ میں معرفت کی بات کی گئی ہے جس کا مطلب حقیقت کو پہچاننا' صحیح راہ پر چلنا' اپنی منزل کو آسان کرنا اور حقیقت کی باتوں کو اجاگر کرنا ہے۔ اس شاستر میں روحلؒ صاحب نے اپنی شاعری میں سویاؤں' چوپائیوں' دوہوں' چھندوں اور جھولنا وغیرہ کو استعمال کر کے معرفت کو اجاگر کیا ہے جس میں مطلوب پیرو مرشد اپنے طالب کو صحیح راہ کی ہدایت کرتا ہے۔

روحلؒ صاحب کا یہ مجموعۂ کلام کافی ضخیم ہے لیکن مریدین کی سہولت کے لیے ادبودھ گرنتھ کو مختصر کر کے لکھنے کی کوشش کی ہے۔"

سویا۔ جاں گھٹ گیان پرکاش کرے سو گھٹ ناہیں چھپے کو چھانو
جیوں رِس کا پرت بھبھڑے جل تیوں صاحب سنتن میں سمانو
سنت میں رام پرگھٹ ویا پک تاہیں نہ جانے لوک بیگانو
روحل رام دوہائی کہے برھم کو روپ صحیح سنت مانو

"جس کے اندر حقیقی علم کی روشنی ہوتی ہے وہ کبھی چھپ نہیں سکتا جس طرح سورج کا عکس پانی میں نظر آتا ہے اسی طرح حقیقی مالک درویشوں کے اندر بستا ہے۔

درویشوں میں مالک اس طرح رہتا ہے کہ اسے ناسمجھ اور بے خبر لوگ پہچان نہیں سکتے۔ روحل صاحب نے انسانیت کے عظیم مرتبے کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب انسان حقیقی علم کو جان لیتا ہے تو وہ صحیح درویش ہو جاتا ہے۔"

چوپائی: میں میں کروں تو تم سے ڈروں توں توں کروں تو بچھڑیا مروں
میں توں چھوڑ مواحد تھی ڈے گل بانہہ سداں رس پی
روحل " مانہہ روح اللہ پایا اپنا سودا آپ بنایا
پنگلا دوڑ بکھر پر چڑھیا اندھے لکھیا گونگے پڑھیا
درد منداں دی ایہا چالی سمجھے گا کو مست موالی

"روحل" صاحب اس چوپائی میں فرماتے ہیں کہ انسان کو میں اور تو کے چکر سے نکل کر ہی حقیقی معرفت مل سکتی ہے۔ انسان میں اور تو کے فرق کو مٹا کر ہی آرام وسکون سے رہ سکتا ہے۔ صرف اور صرف اسی سے لو لگانے سے منزل

مقصود مل سکتی ہے۔

اللہ نے روحل کے اندر اپنی روح پھونک کر آپ جیسا بناڈالا ہے اور یہ ایسا راز ہے جو پڑھنے سننے میں نہیں آسکتا بالکل ایسے جیسے کوئی معذور دوڑ کر کسی چوٹی پر چڑھے اور اندھے کا لکھا ہوا گونگا یعنی بہرہ پڑھے۔ روحل" صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے رازونیاز اور حقیقت کی باتیں کوئی مست موالی یعنی درویش آدمی ہی سمجھ سکتا ہے۔"

دوہا: نہ کوئی کرنی کرسکوں ہم سوں ہووے نہ جوگ
کر کرپا ایسو سکھ دیوؤ امرت رس کو بھوگ

"آپ فرماتے ہیں کہ اے مالک میں کچھ بھی نہیں کرسکتا اور نہ ہی ہم سے کوئی عبادت ہی ہو سکتی ہے۔ اے مالک تو ہی ایسی مہربانی کر کہ آبِ حیات کی لذت حاصل ہو۔"

چھند۔ درپن میں نہ کچھ پھیر ہے پھیر پڑیو مکھ مانْہ
جیسا مُکھ کر دیکھیے تیسا دکھاوت تانْہہ
تیسا دکھاونت تانْہہ جیسا ہے روپ تمھارا
برھم بھانوِیں تو برھم ہیں نہیں تو پھرت نیارا

"مالک کی ہستی ایک ایسی ہستی ہے جس میں کوئی ہیر پھیر نہ ہے چکر صرف ہم میں ہے بالکل ایسے جیسے اگر کوئی شیشے کے سامنے کھڑا ہو کر جیسی شکل بنا کر دیکھتا رہے۔ شیشے میں ویسی ہی شکل نظر آئے گی۔ مقصد کی بات یہ کہ اگر مالکِ حقیقی کے ساتھ صحیح لو لگالی ہے تو اسی میں سماجاؤ گے ورنہ جدا بھٹکتے رہو گے۔"

کنڈلیا چھند

ست گرو انتر کھول کر وِکھلایا محبوب
روحل من موہن سوئی جو خوبن میں خوب
جو خُوبن میں خوب سوئی اب سہجے پایو
سپھل بھیو سب کاج منشا منگل گایو

"مرشد نے اندر کی کھڑکی کھول کر ایسا محبوب یعنی روشنی دکھائی جو اعلیٰ سے اعلیٰ ترین ہے۔ جب مرشد کی کرم نوازی ہوئی تو وہ روشنی جو سب سے عمدہ ہے اس جلد پالیا اور جب روشنی مل گئی تو تمام کامیابی حاصل ہوئی۔ اسی محبوب سے وصال ہوا اور ہم نے خوشی منائی۔"

دوہا: جاں گھٹ انبھو سو کہیجے وڈ بھاگ
جیسے پارس لوہ کو تُرنت مٹاوے داگ

"مرشد فرماتے ہیں کہ جس کے اندر عشق الٰہی پیدا ہوتا ہے وہ بڑے نصیبوں والا ہے جیسے پارس کے چھونے سے لوہا صاف ہو کر سونا بن جاتا ہے اسی طرح مالک سے لو لگانے والا کندن بن جاتا ہے۔"

دوہا: ترُت مٹاوے داگ کرے پَن کنچن جیسو
ست گرو وچن روپ سمجھ جیسے کو تیسو

"جس طرح لوہا صاف ہو کر سونا بن جاتا ہے اسی طرح مرشد و ہادی کے اقوال

زریں سے انسان راہ ہدایت حاصل کر کے سونا بن جاتا ہے"

دوہا: روحل عشق میدان میں مرن کنوں مت بھاگ
جاں گھٹ انبو اُپجے سو کہیجے وڈ بھاگ

"روحل صاحب" فرماتے ہیں کہ عشق کے میدان سے نہ بھاگ کیونکہ جس کے اندر عشق الٰہی پیدا ہوتا ہے وہ بڑے بھاگ والا ہوتا ہے۔"

جھولنا۔ لکھ وید پُران انیک پڑھیں ست سنگ بناں رنگ لاگے ناہیں
محبوب کا مُکھ نہ دیکھ سکے جو دوئی کی نیند سوں جاگے ناہیں
نال یار وصال نہ تھیوے تنہاں جنہاں ممتا موہ دے روگ کوں تیاگے
ناہیں
روحل عشق میدان محبت دے سورا سوئی جو مُڑ بھاگے ناہیں

"لاکھوں کتابیں پڑھنے سے کچھ حاصل نہ ہو گا جب تک اچھی صحبت حاصل نہ ہو۔ مالک حقیقی کا دیدار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ غفلت کی نیند سے نہیں جاگ جاتا، محبوب کے ساتھ اس وقت تک ملاپ نہیں ہو سکتا جب تک حرص ولالچ کو دور بھگا نہیں دیتا۔ میدانِ عشق میں وہی بہادر ہوتا ہے جو میدان چھوڑ کر نہیں بھاگتا۔"

جھولنا۔ پر روپ کے عاشق بہت دیکھے اپنے روپ کا عاشق کوئی ہے جی
جاں سوں پنڈ برہمنڈ پرکاش ہوا سارا سرشٹی رچی جگ جوئی ہے جی
چار کونٹ میں جائے تپاش دیکھیا جہاں جاؤں تہاں ساگی سوئی ہے جی
اور رام سیتی روحل کام کیہا آتم رام میری دل موہی ہے جی

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جب انسان اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تبھی اس کو ہر جگہ محبوب کا جلوہ نظر آتا ہے۔ چاروں طرف ڈھونڈ کر دیکھا مگر ہر طرف وہی ملا۔ روحل صاحب فرماتے ہیں کہ اور سب سہارے چھوڑ کر اس ایک مالک سے لو لگائی جائے۔"

دوہا: تم جیسو گرُو بھیٹیو بڑو ہمارو بھاگ
جیسے پارس لوہ کو ترت مٹاوے داگ

"یہ ہمارے بھاگ ہیں کہ آپ جیسا رہبر ملا جس طرح پارس لوہے کو سونا بنا دیتا ہے اسی طرح مجھ میں عشق الٰہی بیدار ہو گیا ہے۔"

جھولنا۔ ایک سجن نہیں دُرجن کہوں تم من سنو مت میری
جان اجان تجو ابھمان کرو نہ گمان نہیں کوئی ویری
آد اروُپ دھریو اب روپ پڑو مت کوُپ لہو سُدھ سیری
روحل رنگ لگو پیا سنگ پڑے نہیں بھنگ مٹی جم پھیری

"آپ فرماتے ہیں کہ ایک ہی ہستی کا جلوہ نمودار ہے اے من میری اس بات کو سچ مان۔ انجان مت بن وہم و گمان اور غرور تکبر کو چھوڑ دو پھر تیرا کوئی بھی دشمن نہیں ہے۔ اندھیرے میں جانے کی بجائے اس مخفی راز کو سمجھو جس نے جلوہ دکھایا ہے۔ اے روحل جب سے اس پیا یعنی مخفی راز کو پا لیا ہے تب سے موت کا ڈر ختم ہو گیا ہے۔"

دوہا: من موہن کے رُوپ کی بات نہ برتی جاء
جیوں گونگا سپنا لہے سمر سمر پچھتاء

"خوبصورت پیا کی شکل وصورت ایسی ہے کہ جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا جس طرح بہرہ کوئی خواب دیکھ لے تو اسے یاد کر کر کے اپنے تک اس راز کو رکھ سکتا ہے دوسروں کو بیان نہیں کر سکتا۔"

من کو اپدیس "(گروواچ چھند)

پریت کی ریت کہوں تم کوں چیت لائے سنو بھنورا من میرا
اے جگ جان جیسو سپنو تج جھوٹ کی اوٹ نہیں کچھ تیرا
تا نہیں سوں نینہہ کرو ادھک جاں کے سنگ ترو بھوجل کا گھیرا
سائیں کے نام کو نیر ہیو رچ روحل تو مٹے جم پھیرا

"اے غافل من میں تجھ کو محبت اور پریم کا راستہ دکھاتا ہو تم اس کو دھیان سے سنو یہ جہان ایک خواب کی مانند ہے۔ جھوٹ کا سہارا نہ لے کیونکہ اس میں تیرا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس مالک سے بہت زیادہ محبت کرو جس سے تو اپنی مشکلات کے سمندر کو پار کر سکے۔ اس مالک کے نام کو ہروقت یاد کرو تا کہ موت کا خوف نہ رہے۔"

سویا۔ مانش کو اوتار بھلو نج نام بناں کہیں کام کس کو
جیوں کا من ہار سنگھار کرے برتار بناں سب لاگت پھیکو
چیت اچیت کہوں تم کو دل بھیتر نور بسے پربھ جی کو
تنت جوت سروپ لبے ار انتر روحل رنگ لاگو تہیں کو

"فرماتے ہیں کہ اگرچہ انسان اشرف المخلوقات ہے مگر صحیح راستے کے علم کے بغیر یہی انسان کسی کام کا نہیں ہے۔ جس طرح ایک بیوہ عورت ہار سنگھار کرے مگر خاوند نہ ہونے کے باعث اس کا بناؤ سنگھار کسی کام کا نہیں رہتا۔ اے غافل میں تجھے کہتا ہوں کہ تیرے اندر اسی مالک کا نور ہے اے روحل وہی آدمی کامیاب ہوتا ہے جس کو اس اندر کی روشنی یعنی نور کی پہچان ہو۔"

سویا۔ ایک اکھنڈ برھم براجت اونچ نیچ نہیں کچھ تاہیں
چوراسی لکھ جوُن اَپائے کے آپ وسے سب گھٹ ماہیں
تاہیں ایک روپ انیک دھریا جگ بھوُل پڑیو جن کو گم ناہیں
روحل رنگ لگو جن کو سے ایک الکھ دیکھن سب گھٹ ماہیں

"وہ ہستی ایک ایسی ہستی ہے جو اونچ نیچ نہیں رکھتی وہ ہر جگہ اور ہر چیز میں موجود ہے۔ جتنی بھی مخلوقات ہے سب کے اندر اسی مالک کی قدرت ہے۔ اس نے لاتعداد جلوے دکھائے ہیں مگر بے خبر دنیا والے اس بات کو نہیں سمجھ سکے۔ اے روحل صرف وہی لوگ کامیاب و کامران ہوتے ہیں جو ہر شے میں اس کا جلوہ دیکھتے ہیں۔"

دوہا: ناں کچھ اونچ نہ نیچ ہے سَم کر جانو ایک
روحل سُوجھی تب پڑے جب کھُلے وِچار وِویک

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ وہ مالک ہر جگہ یکساں موجود ہے اس کے نزدیک کوئی اونچ نیچ نہ ہے لیکن اس بات کی خبر تب پڑتی ہے جب کوئی راہ ہدایت پر چلتا ہے۔"

دوہا: کیا کہوں کاں سے کہوں مُکھ سوں بنے نہ بات
جہاں دیکھوں تہاں آتما سب صاحب کی ذات

"روحل صاحب جنھوں نے کہ مالک کے جلوے کو پالیا ہے فرماتے ہیں کہ میں کیا کہوں اور کس سے کہوں منہ سے بات بننے میں نہیں آتی جدھر دیکھتا ہوں

وہی ہستی محیط ہے۔"

چوپائی: جو گرو کہیو ہنچے آیو آپ آپ کو درشن پایو
جہاں دیکھوں نرمل نور سرب ویاپک ہے بھرپور

"فرماتے ہیں کہ مرشد اور رہبر کی ہدایت پر چل کر ہی میں نے مالک کا دیدار پایا ہے۔ کائنات اس کے نور سے روشن ہے اور وہ سب میں اور ہر جگہ موجود ہے۔"

چوپائی: جاں کوں کہتا اور توں سو تاں تیرو روپ
گیان کنڈھی میں تولئے تو ایک ہے الکھ انوپ

جس کو تو جدا سمجھتا ہے وہی تو تیرے پاس ہے سوچ سمجھ کر معرفت کی نگاہ سے دیکھو تو ہر جگہ اس کا جلوہ موجود ہے۔"

سویا۔ جو اپدیش کیو گر پورن سو اپنی دل لاگ رہیو ہے
جیسے چکور کو چاند سے من اوراں کو تیاگ رہیو ہے
گیان کو دیپ پرکاش بھیو جب اگیان اندھیرو بھاگ رہیو ہے
روحل رام بسے جن کے گھٹ سو دوئی کی نیند سوں جاگ رہیو ہے

"کامل مرشد کی ہدایت میں میرا دل ہر وقت لگا رہتا ہے جس طرح کہ چکور کو صرف چاند سے محبت ہوتی ہے باقی دنیا سے وہ بالکل بے خبر رہتا ہے جب ہدایت کی روشنی ہوتی ہے تو دل کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے اور وہ اپنے اندر مالک کو پالیتے ہیں اور دوئی کی نیند سے جاگ جاتے ہیں۔"

دوہا: جاں گھٹ کھُلیو وِچار وویکؔ سنو واں کی گتَ نیاری
پیا پیالہ پریم کا چڑھی تاہیں عشق خُماری

"جن کے اندر عشق الٰہی پیدا ہوا ان کی بات ہی الگ ہوتی ہے جنہوں نے عشق کا پیالہ پی لیا ہے وہ سدا مالک کے عشق میں مگن رہتے ہیں۔"

دوہا: ادُ بدُھ گرنتھ میں اُلٹے وچن انیک
سمجھے گا کو سنت جن جاں گھٹ وِچار وِویک

"ادبدھ گرنتھ (شاستر) میں ایسی بہت سی پوشیدہ باتیں ہیں جن کو صرف وہی لوگ سمجھ سکیں گے جو اس راز سے واقف ہوں گے۔"

شاستر "سرب گیان" یا "نج مول گرنتھ"

صوفی روحل صاحب کا شاستر "سرب گیان" یا "نج مول گرنتھ" ایسا شاستر ہے جس کے پڑھنے سے گیان (راہ ہدایت) ملتا ہے اور من چت کا جھگڑا مٹ جاتا ہے۔ اس میں ہندی زبان میں دوہا، چوپائی، اور چھند وغیرہ دیئے گئے ہیں۔ اس شاستر میں خاص طور پر ہدایت اور معرفت کی باتوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔"

دوہا: سب کا صاحب ہم ہوں روحل نام دھرایا
ھتا بدیہ دیہہ نہیں دھاری جب میں بُنس پچھایا

"آپ فرماتے ہیں کہ سب کا مالک میں ہوں اور روحل نام رکھا کر آیا ہوں۔ ایک چھپے ہوئے راز کو ظاہر کیا۔"

دوہا: فقیر سنت ہیں ہمارا اوہی تو جم کال سوں زورا ور ہے
ان کی چودہ لوکاں سے دھام نیاری ہے

"جو صحیح درویش اور فقیر ہیں ان کو موت کبھی نہیں مارتی وہ موت سے طاقتور ہوتے ہیں ان کا ایک الگ خاص مقام ہوتا ہے۔"

دوہا: انہوں کے صاحب ہم ہیں روحل نام دھرایا
اَد بَدھ اَجر پلاؤں پیالہ کوئی ہووے ہنس پیارا

"روحل صاحب فرماتے ہیں میں روحل نام دھرا کر ان لوگوں کی رہنمائی کے لیے آیا ہوں جو عشق کا غیر فانی جام پینے کے لئے تیار ہوں۔"

دوہا: اگم لوک کی بات سناؤں سب کا میٹوں بھرم اندھیرا
آوے اگیانی سدھ گیان پاوے کوڑ ساچ کا کروں نیڑا

دوہا: نام ہمارا تو بج دھن ہے بھاگ بڑا جس پایا
انا سرت کی ڈور لگا کر دھام اڈیٹھ اروپ سمایا

"مالک حقیقی کا نام اصل دولت ہے اور اسے نصیبوں والا ہی حاصل کر سکتا ہے۔ صرف وہی لوگ اس مالک کے راز کو پا سکتے ہیں جو صرف اور صرف اسی کے نام کی بے انتہا تسبیح خوانی کرتے ہیں۔"

دوہا: پہنچ امر لوک مرت لوگ نہیں آوے اجر امر ہو جاوے
آگے ہتا ہنس بچھڑیا مل صاحب نام کہاوے

"جب وہ لافانی مقام پر پہنچتا ہے تو سدا حیات ہو جاتا ہے پہلے جو خود کو الگ سمجھتا تھا اب وہ حقیقتاً امر ہو جاتا ہے۔"

دوہا: مجھ میں سمائے میرا ہوئے رہے پھیرے ست نام دہائی
روحل نام دھرایا جب ہی آئے سب کا پھند چھڑائی

"مالک سے لو لگانے والے مالک کے نام کا ہی پرچار کرتے ہیں اور ہر کسی کے جو اس کا ہو جاتا ہے دکھ درد ختم کر دیتے ہیں۔"

دوہا: ہندو ترک دونوں پر لاگی چھاپ ہماری
ست نام کا بیڑا ساتھ لیا کیا تیاگی کیا گھر باری

"مالک کائنات فرماتا ہے کہ تمام انسانوں کو میں ہدایت دیتا ہوں۔ چاہے انسان جیسا بھی ہے میرا نام لینے سے پار اتر جائے گا۔"

دوہا: روحل صاحب وچن اچارے سنتا ہے کوئی سنت ہمارا
جے کوئی ایہہ وارتا سمجھے ھفسا بدھ بدھ پر گھٹ کہوں تت سارا

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اس مالک کی ہر بات اچھی طرح واضح کردی ہے۔ اب یہ سمجھنے والے پر منحصر ہے کہ وہ اس کو کس طرح سمجھتا ہے۔"

دوہا: ایسا اروپ ہمارا سادھو مانَس دیہہ دھر آئے
سرب سکل کا ھم ہوں صاحب روحل نام کہائے

"اس دوہے میں روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میرا کوئی روپ نہ ہے پھر بھی انسانی شکل وصورت اختیار کرکے کائنات کو راہ ہدایت دینے آئے ہیں۔"

دوہا: ہندُ ترُک دوناں کو پرگھٹ کہے سمجھائے بلاؤں
جے کوئی آوے میری راہ ماہیں تو امر لوک لے جاؤں

"روحل صاحب تمام انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں ان کے نزدیک رنگ و نسل کی کوئی پابندی نہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ جو کوئی میرے بتائے ہوئے راستے پر چلے گا اسے لافانی مقام حاصل ہوگا۔"

دوہا: راجہ ہووے پرجا ہووے اُونچ نِیچ نہیں کوئی
میرے نام سوں ہیت لگاوے ترُت لے جاؤں سوئی

"روحل صاحب کے نزدیک کوئی امیر ہو یا غریب، راجہ ہو یا عوام سب برابر ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جو کوئی مالک حقیقی کے نام سے محبت کرے گا اسے جلدی منزلِ مقصود مل جائے گی۔"

دوہا: جیوں ڈُونڈھی اُوپر سوان ہووے بھیلا بھونک کرت لڑائی
دوئی باندھے اگیانی اندھا کھانچو تان ماہیں مرجائی

”روحل صاحب نے اس شاستر میں کافی استعارات و تشبیہات وعلامات کے ذریعے حقیقی راہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ جس طرح مری ہوئی حیوانی لاش پر کتے جمع ہو کر لڑنا جھگڑنا شروع کردیتے ہیں اسی طرح اس دنیا میں لوگ آکر بھٹک جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑا کرتے ہیں کہ ہم صحیح راستے پر ہیں حالانکہ وہ اصل رستے سے بے خبر ہوتے ہیں۔“

دوہا: اندھا لوک سمجھ نہ راکھے پھیر ایہاں نہیں رہنا
گھر مایا ست ناری سب چھوڑ اکیلا جانا

”اس دنیا کے موہ میں پھنس کر بے سمجھ لوگ بھول جاتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور یہاں کسی نے نہیں رہنا ہے۔ دھن دولت، بیوی بچے سب کچھ چھوڑ کر اکیلے جانا ہے۔“

دوہا: اس جگ میں کوئی کسی کا ناہیں راکھے جھوٹی آسا
ایہہ آسا سب من میں رہی جاسیں پھوک نر آسا

”اس کائنات میں کوئی کسی کا نہیں ہے سب امیدیں جھوٹی ہیں۔ یہ جھوٹی امیدیں اسی جگہ رہ جائیں گی خالی ہاتھ جانا ہے۔“

دوہا: آسا ساچی مورے نام کی جس راکھی انتر مانہہ
بھو ساگر کے بیر میں پکڑ اتاروں بانہہ

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ سچی امید صرف اسی مالک حقیقی کے نام کی رکھنی چاہئے جو اسے دنیاوی چکروں سے نکال کر جنجال نگر سے چھٹکارا دلائے گا۔"

دوہا: ایہہ جگ سارا جھوٹ ہے آخر پرلے ہوء
امر لوگ پہنچے ناہیں بناں وسیلے کوء

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دنیا فانی اور جھوٹی ہے ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اے بندے تو اس وقت تک لافانی مقام تک نہیں پہنچ سکے گا جب تک تجھے کوئی کامل مرشد نہ مل جائے۔"

دوہا: وسیلہ پورے ست گرو کا ست سُدھ کا زور
انا سرت کی ڈور لگائے کر پہنچے امر لوک کی ٹھور

"اس دوہے کا تعلق بھی گذشتہ دوہے سے ہے کہ کامل مرشد کے سچے اور انمول راستہ پر چل کر ہی لافانی مقام کا حصول ہو سکتا ہے۔"

دوہا: امر لوک سوں کوئی سنت لیوے بسرام
"روحل" کا اوہی دیس ہے نربھو اگم گڈھ ہے گام

"اس لافانی مقام پر کوئی درویش ہی پہنچ سکتا ہے۔ روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میرا مقام بھی وہی ہے جہاں کوئی خطرہ و خوف نہیں ہوتا۔"

دوہا: رہتے آپو آپ روحل نام دھرایا
سرب جیون پر چھاپ آپ نکلنک کہایا

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ مالک کا جلوہ ہر طرف ہے اور ہر جاندار و بے جان چیز پر یہ جلوہ نمایاں ہے گویا وہ ہر جگہ موجود ہے پھر بھی اس کا کوئی ٹھکانہ نہ ہے۔"

"اگم وارتا"

اگم وارتا میں روحل صاحب اور جودھپور کے راجہ وِجے سنگھ کے درمیان سوال جواب کو منظوم کیا گیا ہے اس میں حقیقت اور راہ راست پر چلنے کا درس دیا گیا ہے۔ اس میں دوہے۔ چھند' ریختہ' وارتا وغیرہ ہندی زبان میں دیئے گئے ہیں۔ راجہ کے درباری پنڈت عیسر سنگھ اور دوسرے لوگوں نے روحل صاحب سے سوال جواب کئے۔ روحل صاحب جودھپور میں ایک ماہ سات دن گلاب ساگر محلّات میں مقیم رہے۔"

دوہا چھند

سیلی نگی ست ساتھی ہم پرگھٹ آئے
پونم تتھ سوموار آئے گھر شاہو کے پائے

"حق اور سچ کے ساتھ روحل صاحب نے جنم لیا۔ بروز سوموار چودہ تاریخ کو شاہو کے گھر پیدا ہوئے۔"

دوہا: جیون بجلی کا پرکاش ہوا چوُ دس ہُوا اجیاس
جس پل میں ہم آیو کھولے پایو نواس

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ ہمارے آنے سے دنیا میں اجالا ہو گیا۔"

دوہا: میں بالک نر بندھ نرملا لو ہوُ رکت نہ ریکھ
سرب جیون کے کارنے دھریا مانس بیکھ

ترجمہ۔ اس دوہے میں روحل صاحب فرماتے ہیں کہ ہم پاک وصاف

پیدا ہوئے۔ ہم نے انسانوں کی ہدایت کے لئے انسانی روپ دھرا۔"

دوہا: باپ میرا شاہو نہیں اس گھر نہیں مات
جرُ نے تو ہم جایا نہیں کُل ورن نہیں جات

"روحل صاحب چونکہ روحانیت کا درس دیتے ہیں اس لئے اس دوہے میں اپنے آپ کو اس دنیا سے الگ تھلگ گردانتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ نہ ہی میرا کوئی والد ہے اور نہ ہی کوئی والدہ اور نہ ہی میرا کوئی حسب نسب ہے۔"

دوہا: پانچ تنت کا بندھن نہیں نواں تتاں سوں نیارا
اکھےُ اَبھے اَمر آپ ہوں اپرم اپارا

"جن عناصر سے انسان کی تخلیق ہوئی ہے میں ان سے جدا ہوں۔ میں لافانی ہوں اور میری کوئی انتہا نہیں ہے۔"

دوہا: نام رکھاوے سادھ کا اَنتر بھیتر چور
کرم کرے سنسار میں اور اندھا آدم خور

"روحل صاحب دنیاوی اور صرف نام کے درویشوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ ظاہری طور پر تو بڑے درویش نظر آتے ہیں لیکن ان کا باطن چور اور آدم خور ہوتا ہے۔"

دوہا: بانا پھرے بھگواں کرے سوامی پیر فقیر
رہنت بناں جم لے گیو جڑ کر جیو جنجیر

"فقیرانہ کپڑے پہننے سے ہی کوئی آدمی درویش نہیں کہلا سکتا جب تک کہ وہ

باطنی طور پر پاک صاف نہ ہو۔ اگر وہ راہ راست پر نہیں ہے تو وہ موت کے پھندے میں آجائے گا۔"

ریختہ چھند

کون ہندو بھیا کون تُرک کہیے تُرک ہندو دو راہ کیا
دُبدیا راکھ لی کوڑ کی ساکھ لی اوہ کہیں رام اُن اللہ کیا

"روحل صاحب انسانیت کی حد بندی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے دو راستے اختیار کیے ہوئے ہیں انہوں نے دلوں میں کدورتیں رکھ کر ایک ہی ہستی کے دو نام رکھ لئے ہیں۔"

ساوھ سرشٹی ماہیں سنت انیک کہیے ان کا میں مختار ہوں
پیر فقیر وئی آپ ہوں اولیا سرب پر سیس سردار بھی میں ہوں
جتیں فلکیں دیو ہیں دیوتا آکاش پاتال کلتار بھی میں ہوں
روحل نام سوں کیا کام سرب اوتاروں پر نج بز آدھار بھی میں ہوں

"اس دنیا میں بے شمار درویش ہیں میں ان سب کا مختار اور مالک ہوں۔ جتنے بھی پیر فقیر ہیں وہ میں خود ہوں اور تمام اولیاء ہیں ان سب کا سردار ہوں۔ زمین و آسمان پر میری دسترس ہے۔ روحل نام سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے اور جتنے بھی اوتار ہیں میں ان سب سے اوپر ہوں۔"

تب راجہ بجے سنگھ جی نے کہا روحل صاحب جی آپ نے فرمایا کہ کلجگ

میں او تار دھر کر آئے ہو اس کا وچار دیا کر کے کہو

روحل صاحب فرماتے ہیں او ہوں ہر ہوں' او ہوں ہر ہوں او ہوں۔ آدھ جگاد سوں اگم اگوچر آگے سوں آگے' پرے سوں پرے' دور سوں دور' سن سوں مہاسن' بھوم سوں ابھوم' بھنو سوں ابھے نر آنتر' نرالب' نرنکار' نر آدھار' اٹل اڈول' ابناسی' نہ نامی ہم ہوں اور ساری سرشٹی ہم نے رچائی ہے۔ سات دیپ نو کھنڈ اکیس برھمنڈ ہم ہی کینا ہے پیدا۔ برہما۔ وِشن۔ شیو شکتی ہم ہی کیا ہے پیدا۔

چار بانی چار خانی تینتیس کروڑ دیوتا چوبیس او تار' سوا لاکھ نبی' ہندو ترک درودھ پہلاج راجہ ہرچند' پانڈو' بڑ راجہ' کپیر مونی سیوڑا سنیاسی' بھگت سنت سادھ پیر فقیر اولیا' سوامی' سدھ' رکھیسر' جتی' نوناتھ' داس کبیر' دادو' نانک ایمہ سب ہمارے پٹھائے آئے ہیں اور ہمار بھجن کرتے ہیں۔"

ہم تو سرب کے پالنا کرنے والے ہیں ایمہ تو سرب سنت ہمارے پٹھائے آئے ہیں۔ ان سوں بھگتی اکٹھی نہیں ہوئی اپنا پرایا دو کر جانیا ہے۔ یوں کر دبدیا من میں آنی ہے' پیچھے کلجگ ماہیں روحل نام دھرائے کے آئے ہوں۔ مرتے لوک میں نِر آکھ بھگتی ہلائی ہے جس میں دُرمت نہیں۔ دُبدیا نہیں دو راہ میں اک راہ لکھایا ہے۔ اپنے اروپ کا روپ بتایا ہے۔ جس نے ہمارا کہیا مانیا اور کو تیاگ مجھ کو جانیا مجھ کو جان مجھ میں سمایا' کرم کرم کا بھرم مٹایا' نِرمل رہیا نکلنک' اجرامر سوئی' بجرا بھنگر میں ہوں۔

میرا اکل پیارا، دیکھ پیارا بھولا سنسارا، بھولا ہووے سوئی آوے میری درگاہ، پورا پاوے میری درگاہ، آوے سو کال سوں چھوٹے، جم جنجال اس کا ٹوٹے، جم کا حکم اس پر ناہیں، مجھ میں وہ میں اس کے ماہیں۔

اندر دھرم رائے سنگ آسن جوڑے میرے سنتاں آگے ہاتھ جوڑے۔ گن دوت سب ان سے ڈرے ہوئے آدھین وندنا کرے۔ جس پر ہمری لاگی چھاپ اس پر دوش کرم نہیں پاپ۔ اس میں بھول کوئی مت جانے روحل صاحب سرمکھ آپ بکھانے کوئی اک جانے مرم ہمارا۔ ساچا سورا سنت پیارا واد کرے سو وادو وادی۔ اس کوں جانوں میں اپرادھی

راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کے کہیا روحل صاحب ان سنتان سوں بھگتی اکٹھی نہیں ہوئی اس کا وچار دیا کر کے کہو۔

روحل صاحب واچ:۔

- اک تو شیش کو پوج رہے ہیں کہتے ہیں شیش بھگوان ہے اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں
- اک تو برہما کو پوج رہے ہیں کہتے ہیں برہما نے چار وید بنائے ہیں ویدوں کی بات سچی کر بیٹھے ہیں اور تو وچار کی خبر ناہیں۔
- اک تو وشن کو پوج رہے ہیں جو کہتے ہیں وشنو کی اُتپتی ہے دوسرا کوئی نہیں اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔

- اک تو شیو کو پوج رہے ہیں جو کہتے ہیں شیو شکتی کا جوڑا ہے ایمہ سکل بوند پسارا ہے اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو گنیش کو پوج رہے ہیں جو کہتے ہیں گنیش دیوتا ہے۔ ردبدھ اگوان ہے اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں اک تو اوتاروں کو پوج رہے جو کہتے ہیں اوتار دھر کر آئے ہیں۔ سنتاں کی سہایتا کرتے ہیں اور تو وِچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو اکھی برچھ کو پوج رہے ہیں کہتے ہیں امر پھل اسی کا پسارا ہے اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو چندرمان سورج کو پوج رہے ہیں کہتے ہیں چندرماں سورج صاحب کے نین ہیں اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو دروھ تارا کو پوج رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ دروھ تارا منڈل اڈگ پدوی ہے اور تو وچار کی خبرہیں ناہیں۔
- اک تو سرگ کو پوج رہے ہیں جو سرگ سرگ کرتے رہتے ہیں اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو جل کو پوج رہے ہیں کہتے ہیں سب جل کی پیدائش ہے۔ جل پروان ہے اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو پون کو پوج رہے ہیں جو کہتے ہیں پون پران ہے اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔
- اک تو نرگُن کوں پوج رہے ہیں جو نرگُن نرگُن کرتے ہیں اور تو وچار کی خبر ہی ناہیں۔

○ سب کوئی اپنی اپنی اِشٹ ماہیں باندھ رہیا ہے۔ اپنی اپنی اِشٹ کوں وڈا بکھائے رہیا ہے۔ پکھا پکھ لاگ رہی ہے نرآپکھ بھگتی کی تو خبر ہی ناہیں۔ یوں ہی الوجھ رہے ہیں۔ اک بھی ہنسا ہماری دھام پوگاہی نہیں۔ جب ہم سرب کی پالنا کرنے آئے ہوں روحل نام دھرائے کے ' سنو راجہ بجے سنگھ جی ان لوکاں کوں تو ہمارے وچار کی خبر ہی ناہیں۔"

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کے کہیا روحل صاحب سائیں جگت جب ہتا نہیں تب رچنا کم رچی سو دیا کر کے کہو۔"

روحل صاحب واچ:۔

نہیں دھندھوکار ہتا نہیں کوئی سبدھ رنوکار ہتا۔ نہیں کوئی نام سائنس ہزار ہتا نہیں کوئی بناوٹ بستار ہتا صرف ہمارا نج سروپ ہتا' عشق پریم کی موج ہتی۔ اپنے نج سروپ نور کا دریا ہتا' جس میں گرد غبار گھور رنوکار اٹھایا۔ چمکدار تجلہ بھیا' اس میں پتنگا جیوں چنگاں اڈیاں اس قطرے قطرے کا نام ہنس ٹھہرایا۔ روح ٹھہرایا' اردھ نام ٹھہرایا' اوم ٹھہرایا' آتم بولتا ٹھہرایا۔

ان سوں پیچھے تین سفیلاں کینیاں۔ میں اپنے سری مکھ سوں فرمایا۔ ان ھنساں کوں کہیا تمہارا صاحب کون ہے۔ اگلی سفیل ہتی ہنساں کی جس نے کہیا ہمارے صاحب آپ ہو۔

دوسری سفیل سنیا پر کہیا نہیں۔

تیسری سفیل تو سنیا بھی ناہیں کہیا بھی ناہیں۔"

پیچھے میں اپنے ہنساں کا مکان بنایا۔ مانسرور نام ٹھہرایا۔ رمیّ رس کا حوض بنایا جس میں ہیں موتی اگم اپارا۔ اوہی ہے ہنساں کا چارا۔ پیچھے ہم اپنی قدرت سوں اجگت دھام بنائی۔ چو مکھا جھرو کا سیت سیجھ بچھائی جس کے اوپر سیاہ کالی گادی دھرائی۔ اس گادی کے اوپر میری نظر کا اک بنس براجمان ہے۔ سیت چادر کا پردہ ہے۔ اس میرے بنس کا نام اوگتی ٹھہرایا۔ پیچھے امر سبدھ اچاریا۔ پیچھے انڈہ پھوٹا۔ رچیا برھمنڈ۔ پہلا آکاش بنیا۔ دوجھا آکاش بنیا۔ تیسرا آکاش بنیا۔ چوتھا آکاش بنیا۔ پانچواں آکاش بنیا۔ چھٹواں آکاش بنیا۔ ساتواں آکاش بنیا۔ جب ساتوں آکاش بنے آٹھواں عرش بنا نواں قرش بنا۔ ایہی سارا برھمنڈ ہے۔"

پتیاں عنبر بھبت بنائی۔ پہلی بھبت پر چار سالم سلا ٹھہرائی پہلی سلا برج (جگہ کا نام) دوسری پر تیج ٹھہرایا۔ تیسری سلا پر دھرا ٹھہرایا۔ چوتھی سلا پر بجر جس پر جل تھل اول پانی ٹھہرایا۔ پانی ماہیں جوت جگائی اس جوت ماہیں پھول ہویا۔ قدرت سوں اس ماہیں اک روپ ہویا آدپرس کا جس کو اس پر بٹھایا۔ اس کی نابھی ماہیں اک پولی ناڑی نکلی۔ کئی یوجنا میں لمبی ہوتی گئی جب پانی اوپر آئے چڑھی اس میں اک پھول کنول کا لاگا۔ اس کنول ماہیں برہما چو مکھا ہوا۔ وِشنو ہویا شیو ہویا۔ شکتی ہوئی۔ برہما بیج پاتال پانی سوں لایا۔ پیچھے روپ سب کا ہوا روپ دھرا کا ہوا دھرا کے سینگ کے اوپر نو کھنڈ دھرتی ٹھہرائی۔ پچاس کروڑ یوجن پر تھوی بنی۔ سورج چندرماں کا پرکاش ہوا۔ آکاش میں نو لکھ تاراں کا

پرکاش ہوا۔ میر سمیر ہوگیا۔ دس چنگاں ہو گییاں جس پر دس پریاں ہویاں۔
اوتار کیا۔ اکھی برچھ ہویا۔ تینتیس کروڑ دیوتا ہویا۔ کیلاش پربت ہویا چاربانی
چار کھانی۔ سات دیپ اکیس برھمنڈ بن رہے۔ سرتگ بن رہیا۔ زگ بن
رہیا۔ پیچھے شیو شکتی کوں کامنا جاگی۔ برچھ کی ٹہنی پکڑی۔ پیچھے پھٹکائے پھینکا۔
اک جائے پورب کو پڑیا۔ اک جائے پچھم کو پڑیا۔ یوں کر پرکھ ناری کا جوڑا
ہویا۔ برہما ویش کھشتری اور شودر ہویا۔ اک راہ میں دو راہ بنایا۔ دبدیا من
میں راکھی۔ ہندو لوک اوتاراں کی مت لے کر برھمن کو پوجتے ہیں۔ مسلمان
نبیاں کی مت لے کر قاضیاں اور ملاں کو پوجتے ہیں۔ فقیراں کی مت کی تو کسی کو
خبر ہی ناہیں۔ ہمارے وچار کی تو کسے ورلے فقیر سنت کو خبر ہے اور لوکاں کو تو خبر
ہی ناہیں۔ راجہ بجے سنگھ جی میں تو بے چون ہوں۔

"مختصر مفہوم یہ ہے کہ کائنات کو کس طرح پیدا کیا گیا پہلے اس کائنات میں
کچھ بھی نہیں تھا نہ ہی کوئی وجود تھا۔ صرف عشق اور پریم کی موج تھی اور نور
کا دریا تھا جس سے ارواح عالم کو پیدا کیا گیا جن کو ہنسوں سے تشبیہ دی گئی
ہے۔ بعد میں ان ارواح سے اقرار لیا گیا ان ارواح کی تین صفیں بنائی گئیں
ان سے پوچھا گیا آپ کے صاحب کون ہیں؟ پہلی قطار والوں نے اقرار کیا کہ
ہمارے صاحب آپ ہو۔ دوسری قطار والوں نے سنا مگر جواب نہ دیا۔
تیسری قطار نے نہ کچھ سنا اور نہ کوئی جواب دیا۔ اس کے بعد کائنات کی تشکیل
کی گئی زمین و آسمان، چاند، سورج، ستارے، پانی اور آگ وغیرہ بنائے

پرکاش ہوا۔ میر سمیر ہو گیا۔ دس چنگاں ہو گییاں جس پر دس پریاں ہویاں۔ اوتار کیا۔ اکھی برچھ ہویا۔ تینتیس کروڑ دیوتا ہویا۔ کیلاش پربت ہویا چار بانی چار کھانی۔ سات دیپ اکیس برھنڈ بن رہے۔ سرتگ بن رہیا۔ نرگ بن رہیا۔ پیچھے شیو شکتی کوں کامنا جاگی۔ برچھ کی ٹہنی پکڑی۔ پیچھے پھٹکائے پھینکا۔ اک جائے پورب کو پڑیا۔ اک جائے پچھم کو پڑیا۔ یوں کر پرکھ ناری کا جوڑا ہویا۔ برہما ویش کھشتری اور شودر ہویا۔ اک راہ میں دو راہ بنایا۔ دبدیا من میں راکھی۔ ہندو لوک اوتاراں کی مت لے کر برھمن کو پوجتے ہیں۔ مسلمان نبیاں کی مت لے کر قاضیاں اور ملاں کو پوجتے ہیں۔ فقیراں کی مت کی تو کسی کو خبر ہی ناہیں۔ ہمارے وچار کی تو کسے ورلے فقیر سنت کو خبر ہے اور لوکاں کو تو خبر ہی ناہیں۔ راجہ بجے سنگھ جی میں تو بے چون ہوں۔

"مختصر مفہوم یہ ہے کہ کائنات کو کس طرح پیدا کیا گیا پہلے اس کائنات میں کچھ بھی نہیں تھا نہ ہی کوئی وجود تھا۔ صرف عشق اور پریم کی موج تھی اور نور کا دریا تھا جس سے ارواح عالم کو پیدا کیا گیا جن کو ہنسوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ بعد میں ان ارواح سے اقرار لیا گیا ان ارواح کی تین صفیں بنائی گئیں ان سے پوچھا گیا آپ کے صاحب کون ہیں؟ پہلی قطار والوں نے اقرار کیا کہ ہمارے صاحب آپ ہو۔ دوسری قطار والوں نے سنا مگر جواب نہ دیا۔ تیسری قطار نے نہ کچھ سنا اور نہ کوئی جواب دیا۔ اس کے بعد کائنات کی تشکیل کی گئی زمین و آسمان، چاند، سورج، ستارے، پانی اور آگ وغیرہ بنائے

گئے۔"

زمین کو بیل کے سینگ کے اوپر ٹھرایا گیا اس کے بعد انسان اور مختلف شکلیں بنائی گئیں۔ پربت پہاڑ بنائے گئے۔ نبی اوتار اور دیوتا ہوئے۔ پرندے انسان، جانور اور مختلف اقسام کی اجناس پیدا کی گئیں۔ مختلف فرقوں، عقائد اور مذاہب کی وجہ سے انسان اس دنیا میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ روحل صاحب فرماتے ہیں کہ فقیروں اور درویشوں کی خبر تو کسی خاص آدمیوں کو ہے باقی لوگ اس راز کو نہیں سمجھ سکتے۔"

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کے کہیا روحل صاحب سائیں اُتپتی کا وچار دیا کر کے کہو۔"

روحل صاحب واچ:۔

پرماتما چار جگ تھاپیا۔

- پہلا ست جگ۔ پروان سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس کا جس میں اوتار چار ہیں۔ مچھ اوتار۔ کورم کچھ اوتار۔ وارہ اوتار۔ نرسنگھ اوتار۔"
- تیتا جگ۔ پروان بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس کا جس میں اوتار تین ہیں۔ بامن اوتار، پرسرام اوتار، رام چندر اوتار۔
- دوا جگ۔ پروان آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا۔ جس میں اوتار دو ہیں۔ کرشن اوتار اور بدھ اوتار

○ کلجگ۔ پروان چار لاکھ بتیس ہزار کا ہوگا۔

برہمانے چار وید بنائے اور شاستر اچارے۔

اتھروید۔ رگ وید۔ شام وید۔ یجروید۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی چار وید چھ شاستر اٹھارہ پران نو ویا کرن' چار کیب ترکاں کے ماہیں جس سوں ہمارے اروپ کا وچار نیارا ہے۔

تب رجہ بجے سنگھ جی نے کہا سائیں روحل صاحب گربھ وچار دیا کر کے کہو۔

روحل صاحب واچ:۔

اوراں کو تو ہمارے وچار کی خبر ناہیں سنو تو ہنس کس بدھ آوے ہے گربھ میں بالک کے استھول میں استھول "جسم" کس بدھ (طرح) بنتا ہے۔

لڑکے کا آکار کس بدھ ہوتا ہے لڑکی کا آکار (جسم) کس بدھ ہوتا ہے۔ ہنسا "روح" کس دوارے سوں سماوے ہے۔ گربھ میں کس کنول اور کس دوار سوں سانس لیتا ہے؟ کیا کھاوے ہے کیا پیوے ہے؟ کس بدھ جیوے ہے اور باہر گربھ سوں آئے کر کس بدھ موٹا ہوتا ہے۔ پھر گرو کس بدھ کرتا ہے؟ کس بدھ کمائی کرتا ہے؟ کس بدھ آپ کی دھام ہنسا پہنچتا ہے۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی تم اپنے گراں اور سادھاں سوں پوچھ تب راجہ بجے سنگھ جی ان سادھاں پنڈتاں کو کہیا روحل صاحب پرسن (سوال) پوچھے ہیں جس کا جواب کرو تب ان سادھاں کہیا ہم کو تو معلوم ناہیں۔

روحل صاحب واچ:۔

مانش کی تر بھنی میں ایک مورت ہے۔ مرد ماہیں مرد کا آکار اور ناری ماہیں ناری کا آکار ہوتا ہے۔ جب استری (عورت) کے انگ (جسم) ماہیں رت آوے ہے۔ پرکھ استری بھوگ کماوے ہیں بیج بوند گربھ کنول ماہیں سماوے ہے۔ پہلے جل سمان (طرح) ہووے ہے پیچھے لوہو (خون) سمان ہووے ہے پیچھے ان کا گوٹا (گول جسم) ہووے ہے پھر انڈ (انڈہ) ہووے ہے۔ انڈ میں پھر لوتھ (جسم مردہ) ہووے ہے لوتھ موں (میں) پھر بنیا سریرا (جسم) جب سریرا بن رہیا تب ہنسا مانسرور (مقدس جگہ) سوں آئے کر ماتا کے سانسوں میں سماوتا ہے۔ پھر بالک کی نابھی موں سما رہیا۔ نابھ ناڑی سوں رس لے کر کھدیا (بھوک) پیاس مٹ جاتی ہے۔ پھر دسویں ماس جب بالک باہر آوے ہے ان کو پھر دو وکار (تبدیلی) لاگے ہے۔ پہلا کرودھ (غصہ) دوسرا لوبھ (لالچ) کرودھ میں رون (رونا) کرتا ہے۔ لوبھ سوں ہانچل (دودھ) لیتا ہے۔ جب اپنی ماتا کا

سروپ پہچان لیتا ہے تب موہ (محبت) لاگے ہے۔ جب موٹا (بڑا) ہووے ہے
چودہ برس کا تب کامنا (تمنا) جاگے ہے پھر آہنکار (غرور) جاگے ہے پیچھے گربھ
جال (دنیاوی دھندے) ماہیں پھنس جاتا ہے۔ اس کو دوسری چت نہیں آوے
سنو راجہ بجے سنگھ جی ہماری کھوج کوں کوئی کوئی سمجھے وچارے ہے۔ ان
سنتاں سوں سات پاتال کی کھوجنا پوچھو تو کیا کہتے ہیں۔

تب راجہ بجے سنگھ جی ان سنتاں (بزرگ) سوں پوچھیا تب ان سادھاں
نے کہیا ہم کو معلوم نہیں۔

روحل صاحب واچ:۔

سنو راجہ سنگھ بجے سنگھ جی ان سنتاں سوں پوچھ دیہی (جسم) میں کتنے کنول
ہیں اور ان کنولاں کے اوپر دیوتا کون کون براجمان ہیں تو کیا کہتے ہیں۔
تب راجہ بجے سنگھ جی نے ان سنتاں سوں پوچھیا انہوں نے کہا ہم کو معلوم
نہیں۔

روحل صاحب واچ:۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی تِل تِل کر سمجھاؤں۔
چار تِل بیس بال ہیں۔ بیس بال ماہیں سات پاتال کی سات پوڑی ہیں

(سیڑھی)۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی۔

- مُول کے اوپر چار پانکھڑی (پتیاں) کا کنول ہے جس پر گنیش براجمان (بیٹھے) ہیں۔
- لِنگ کے اوپر کھٹ چھ پاکھڑی کو کنول ہے جس کے اوپر برہما براجمان ہے۔
- نابھ کے اوپر اشٹ (آٹھ) پاکھڑی کو کنول ہے جس کے اوپر وِشن براجمان ہے۔
- ہردے کے اوپر بارہ پاکھڑی کو کنول ہے جس کے اوپر شیو براجمان ہے۔
- کنٹھ کے اوپر سولہ باکھڑی کو کنول ہے جس کے اوپر سرسوتی براجمان ہے۔
- ترِبھنی کے اوپر دو پاکھڑی کو کنول ہے جس کے اوپر الوُل براجمان ہے۔
- بھنور گپھا کے اوپر سائنس (لاتعداد) پاکھڑی کا کنول ہے جس کے اوپر نرنجن براجمان ہے۔

ترکُٹی کے اوپر دو پاکھڑی کو کنول ہے جس کے اوپر جوتی سروپ براجمان ہے۔

- دسویں دوار کے اوپر پرم ہنس براجمان ہے۔

روحل صاحب واچ:-

سنو راجہ بجے سنگھ جی تل تل کر سمجھاؤں۔

چار تل بیس بال ہیں۔ بیس بال چار دو سو اس ہیں۔ چار دو سو اس اک انگل ہے۔ چار انگل ایک مُوٹھ ہے چھ موٹھ کا ایک ہاتھ ہے۔ چار ہاتھ کا ایک پینڈا ہے چار ہزار پینڈے کا ایک کوس ہے۔ چار کوس کا ایک یوجن ہے۔ چار سو یوجن کا اک دیس ہے۔ چار سو دیس کا ایک منڈل ہے۔ چار سو منڈل کا ایک کھنڈ ہوتا ہے ایسے تو نو کھنڈ ہیں۔ نو کھنڈ ماہیں اک لوک ہے ایسے چودہ لوک ہیں۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی جے کوئی ہماری دھام چاہے تو ایہی وچار ہے ایسی سار سبدھ ہے۔ سبدھ لے کر دیہی ماہیں چکر چکر کا نیارا نیارا (الگ الگ) سبدھ ہے۔ نیاری نیاری کمان ہے نیارا نیارا و چار ہے۔ دیہی ساری کھوج کر اپنے کلا (طاقت) کوں لکھے ہے پھر سار سبدھ کوں لے کر پہنچے ہے پھر اس کا پیانا کرے ہے پھر مانسرو ور کا پیانا کرے ہے۔ پھر اوگت دھام کا پیانا کرے ہے۔ ہماری دھام اسنگ سوناں کے اوپر ہے۔ ہووے کوئی ہنس ہمارا تو امر لوک لے جاؤں بیچ میں انیک (کئی) دوت بھوت ہیں سو لڑائی کرتے ہیں کسی کو جاون دیویں ناہیں۔ انیک شکاری بیچ میں شکار کرتے ہیں۔ لوٹ مار کر ہنسا پیچھے گرائے دیتے

ہیں۔ انیک مارگ (راستہ) روکنے والے ہیں۔ اکیساں لوکاں تک چھوڑیں ناہیں۔ سارے برھنڈ (دنیا) کے چوپھیر جماں (فرشتہ) کا گھیرا ہے جو کوئی پورے گرو کا چیلا ہے وہ شیر ہے اس کے اوپر زور لاگے ناہیں۔ اس کے آگے اسنگ گڈھ ہے ہمارا مقام وہاں سے آگے ہے ہماری دھام جس کا کسی نے پار نہیں پایا۔ میرا کہیا (کہنا) مانے تو پل میں لیوں چھڑائے۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی چار وید ہندوؤں کے اور چار کتیب ترکاں کے ہیں جس میں کئی مرجاتے ہیں سنسار میں الُوجھ رہتے ہیں۔ باراں پنتھ ھندواں کے بہتر پنتھ (فرقے) مسلماناں کے جس میں کھاپچو تان (کھینچا تانی) کر کے مر گئے ہیں۔ کوئی پُرم دھام (بہشت) کو پُوگا نہیں (پہنچا نہیں) اپنی اپنی اشٹ (ضد) ماہیں باندھا رہ گیا ہے۔ اپنے اپنے سدھ رنڈھو (رسے) وانگر (کی طرح) بنائے بیٹھے ہیں۔ سار سُدھ کی خبر ناہیں جگت کے ٹکڑے کھا کر مست ہو رہے ہیں۔ کوئی فقیر کہاوے ہے کوئی درویش کہاوے کوئی پیر کہاوے کوئی جوگی کہاوے۔ کوئی سادھ کہاوے کوئی اتیت (الگ تھلگ) کہاوے کوئی سوامی کہاوے 'کوئی سنیاسی کہاوے' کوئی ناتھ کہاوے کوئی ویراگی کہاوے کوئی تپسوی کہاوے' کوئی ناگا کہاوے کوئی رکھڑیا (خزانچی) کہاوے' کوئی مداری کہاوے 'کوئی دیوی کو پوجے ہے کوئی بھیرو کو پوجے ہے' کوئی ہنومان کو پوجے ہے' کوئی کھیت پال کو پوجے ہے' کوئی بالمیک کو پوجے ہے۔ کوئی جھنجھار کو پوجے ہے کوئی پتھراں کو پوجے ہے۔ کوئی ماتی کو پوجے ہے۔ اندھی دنیا اپنے صاحب کو چھوڑ

کرماں کے ڈیکرے (بیٹے) ہو گئے ہیں۔ ان لوکاں کوں لاج نہیں ہے تب بھی جی رہے ہیں۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی ہمارا وچار کون جانے کون پچھانے کوئی ایسا سوجان ہووے تو ودھ ودھ کر ہم سوں پوچھے۔ کایا کا وچار، کماون کا وچار، بیٹھن کا وچار، اُٹھنت کا وچار، چندرماں سورج کا وچار، اِنگلا پنگلا کا وچار، گنگا جمنا کا وچار، اُٹھنت چالنت کا وچار، سوونت اور جاگنت کا وچار، بنک ناڑ سکھمنا کا وچار، نو سو ناڑ بہتر کوٹھیوں کا وچار پانچ تتاں کا وچار، پچیس پرکتیاں کا وچار، پانچ وکار کے سبھاؤ کا وچار، سوئی اک اک کر کے سمجھاؤں۔ سنو راجہ بجے سنگھ جی ہم تو بار بار کہنت ہوں جے کوئی جانے۔

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کے کہیا سائیں روحل صاحب کرپا کر ہم کوں پانچ تتاں کا وچار دیا کر کے کہو۔

روحل صاحب واچ:۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی پانچ تتاں کے وچار سرب کہنت ہوں۔ تم چت لائے کے سنو پانچ تتاں کا کیا نام ہے۔

۱۔ جل تنت ۲۔ اگن تنت

۳۔ پون تنت ۴۔ پرتھوی تنت

۵۔ آکاش تنت

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کر کہیا ہے روحل صاحب پانچ تتاں کا ورن (رنگ) دیا کر کے کہو۔

روحل صاحب واچ:۔

i۔ جل تتّ کا ورن سیت روپ ہے
ii۔ اگن تتّ کا ورن لال روپ ہے
iii۔ پوَن تتّ کا ورن لیلا یا ہرا روپ ہے
iv۔ پرتھوی تتّ کا ورن پیلا روپ ہے
v۔ آکاش تتّ کا ورن کالا روپ ہے

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کر کہیا سائیں روحل صاحب دیا کر کے پانچ وِکاروں کے سبھاؤ (خاصیت) کیسے ہیں سو دیا کر کے کہو۔

روحل صاحب واچ:۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی پانچ وکاروں کا سبھاؤ کیسا ہے؟ سو تم کو کہہ سناؤں۔
چیت لگا کے سنو وچار ہمارا۔ سنے کو مرد سچارا۔

O کام۔ کام کا سبھاؤ یہ کہ جو کامنا جاگے ہے۔ پرناری (بیگانی عورت) کی آسا (امید) رہے ہے گھٹ (دل) میں۔

O کرودھ۔ کرودھ کا ایہہ سبھاؤ ہے جو کوئی تھوڑا بولے اس پر لڑائی کرتے ہیں۔

- لوبھ۔ لوبھ کا ایمہ سبھاؤ ہے جو جانے کہ مایا دھن بہت کراں۔ اوراں کے گھر کا دھن اپنے گھر میں لے آواں۔ اس میں نس دن (رات دن) رہتے ہیں۔
- موھ۔ موھ کا سبھاؤ ایمہ ہے جو ماتا پتا' ست (بیٹا) بھائی' ناری 'کٹمب پروار سب من کا قبیلہ ہے جب کوئی اس کو تیاگے تب چیتن ہو جائے۔
- آہنکار: آہنکار کا سبھاؤ ہے کہ بہت لڑائی کراں سنو راجہ بجے سنگھ جی ایمہ سب وکاروں کی بات کہہ سنائی۔

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کے کہیا سائیں روحل صاحب شدھ لچھن کیسے ہوتے ہیں دیا کر کے کہو۔

روحل صاحب واچ:۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی چیتن (آگاہی) کے جو سنگی (ساتھی) ہیں سو سدھ لچھن تم کو کہہ سمجھاؤں اک اک نیارا نیارا۔

سیل (چال چلن) سنتوش (صبر) پریم (محبت) وویک (عقل و دانش) وچار (غور و فکر) سرت زت (باخبر) دیا (رحم) دھیرج (برداشت) جپ تپ (عبادت) بھاؤ بھگت (خوش مزاج) ایمہ سب چیتن کا پروار ہے جب ایسے سنگی راکھے تب ہماری دھام پراپت ہووے ہے نرمل ہو کر بھجن کرے۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی کوئی ہمارا کہیا مانے ساچ کہنت ہوں ایسہ توکل جگ میں ساچے رہنت ناہیں۔ سدائیں (ہمیشہ) کوڑ (جھوٹ) کماوتے ہیں۔ جھوٹ کوں ساچ مانے ہیں ساچ کھارا (کڑوا) لاگے ہے۔

تب راجہ بجے سنگھ جی کہیا سائیں روحل صاحب میرے تو مالک آپ ہو ہم کوں کوئی وچار ہووے سوئی سرب (سب) دیا کرو۔

روحل صاحب واچ:۔

سنو راجہ بجے سنگھ جی ان لوکاں کوں نندرا (نیند) آوے ہے جب جاگے ہے تو جانے ہے کہ نندرا مرنے کی نشانی ہے اور جاگت جیون کی نشانی ہے۔ جب ہمارے نام سوں بے مکھ ہو جاوے ہیں تب مایا جال میں اندھا ہو جاوے ہے۔ تب وہ برے کام کرے ہے تب اس کو بہت بھوک دیواں اور اس کو روگ (بیماری) دیواں اور اس کوں مہا روگ (بہت زیادہ بیماری) دیواں اور اس کو خراب کراں۔ تب وہ اندھا کہے کہ میری روٹی صاحب کے پاس نہیں ہے کوئی ہم کو دیوے تو راضی ہووے۔ جے نکتا گالی دیوے تو ہم ہنس کر راضی ہوواں اور اس کو مایا مکتی دیواں۔ جب مایا اس کے پیٹ ماہیں آجاوے تب اس کی بھوک مٹ جاوے تو وہ اس بھوگ اور سواداں (ذائقوں) میں پڑجاوے تو بھی ہمارا نام بسار (بھول) بیٹھے ہے۔ ایسا مایا (دنیا) کا مدھ (مزاج) ہے تب اس مایا سوں میں اپنے سنتا فقیراں کو نیارا (الگ) راکھیا (رکھا) ہے۔

اتنا دیواں جتنا ہلاونت (چلاتا) ہے۔ بھیڑ (مشکل) پڑے اس کا کارج (کام بنانا) کر دیواں اور جو ساچے سنت فقیر ہم کوں پیارے ہیں اور نر آپنکھ (بے سہارا) سنت بھی ہم کوں پیارے ہیں۔ سنو راجہ بجے سنگھ جی ایہہ تو سرب وچار ہے۔

تب راجہ بجے سنگھ جی ہاتھ جوڑ کے پرکماں دے کر ڈنڈوت کر کے وندنا کر کے روحل صاحب کے چرن کنول میں سیس (سر) نوا (جھکا) کر کہیا اے مہاراج میرے سر پر ہاتھ دھرو۔ ہم آپ کے بندے چیلے ہیں آپ ہمارے صاحب ہو۔

دربار میں جتنے سادہ تھے اُمراء سردار تھے اور لوک لاکھاں (لاکھوں) ہتے (تھے) سو سب پاؤں پڑ گئے چیلے ہو گئے۔ پیچھے روحل صاحب راجہ بجے سنگھ جی کو آسیس (دعا) دیا۔ سر کے اوپر ہاتھ دھریا۔ سرب باتوں کا وچار جو کوئی تھا سرب سنا دیا۔ اپنا نج سروپ (خالص شکل و صورت) لکھائے (دکھا) دیا۔ سار سبدھ سمرن (پوجا کے طریقے) وغیر کرائے دیا۔ دیس کال بتائے دیا۔ آپ ماہیں سمائے رہیا دوسرے سادھو جو کوئی فقیر تھے۔ کئی کبیر پنتھی تھے کئی ناتھ تھے کئی سوامی سیناسی تھے کئی تپسوی ناگے تھے کئی روکھڑیا بیراگی تھے کئی مداری اور دودھا دھاری تھے کئی برہمچاری پنڈت تھے۔ کئی جوتشی تھے کئی برہمن اور لاکھوں ہزاروں لوگ تھے سردار امراء تھے سرب ہی روحل صاحب سوں اپدیش (ہدایت) لیا۔ سرب روحل صاحب کی دربار کے چیلے ہو گئے۔ سب ہی بھجن میں لاگ رہے ہیں۔ روحل صاحب سرب لوکاں کوں تول کھوج بتا دیا

ہے۔ سار سبدھ سمرن کہہ دیا۔ نرآپکھ نام سنا دیا۔ بڑی ست سنگ لاگ رہی ہے۔ آٹھ پہر بھجن بلاس ہو رہے ہیں۔ آنند اُچھرنگ (خوشیاں) ہو رہے ہیں۔ اک پاسے گیان چرچا ہو رہا ہے ایک طرف کتھا کیرتن ہو رہا ہے۔ اک پاسے تندورا اور ستارا باج رہے ہیں وانی وارتا ہو رہی ہے۔ اک پاسے ڈاڈھی گا رہے ہیں یوں ست سنگ کرتے کرتے ایک ماہ سات دن رہیا روحل صاحب گلاب ساگر محلات کے ماہیں۔

پیچھے راجہ بجے سنگھ جی نے چڑھاوا کینا۔ کڑا کنٹھا جڑاؤ' بالا پنا پگاں (پاؤں) کا دوپٹہ زرداری دھوتیاں کناری دار۔ چکورا کلا کلنگی داری۔ پاگاں پوشاکاں چنور چھتر۔ گھوڑا سجایا اونٹ کجاوا' ہاتھی عنباری' رتھ چھکڑا' پالکی نقارہ' جھنڈا' سوالاکھ روپیہ تھیلیاں میں۔ دس ہیراں کا نگ۔ بیس لعل' دس پنا۔ دو ہزار مہراں۔ تمبو قناتاں' ایہہ سب چیزاں راجہ بجے سنگھ روحل صاحب کو چڑھاوا کینا (کیا)۔

روحل صاحب نے ایک بھی چیز نہیں لی اور آپ کہنے لگے۔ اے راجہ بجے سنگھ جی ان بستاں (چیزاں) کا ہرکھ سوگ نہیں ہے۔

تب راجہ بجے سنگھ جی کو بڑا دکھ ارمان ہوا تب روحل صاحب نے سب چیزیں راجہ کا دھرم کرائے دیا برہمن لوکاں اور غریب لوکاں کو راجہ کا دھرم کرائے دیا۔

روحل صاحب ایک چیز بھی لینی ناہیں۔ پیچھے روحل صاحب سندھ کی

تیاری کرنے لگے راجہ بجے سنگھ سواری لے کر روحل صاحب کے سنگ بالوتری مقام تک ساتھ آئے۔ پیچھے روحل صاحب عمر کوٹ پاچھے پدھارے۔ روحل صاحب سیر جودھپور کا کرکے پاچھا (واپس) پدھاریا (تشریف لائے)

اتھ روحل صاحب اگم وارتا سمپورن سماپت ہوئی۔

شاستر "انتربلاس"

انتربلاس کے لفظی معنی "اندرونی خوشی" یعنی اندر کی روشنی۔ اس شاستر میں روحل صاحب اور آپ کے بڑے فرزند صوفی شاہو سائیں کے درمیان سوال جواب ہیں۔ دوسرے شاستروں کی طرح اس شاستر میں بھی روحل صاحب نے نیکی 'ہدایت 'معرفت ' روحانیت اور حقیقت کا درس دیا ہے۔

محقق نے اس شاستر کو بھی مختصراً بیان کیا ہے۔

چوپائی: انتر بلاس جس کوں جاگے کرم بھرم کا سنسا بھاگے
پورے گرو کو سیس چڑھاوے چرن کنول میں الٹ سماوے
سیس دیوے گرو آگے بھیٹ دبدیا درمت ساری میٹ
تن من دیوے سنکے ناہیں لاگ رہے چرنا کے ماہیں

ترجمہ انتربلاس مرشد کا دیا ہوا ایک ایسا سبق ہے جس کے اپنانے سے وہم و گمان اور شک و شبہ دور ہو جاتا ہے۔ یہ انتربلاس کامل درویش کی صحبت میں آنے اور اس کے قدموں میں آنے سے حاصل ہوتا ہے۔ انتربلاس حاصل ہونے سے انسا فوراً اپنا سر مرشد / گرو پر قربان کر دیتا ہے اور اس کے اندر کی تمام دوئی وغیرہ ختم ہو جاتی ہے وہ فوراً اپنا سب کچھ بلا شک و شبہ مرشد پر وار دیتا ہے اور اپنا ٹھکانہ مرشد کے چرنوں میں بنالیتا ہے

دوہا: کر ارپن سرکایا ساری جے تم ہو سور بچاری
گرو اوپر دھن مال نوار گرو کوراکھ تجو سنسار

دوہا: گرو کا مان وَچن سوار لے پر تیت پرکھ رنج پورا
گرو صاحب کی سیوا کیجئے چرن دھوئے امرت لیجئے

دوہا: آٹھ پہر کا گرو کا سنگ کر قربان اپنا سر انگ
کا یامایا کام نہ آوے جیونت گرو کے بلے لگاوے

دوہا: گرو صاحب کی سرپر چھاپ پیچھے دوش کرم نہیں پاپ
گھاٹ ٹیا جب او گھٹ پایا پیچھے کال کرم نہیں کایا

دوہا: پورا سوئی جو گرو وچنے ہالے پریت نبھائے وچن کوپالے
سیس پڑے گرومت نہیں جاوے ساچادھام صاحب کا پاوے

دوہا: اصل دھام. کوئی پورا پاوے نگر.یکوں او ہاتھ نہ آوے
نگرا اونارہیا ادھورا جس کوں ست گرو ملیا نہیں پورا

دوہا: گرو بن گھوراندھیرنہ جائے گرو بن نام کی خبر نہ پائے
گروبن ہاتھ نہ آوئے ٹھوڑ گرو صاحب ہے ہرکا موڑ

دوہا: گرو بن نگرا ساکٹ ٹھُوٹھ گروبن نگرا جیسا اُونٹھ
گروبن نگرا پاوے کاہیں گرُوبن نگرا بیل کی نائیں

دوہا: گرو بن نگرا جیسا سوان گرو بن بھولا سرب اُجان
گرو بن کرودھ نہ جاوے ریس گرو بن نگرابسوا بیس

دوہا: گرو بن نگرا ہے اپرادھی جیسے مارے جیو پرادھی
نگرا پاپی پاپ کماوے گرو بن موکھ مُگت نہیں پاوئے

دوہا: گرو بن ُنگرا کبھو نہ چھوٹے جس کوں جم پکڑ لے کوٹے
تھاپ دے کر آگا چلاوے پھاسی گلے میں ناتھا جاوے

دوہا: گرو بن ُنگرا رہیا الوُنا گروبن ُنگرا اندھا اوُنا
گرو بن ُنگرا مورکھ مور گرُوبن ُنگرا بے شعوُر
چوپائی گرو ہے گت مکت کا داتا گرُ بن گھور اندھیر نہ جاتا
گرُ ہے صاحب گر ہے ماہیں گر بن دوجا کوئی ناہیں
گرُصاحب کا نام لے کر کوٹ کوٹ پر نام
روحل گرُ پرتاپ سوں پاوے پوری دھام

"اوپر کے تمام دوہوں اور چوپائی میں روحل صاحب نے پیرو مرشد کی شان بیان کی ہے اور بے پیر انسان کی حالت بھی بیان کی ہے۔ چوپائی میں روحل صاحب فرماتے ہیں کہ رہبر کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے پیرو مرشد ایسی ہستی ہے جس کا بیان نہیں کیا جاسکتا۔ پیرو مرشد کو کروڑوں سلام۔ پیرو مرشد کی مہربانی سے انسان کو اصل مقام ملتا ہے۔"

روحل صاحب اور شاہو سائیں کے درمیان سوال جواب۔

سوال شاہو سائیں:

دوہا: پورے گرو کوں رکم کر جانیئے کس بدھ پڑے پچھان
شاہوُآپ عرج کرے دیو سرب گیان

دوہا: گرو بن نگرا کبھو نہ چھوٹے جس کوں جم پکڑ لے کوٹے
تھاپ دے کر آگا چلاوے پھاسی گلے میں ناتھا جاوے

دوہا: گرو بن نگرا رہیا الونا گروبن نگرا اندھا اونا
گرو بن نگرا مورکھ مور گروبن نگرا بے شعور
چوپائی گرو ہے گت مکت کا داتا گر بن گھور اندھیر نہ جاتا
گر ہے صاحب گر ہے ماہیں گر بن دوجا کوئی ناہیں
گرصاحب کا نام لے کر کوٹ کوٹ پر نام
روحل گر پرتاپ سوں پاوے پوری دھام

"اوپر کے تمام دوہوں اور چوپائی میں روحل صاحب نے پیرو مرشد کی شان بیان کی ہے اور بے پیر انسان کی حالت بھی بیان کی ہے۔ چوپائی میں روحل صاحب فرماتے ہیں کہ رہبر کے بغیر اندھیرا ہی اندھیرا ہے پیرو مرشد ایسی ہستی ہے جس کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پیرو مرشد کو کروڑوں سلام۔ پیرو مرشد کی مہربانی سے انسان کو اصل مقام ملتا ہے۔"

روحل صاحب اور شاہو سائیں کے درمیان سوال جواب۔

سوال شاہو سائیں:

دوہا: پورے گرو کوں کم کر جانیئے کس بدھ پڑے پچھان
شاہو آب عرج کرے دیو سرب گیان

دوہا: گیان بناں گم کم پڑے جب ست گر کہہ سمجھاوے
شاہو پر دیا کرو دیو ترُنت لکھائے

"شاہو سائیں اپنے مرشد روحل صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ کامل درویش کی کیا نشانیاں ہوتی ہیں اور وہ نشانیاں کس طرح پہچانی جاتی ہیں۔ مہربانی فرما کر صحیح اور واضح کر کے بتائیں۔"

جواب روحل صاحب

دوہا: ست گرو پورن پُرش ہے سدا بے پرواہ
روحل او راجہ بھئے اور راجاؤں کے پادشاہ

دوہا: انگ آچھو نرملو نین بین بھرپُور
روحل وچن بولے موتی پڑے کوئی چُگے ہنسا سور

"روحل صاحب۔ فرماتے ہیں کہ رہبر مرد کامل اور بے پرواہ ہونا چاہیئے رہبر ایک بادشاہ ہوتا ہے ایسا بادشاہ جو تمام بادشاہوں کا سردار۔ مرشد کامل پاک وصاف ہوتا ہے اور اس کی آنکھوں میں نور رہوتا ہے۔"

سوال شاہو سائیں

دوہا: اوہ تو صاحب آپ ہو نہچل نراودھار
سب سرشٹی کے ناتھ ہو صاحب سرجن ہار

دوہا: میرے تو اب آپ ہو دوجا ناہیں کوء
اک چیلا دوسرا ست گرو تیجا صاحب ہوء

دوہا: ان تینوں کا بز نے کھو ایک ایک وچار
کرو نبیڑا ہم سوں کس بدھ کس پرکار

"شاہو سائیں مرشد کی شان کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے لئے آپ ہی سب کچھ ہیں۔ شاہو سائیں طالب و مطلوب اور مالک حقیقی کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ان کی حقیقت کو مجھ پر واضح کریں۔"

جواب روحل صاحب

دوہا: جیوں سورج آکاس سوں ڈسے ماہیں کانسی
اس کانسی کو جھلکو بھیو چھت اوپر باسی

دوہا: تیوں صاحب ست گر چیلے کو بچار ہے تینوں ماہیں ایک
ایک ایک میں ہے جس میں سرب انیک

دوہا: دیکھت بھولی دنیا کرے سنت ورول
کھوج بتاوے ابو جھکوں بھرم مٹاوے بھول

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ مالک حقیقی کا نور ہی ہے جس سے پوری دنیا روشن ہے۔ جس طرح سورج کو کانسی کے برتن میں دیکھا جائے تو اس کا عکس دیوار اور چھت پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مالک کا نور بھی طالب و مطلوب اور دنیا میں روشن ہے۔"

سوال شاہو سائیں

دوہا: صاحب اُتپن کانْتے بھیو کم صاحب تے سنسار
ایہی اب ہم کوں کہو سارو سرب وچار
دوہا: ہمپوچھوں آپ کہو تیجا کہے کون
شاہو پر کرپا کرو جیوں سوجھے تین بھون

"شاہو سائیں پوچھتے ہیں کہ پہلے یہ کائنات کیا تھی اور کیسے وجود میں آئی۔ میں تو آپ ہی سے پوچھ سکتا ہوں آپکے سوا دوسرا کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ مجھ پر مہربانی فرمائیں کہ مجھے سب چیزوں کی روشنی ہو جائے۔"

جواب روحل صاحب

دوہا: سب کا صاحب ہم ہوں آیا روحل نام کہائے
مجھ کو کوئی جانے ناہیں غافل غوطہ کھائے
امرلوک سوں آیا جیوں ڈیکھاری ڈیکھ
اصل دھام کی گمُ ناہیں بھولا سارو بیکھ
نیاری میری دھام ہے اسنگ جگاں سوں اگیاد
سُرزُ اوتار پیچھے ہویا کھٹ چکر ورس سب سادھ
سرشٹی کی رچنا رچی نہیں آکار نہ کوئی استھول
اس پل میں "روحل" آپ تھا نج سروپ نج مول

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میں ہی سب کا صاحب ہوں جو لوگ مجھے

نہیں جانتے وہ غافل ہیں۔ میری منزل جدا اور الگ ہے میرا وجود کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے تھا۔ اوتار، دیوتا وغیرہ بعد میں آئے۔"

شاہو سائیں روحل صاحب کی مہما کرت ہیں۔

چوپائی: روحل صاحب پر بلہاری میری پریت لاگی اتت پیاری
شاہو نس دن بلہاری جاوے پلک پلک بلہاری جاوے
روحل صاحب نام کہا یا مرت لوک میں اگم سوں آیا
اگم اگوچر دھام گھیری شاہو سنت سُنے سُدھ سیری
روحل صاحب سب کا سائیں پر گھٹ نام ہے جاہیں تاہیں
شاہو سدا چرناں کے ماہیں روحل صاحب بن میرا کوئی ناہیں
شاہو ہر دم نام اچارے پیا پیا کر پیا پکارے
روحل صاحب سب کے بھیلا بیلے اوپر ہر دم نیڑا
شاہو سدا چرناں کے ماہیں روحل صاحب بن میرا کوئی ناہیں
روحل صاحب سانبھلت سب کی کرت سہائے
شاہو جس کے نام پر نت بلہاری جائے

"شاہو سائیں اپنے پیرو مرشد روحل صاحب کی شان کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں ہر وقت اپنے مرشد پر قربان جاؤں کیونکہ میری ان سے محبت بے مثال ہے۔ روحل صاحب کے نام نے مجھے زندہ جاوید بنا دیا ہے وہ سب کی مدد کرتا ہے اور سب کے ساتھ ہے۔ میں تو ہر وقت ان کے قدموں میں ہوں

کیونکہ اس کے بغیر میرا کوئی وسیلہ نہیں۔ اسی وجہ سے میں ہر دم اس کا نام لیتا ہوں اور پکارتا ہوں وہ میری سنتا ہے اور مدد کرتا ہے میں صرف اور صرف اس کے نام پر قربان ہوں۔"

"ہندی سہ حرفی حضرت صوفی روحل صاحب"

دوہا۔ صِفت کرو سُبحان کی جو آدھ انت مدھ ہوئے
سو ایکو ایک اکھنڈ ہے اور نہ دُوجا کوئے

دوہا۔ ایک ہی اکھر ارتھ لے نہیں کو اکھر انیک
رے من بھول مت پھرو انت جگہ ہے ایک

دوہا۔ سو ایک ایک سب کو کہے جانت نہیں نویک
کو ایک جوگی جنجھورے الٹ سماوے ایک

دوہا۔ ایکو ایک جب درسیا مٹیا تن کا تاپ
روحل رتا ایک سوں ست گرو کے پرتاپ

"درج بالا دوہوں میں روحل صاحب حقیقت کی بات کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام تعریفیں صرف اسی مالک کے لئے ہیں جو اول و آخر ہے۔ اعلیٰ ہستی صرف وہی ہے باقی دوسرا کچھ نہیں ہے۔ صرف ایک ہی حرف انسان کے لئے کافی ہے ادھر ادھر بھٹک کر آخر ایک ہی جگہ جانا ہے ایک ایک تو

تمام لوگ کہتے ہیں لیکن اصل حقیقت تو کوئی درویش کامل ہی پا سکتا ہے۔ روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جب مجھے اسی ایک کا دیدار ہوا تو مجھے سکون آیا اور یہ سب کچھ مجھے اپنے مرشد کامل کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔"

(الف) الف ایک الکھ ہے جوئی گھٹ بھیتر دیکھیا سُور
جہاں دیکھوں تہاں نِرمل نور سرب نِرنتر ہے بھرپور
"ایک اسی مالک کی ہستی سب میں جلوہ افروز ہے اور اسی کا نور ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔"

(ب) بے بادل برسے دھار بن بجلی چمکے اَنت اپارا
پیوے امرت پریمی پورا تہاں پہنچے کوئی وِرلا سورا
"اس مقام پر بن بادل برسات اور بن بجلی بے حد روشنی ہوتی ہے لیکن اس مقام پر پہنچ کر آبِ حیات تو کسی نصیب والے مرد بہادر کو ملتا ہے"۔

(ت)۔ تے تن کھوج چڑھیو نِروانا تہاں نہ پہنچے جم کا بانا
امر پیالہ ہر دم پیوے کال نہ ویاپے جُگ جُگ جیوے
"جب انسان اپنی ہستی کو پہچان لیتا ہے تو پھر اس کو موت کا ڈر نہیں رہتا وہ امر ہو جاتا ہے اور ہمیشہ کی زندگی اسے مل جاتی ہے۔"

(ث)۔ ثے ثابت کر انتر یامی آد انت کا جھُوٹا سوامی
انتر کھول ملے کوئی پورا نز بھئے ناد بجاوے تُورا

"اسی مالک پر بھروسہ رکھ جو اول اور آخر کا مالک ہے اپنی اندر والی کھڑکی کو کھول وہ تجھے ضرور مل جائے گا پھر تو بے خوف وخطر ہو جائے گا۔"

(ج)۔ جیم جگت تجؔ جھوٹا سنگ جھوٹے سے لاگے ڈنگ
رام نام کی بیڑی دھار بھوُ ساگر چڑھ اترو پار

"دنیا کے ساتھ جھوٹا رشتہ چھوڑ دے جس سے تجھے نقصان ہو گا۔ اسی مالک کے نام کی کشتی پر سوار ہو کر اس دنیا کو پار کر جاؤ"۔

(ح)۔ حے ہاسی مت جانے کوئی تن من ارپے سورا سوئی
پہلے مرے پیچھے جیوے امر پیالہ سو سنت پیوے

"مالک کو پیارا اور بہادر وہی ہوتا ہے جو اسے اپنا سب کچھ دے دے۔ آب حیات حاصل کرنا آسان بات نہیں اور نہ ہی کوئی مذاق ہے بلکہ اسے حاصل کرنے کے لئے جینے سے پہلے مرنا پڑتا ہے۔ "مُوتُو قبل انتَ مُوتُو"

(خ)۔ خے خالق سوں جو کو لاگے جم سر ناری آھنی داگے
نُن ہکھر میں آسن کرے ہر دم جیوے مول نہ مرے

"اس حقیقی ہستی سے جب رشتہ ہو جاتا ہے تو وہ دنیاوی چکروں سے آزاد ہو جاتا ہے پھر اسے ایسا بلند مقام ملتا ہے کہ وہ ہمیشہ کی زندگی پالیتا ہے موت سے آزاد ہو جاتا ہے۔"

(د)۔ دال دوارے ہر کے لاگی، میں میری نندراں سوں جاگی
اُرد سبدھ میں رہے سمائے نہیں تو جنم اکارتھ جائے

"جب کوئی اس مالک حقیقی کے مقام کو پالیتا ہے تو غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاتا ہے۔ اسی مالک کی یاد میں ہر وقت رہنا چاہئے نہیں تو زندگی ضائع ہو جائے گی۔"

(ر)۔ رے رِن جھن لاگی جھنکار انتر دھن کی سُنی پکار
منو مست مگن ہوئے بیٹھا آپ آپ میں آپے بیٹھا

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جب میں نے اپنے اندر (باطن) کو قابو میں کرلیا تو پھر مجھے دنیا و مافیہا سے کوئی غرض نہ رہی اور میں اپنے آپ میں مگن ہو گیا۔"

(ز)۔ زے زور لاگے ناہیں کوئی بھئی کرپا تب درسیا سوئی
پایا سکھ بھرم سب بھاگا الٹ چت چیتن سوں لاگا

"جب اس مالک کی مہربانی ہوئی تو مجھے اپنے مطلوب کا دیدار ہوا ورنہ میرے بس میں کچھ نہ تھا پھر مجھے سکون حاصل ہوا اور میرا شک و شبہ دور ہو گیا اور مجھے راہ معرفت ملی۔"

(س)۔ سین سنتوک پایا پھل لاگا جنم مرن کا سنسا بھاگا
مٹ گئی ممتا سہج سمایا آپ آپ کا درشن پایا

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے یہ مقام بڑے صبر سے حاصل کیا جینے مرنے کا شک و شبہ دور ہو گیا۔ جب میں نے اپنے آپ کو پہچان لیا تو میری تمام خواہشات ختم ہو گئیں۔"

(ش)۔ شین شراب پریم رس پیا منوا گھن بھیا رس دیا
ان کے گھر سرت سمانی گرہیا کھیر تجیا پانی

"عشق اور محبت کی جب میں نے شراب پی تو اپنے آپ کو بہت خوش پایا اور جب سے اسی مالک سے لو لگائی ہے تب سے پانی کی جگہ دودھ ملتا ہے۔"

(ص)۔ صواد صبوری سانت جب آئی بھولا بھٹکن تھاء پائی
جاگا سبدھ بھرمنا جاگی رام نام رشنا دھن لاگی

”جب سے میں نے صبر اور خاموشی کو اختیار کی تب سے میں واپس اپنی جگہ پر آگیا ہوں اور جب سے میں نے اس مالک سے لو لگائی ہے میرا شک و گمان دور ہو گیا ہے۔“

(ض)۔ضواد ذرا کچھ واں بن ناہیں سب گھٹ کھیلے جا بجائیں
اندھا لوک بوجھے کوئی تب جانے جب کرپا ہوئی

”ہر جگہ وہی ہے اور اسی کا جلوہ موجود ہے۔ غافل کو اس کے جلوے کا اس وقت پتہ چلتا ہے جب اس پر مالک کی مہربانی ہوتی ہے۔“

(ط)۔ طوئے تنت جب درسے ناہیں مورکھ ڈھونڈے سُنجیاں جاہیں
بناں بچار کوئی نہیں پُوگا بھئی کرپا تب سورج اُوگا

”روحل صاحب فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو پہچانے بغیر انسان جاہل رہ جاتا ہے بغیر مالک کی کرپا کے یہ مقام کوئی نہیں پاتا اس کی نوازش سے ہی روشنی ہوتی ہے۔

(ظ)۔ ظوئے ذات جب آپے بوجھی تین لوک کی میں نے سوجھی
جانی ذات جب کرپا کینی ایسی بدھ کرپا کر دینی

”جب اپنے آپ کو پہچان لیا تب سے ہر دو جہاں سے واقف ہو گیا ہوں یہ

سب مالک کی مہربانی ہے۔"

(ع)۔ عین عنائت ھر کی جانی برسن لاگے امرت پانی
گئی پرانی جوبھن آیا جم سو لیکھا ترت چُکایا
"اسی مالک کی عنائت سے مجھ پر نوازشوں کی بارش ہونے لگی اور میں
جوان ہو گیا اور موت سے بے خوف ہو گیا۔"

(غ)۔ غین غیر تج زمل رہیں ننِدیا نیکی سر پر ہیں
چھاڈ سیانپ بہوں چُترائی ست سبدھ ملے رگھورائی
"غیر کو چھوڑ کر صرف اسی ایک مالک سے لو لگا کر پاک صاف ہو جا چاہے
دنیا برائی کرے یا بھلائی اسی کی فکر مت کر۔ زیادہ چالاکی اور ہوشیاری چھوڑ کر
صرف مرشد کے کہنے پر چل۔"

(ف)۔ فے فکر تج جھوٹی آسا حد گھر چھوڑ بے حد گھر واسا
ارُد ارُد مل ممتیا ماری جیتا چیتن من ہاری
"پریشانی چھوڑ کر اور جھوٹی خواہشات سے منہ موڑ کر اپنے آپ لا انتہا
بنا لے۔ چاروں طرف کے تفکرات کو چھوڑ کر ہی راہ راست پر آیا جا سکتا
ہے۔"

(ق)۔ قاف قرَب میں تبھی پایا آتم رام کے سرنے آیا
چھوڑ جپ تپ سرنے آیا آپ آپ کا درشن پایا

"اس کا قرب تب حاصل ہوا جب میں نے اسی ایک مالک سے لو لگائی۔"

(گ)۔ گاف گیان دِیپ گھٹ جاگیا بھیا اُجوارا پاس لاگا
کنچن دیہہ بھئی سب کایا ایسا رتن امولکھ پایا

"میرے اندر کا اندھیرا مٹ گیا اور اجالا ہو گیا جس طرح پارس کے چھونے سے لوہا سونا بن جاتا ہے۔ اب میں بالکل صاف ہو گیا ہوں اور ایک انمول ہیرا حاصل کر یا ہے۔"

(ل)۔ لام لگن ہرسوں جب لاگے پورن پد پایا من بھاگے
پاپ پُن کا بندھن ٹوٹا بھئی کرپا تب جم سوں چھوٹا

"جب سے میں نے اس مالک سے لو لگائی تب سے مجھے سیدھا راستہ ملا۔ اب میں گناہ اور ثواب سے آزاد ہو گیا ہوں اور یہ سب اس مالک کی مہربانی ہے کہ میں موت کے پھندے سے چھوٹ گیا ہوں۔"

(م)۔ میم مہماں رَس جب ہی ڈِیٹھا جب چاکھیا تب لاگیا مِیٹھا
پریم پیالہ بھر بھر پیا سر کے ساٹے صاحب لیا
"اس کی عنائتوں کا پھل ایسا میٹھا ہے جس کی کوئی مثال نہیں روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے ان عنایتوں کے جام نوش کیے ہیں اور اپنا سر قربان کرنے کے عوض میں نے مالک کو پالیا ہے۔"

(ن)۔ نون نام جب نہنچے آیا جی سی میں الٹ سمایا
چھوڑیا موہ بھیامتوالا انترگھٹ بھیا اجوالا
"میں نے صرف اسی ایک مالک کا نام لیا اور اسی میں گم ہو گیا۔ میرے اندر روشنی ہو گئی ہے اور میں نے دنیاوی خواہشات کو چھوڑ دیا ہے۔"

(و)۔ واؤ وِیک وچار سب تھا کے سو پیا پایا پیاسے جانکے
چاند سورج دونوں ایک گھر آیا چنچل چت نہچل پد پایا۔
"اس پیا کو ہم نے پالیا ہے جس کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ چاند اور سورج دونوں کی ایک ساتھ روشنی ہو گی میرا بھٹکا ہوا من راہ راست پر آگیا۔"

(ھ)۔ ہے ہاری ماڑی تب جیتی مرکے اَمر خماری پیتی

دعویٰ چھوڑی داء تب آیا نر دعویٰ تھی اَنجن پایا

"میں نے ھار مان کر ہی بازی جیتی ہے اور یہ بازی جیتنے کے لیئے بڑی کوشش کرنی پڑی ہے۔"

(۶)۔ الف اللہ گھٹ بھیتر آیا سندَھ سندھ مل الکھ جگایا

سن دھن سیتی لا گا لارا دریا پورن برھم اپارا

"جب میرے اندر اس مالک کی روشنی ہو گئی تو وہ مجھے ہر جگہ نظر آیا اور میں اس مقام سے وابستہ ہو گیا جہاں مجھے وہ دکھائی دیا جس کا کوئی ثانی نہیں۔"

(ی)۔ یے یاری جب کینی آپ ٹیا دکھ تن کا تاپ

چھوڑیا جپ تپ سرنے آیا "روحل" رتن اموُلکھ پایا

مفہوم۔

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے اس کے ساتھ دوستی یعنی لو لگائی ہے تب سے میرے تمام دکھ درد دور ہو گئے ہیں۔ میں تمام چیزوں کو چھوڑ کر مالک کی سیوا میں آگیا اور ایک انمول ہیرا پا لیا۔"

دوہا: مول تول واں کا ناہیں رنگ نہیں روپ

سکل ورن و یا یک سدا روُپ روُپ میں روُپ

"وہ سمجھ اور فکر سے بالاتر ہے وہ رنگ اور شکل سے بالاتر ہے اور کامل روپ میں رہتا ہے۔"

دوہا: روپ روُپ میں دیکھیا وہی رُوپ انوُپ
ست گرو وچنے سمجھیا روحل رُوپ انوَپ

"میں جدھر دیکھتا ہوں ادھر تیرا جلوہ ہے۔ مرشد و ہادی کی ہدایت سے ہی میں ایسے جلوے سے آشنا ہوا ہوں۔"

دوہا: سن سُکھ ہوء درشن کیا کینی دیا دیال
"روحل" رتا رام سوں ہُٹیا آل جنجال

"روحل صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے مالک کی مہربانی سے اس کا دیدار کیا تب سے میں اسی کے رنگ میں رَچ گیا ہوں اور تمام مشکلات سے باہر آیا ہوں۔"

صوفی مراد فقیر

"صوفی مراد فقیر سائیں"

صوفی مراد فقیر کا شمار سندھ کے عظیم شعرا میں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ مشہور صوفی ہستی روحل صاحب کی صحبت میں رہے اور ان سے فیض حاصل کیا۔ ایک معلومات کے مطابق صوفی مراد سائیں نے روحل صاحب کے ساتھ جودھپور، جیسلمیر، بیکانیر اور ہندوستان کے دوسرے علاقوں کا سفر کیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام حیات فقیر تھا جو روحل صاحب کے چچا زاد بھائیوں میں سے تھے۔

آپ کی شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تعلیم اعلیٰ درجے کی تھی۔ آپ نے ہندی اردو سندھی سرائیکی اور فارسی میں بھی شاعری کی ہے۔ آپ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ کے ہندی دیوان کا نام "پریم گیان" ہے اس کے علاوہ ان کے سرائیکی، سندھی، اور فارسی میں بھی مجموعۂ کلام موجود ہیں۔ محقق کی کوشش ہوگی کہ مجموعۂ کلام کا کچھ حصہ آپ تک پہنچایا جائے۔ آپ کی فارسی شاعری آپ کے ہم عصر شاعر سچل سرمست کے بہت قریب ہے۔ مثلاً "دیوانِ مراد" اور "دیوانِ آشکار"۔

"فارسی کلام"

صوفی مراد سائیں کے فارسی کلام میں سے کچھ حصہ پیش کرتے ہیں۔

(غزل)

ساقیا دہ شراب نقاب مرا　　که بر آرد همه حجاب مرا
گرچه ام الخباث می خواند　　نیست ازیں صواب مرا
بہ طبیبِ عشق دردِ خود گفتم　　می خور گفت در جواب مرا
در راہ عشق بہ سبک ساری　　بار سر کر دہ اضطراب مرا
گر رود سر "مراد" رفتن دہ　　نیست پرواہ چنین حساب مرا

"ساقی مجھے شراب دے جو کہ میرے تمام پردوں کو ہٹادے۔ اگرچہ اس کو تمام برائیوں کی ماں کہا جاتا ہے مگر میرا اس بات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ عشق کے طبیب کو جب میں نے اپنا درد سنایا تو اس نے مجھے جواب دیا کہ شراب پی۔ گو عشق کی رفتار تیز ہوتی ہے مگر اس کے باوجود اس نے مجھ پر پریشانیوں کا بوجھ لاد دیا ہے۔ اے مراد اگر تیرا سر جاتا ہے تو جائے مجھے کسی بھی طرح اس کی پرواہ نہیں ہے۔"

(غزل)

بدل اگر عاشق شوی مردانہ شو مردانہ شو
شب روز در جولانگی مردانہ شو مردانہ شو
از جامِ جم ہمت طلب مفتون مشو آبِ عنب

تا چند باشی تشنہ لب مردانہ شو مردانہ شو
دنیا عروسی پُر عذر زین زن بوَد خوف و خطر
اے وے طلاقش زود تر مردانہ شو مردانہ شو
پیراہن تن را بدر در وے نشاں یوسف نگر
جاں دیدہ دل کن بہرہ ور مردانہ شو مردانہ شو
طوفان عشق انگیختن کشتی بدر یا می زون
بانوح ہمزانو شدُن مردانہ شو مردانہ شو
از عالم بیگانہ شو با یار خود ہمخانہ شو
از خود "مراد" افسانہ شو مردانہ شو مردانہ شو

"اے دل اگر تو عاشق بننا چاہے تو ہمت نہ ہار ہمت نہ ہار بہادر بن۔ دن رات کوشش کرتے رہو ہمت کرو ہمت کرو جمشید کے پیالے سے ہمت حاصل کر انگور کے پانی کا شوقین نہ بن کب تک پیاسے رہو گے۔ ہمت نہ ہار بہادر بن دنیا فریب بھری ایک دلہن کی مانند ہے اس سے چھٹکارا خطرہ ہی خطرہ ہے جتنا ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کر۔ ہمت کر بہادر بن۔

جسم کے کپڑے کو پھاڑ دے اور اس میں یوسف کے نشان کو دیکھ۔ روح آنکھ اور دل کو ان سے بھرپور کر۔ ہمت کر بہادر بن۔

عشق کا طوفان اٹھ گیا ہے اپنی کشتی کو اس دریا میں چھوڑ دے اور حضرت نوح کے ساتھ ہو جا۔ ہمت کر بہادر بن۔ جہاں سے بیگانہ ہو جا دوست کے ساتھ رہ۔ اے "مراد" اپنے آپ کو بھول جا۔ ہمت کر۔ بہادر بن۔"

تا چند باشی تشنہ لب مردانہ شو مردانہ شو
دنیا عروسی پُر عذر زمین زن بوُد خوف و خطر
اے دے طلاقش زود تر مردانہ شو مردانہ شو
پیراہن تن را بدر در وے نشاں یوسف نگر
جاں دیدہ دل کن بہرہ ور مردانہ شو مردانہ شو
طوفان عشق انگیختن کشتئ بدر یا می زدن
بانوح ہمزانو شدُن مردانہ شو مردانہ شو
از عالم بیگانہ شو با یار خود ہمخانہ شو
از خود "مراد" افسانہ شو مردانہ شو مردانہ شو

"اے دل اگر تو عاشق بننا چاہے تو ہمت نہ ہار ہمت نہ ہار بہادر بن۔ دن رات کوشش کرتے رہو ہمت کرو ہمت کرو جمشید کے پیالے سے ہمت حاصل کر انگور کے پانی کا شوقین نہ بن کب تک پیاسے رہو گے۔ ہمت نہ ہار بہادر بن دنیا فریب بھری ایک دلہن کی مانند ہے اس سے چھٹکارا خطرہ ہی خطرہ ہے جتنا ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کر۔ ہمت کر بہادر بن۔

جسم کے کپڑے کو پھاڑ دے اور اس میں یوسف کے نشان کو دیکھ۔ روح آنکھ اور دل کو ان سے بھرپور کر۔ ہمت کر بہادر بن۔

عشق کا طوفان اٹھ گیا ہے اپنی کشتی کو اس دریا میں چھوڑ دے اور حضرت نوح کے ساتھ ہو جا۔ ہمت کر بہادر بن۔ جہاں سے بیگانہ ہو جا دوست کے ساتھ رہ۔ اے "مراد" اپنے آپ کو بھول جا۔ ہمت کر۔ بہادر بن۔"

غزل

قدر خود را چرانمی دانی ذات قدسی کمالِ انسانی
خود پرستی مکن کہ خود بینی کار کفر است در مسلمانی
اہرمن نفس را مقید کن کہ توئی آصف سلیمانی
عیب خودرا گر شناس شوی خود بخود دم زنی "زمن رانی"
در حقیقت چوں شدُ خدا ثابت "لِمن الملک" خود همی خوانی
از خضر آب زندگی مطلب کہ تو سر چشمۂ آبِ حیوانی
کُنجِ عُزلت گزیں کہ خواہی یافت در گدائی "مراد" سلطانی

"اپنی قدر کیوں نہیں پہچانتے ہو تو پاک ذات اور انسانی کمال ہے۔ اپنے آپ پر غرور نہ کر کیونکہ یہ برائی اسلام میں کفر ہے۔ نفس کے دیو کو قید کر اگر تم حضرت سلمان کے آصف (وزیر) ہو۔ اگر تو اپنی برائیوں سے واقف ہو جائے تو خود بخود "میں نے دیکھا" کا نعرہ لگا دو گے۔ اگر تمہارے دل میں خدا ثابت ہو گیا تو خود بخود پڑھو گے "کون ہے بادشاہ"

حضرت خضر سے پانی نہ مانگ کیونکہ تم خود آب حیات کا چشمہ ہو اے مراد گوشہ نشیں ہو جا تب تم اگر چاہو تو تمہیں فقیری میں بادشاہی مل جائے گی۔"

رباعیات

۱۔ از کعبۂ عشق بازاں رُخسار یار بہ
محراب پاکبازاں آبرو نگار بہ
احرام عارفاں ہمہ بستند گرد دل
گشتن "مراد" گرد دل از حج ہزار بہ

"عاشقوں کے نزدیک کعبے سے محبوب کا رخسار زیادہ بہتر ہے۔ پاکبازوں کے محراب سے دوست کی ابرو بہتر ہے عارفوں نے دل کے ارد گرد احرام باندھ رکھا ہے۔ اے مراد دل کا طواف کرنا ہزار حج سے بہتر ہے۔"

۲۔ کجا شد سکندر سلیمان و جم
و آئینہ انگشتری جام جم
ازاں جملہ حشمت نشان نماند
"مراد" "گل چین" میخور خارِ غم

"سکندر سلمان اور جمشید کہاں ہیں ان کا آئینہ، انگوٹھی اور پیالہ کہاں ہیں۔ ان کے دبدبے کا کوئی بھی نشان باقی نہ رہا۔ مراد گل چننے والے کانٹوں کا غم کیوں کرتے ہیں۔"

"سرائیکی کلام"

○ رِنداں روز اُلست کنوں کر چاپا نیہہ ہنگاں
جوت جمال حُسن دے وچ پوندے آپتنگاں
ے موت کنوں کیوں مرّن جنھاندی خاطر نال خنگاں
پرجے منگیں "مراد" مشاہدا تاں ونج ملیں مست ملنگاں

○ مے خانہ شوہ مستانے باجھوں سدڑیا سہل نہ آوے
خراباتیاں دی مجلس وچ صوفی کیوں سماوے
جو رکھ سر تلی تے آوے تھیں کوں جام جگاوے
پرگوہ "مراد" میدان اتھاہی جو کھٹے سو کھاوے

○ سر ڈیون تا کیہڑا سانگا صدقے سوبھ نہ تھیوے
وچ میدان محبت دے نت "مُوتُو" تھی موت مریوے
سر سرواہ سجن توں صدقے تن من گھول گھتیوے
یار "مراد" مانیسی سو جو جیندیاں مر کر جیوے

○ جے لکھ کروڑ کریں قربانی تاں مُوامول نہ جیوے
پر رِندی جام مُغاں دے ہتھوں ہِک واری گھن پیوے
تہ عزرائیل نہ آوس نیڑے نت جُگاں جگ جیوے
"مراد" مُغاں دی مجلس دے وچ کنیں موت نہ سینوے

○ پیر مُغاں میخانے دے وچ رِندی جام پلایا
دستوں ساقی تھیا عنائت رات گئی دن پایا
آب حیات کنوں دہ چنداں اوہا سر سوایا
"مراد" مغاں دی مجلس دے وچ نوشہ اللہ ملایا

○ جینہہ ڈیہنہ پیر مغاں دے ہتھوں شوق شراب پیتوسیں
تینہہ ڈینہہ یار یقین تھیا سب دل دا شک لتھوسیں
چوداں طبق تھیوسیں روشن اکبر جج کیتوسیں
پر تھیا دیداد "مراد" جڈھاں کر ایہہ سر عرض رکھیوسیں

○ پر کر قدح کلال ڈیتوسیں روشن جامِ الستی
پیون نال وصال تھیوسیں چھٹ پئی دل دی ختی
رہوں ہوشیار ہمیشہ توڑے مست پھروں وچ مستی
ڈے سر یار "مراد" ملیوسیں سودا دست بدستی

○ کیتی عین عنائت ساقی ڈِتوس جام پرانا
پیون نال شراب طہورا دل توں غم سدھانا
لتھے ہول حساب حشر دے یار ملیا من بھانا
سیج وِچھا کے "مراد" سُتا سُکھ ڈے سر ہیٹھ وہانا

○ تن مکہ من مدنیہ دل کعبہ کر جانیں
رب رسول ڈوہیں وچ بیٹھے نال یقین سُنجانیں
"مَن عَرف" نبی فرمایا بے شک شرک نہ آئیں
جو جج حضور "مراد" اتھاہیں ہئ سب کوڑ کہانی

○ مسلمان مسجد ویندے ہندو پوجیندے پتھر پانی
اوہ مکہ اوہ متھرا ویندے ایویں عمر وہانی
ایہہ دل عظیم عرش اللہ دا جینہہ وچ جوت سمانی
تن من نال کریں نت سجدہ بے شک شرک نہ آنی
جو جج حضور اتھاہیں "مراد" ہئ سب کوڑ کہانی

○ کیا مقصود مبیت ونجن دا جے توں نفَس نہ ماریں
من دی میل نہ دھوویں من توں ول ول وضو سواریں
منہ کعبے ڈے سرت سیلانی نے نماز گذاریں
لوک ریائی کریں کمائی عمر اجائی ہاریں
پر سبھے فرض "مراد" تھیوسیں دلوں دوست نہ وساریں

○ جے مقصوُد مِلن دا ہووی کر گھن سا جھر سعیا
وچ میدان محبت دے نِت رکھیں قدم سوایا
ایہہ سودا سرڈیون باجھوں مفت نہ پلے پایا
پر جیندے مرن "مراد" سجایا پچھے مرن اجایا

○ عاشق ناں سڈاون سوکھا پر ہے عشق اڑانگا لاون
لافاں لکھ مریندے پر ہے مشکل توڑ نبھاون
کم بِنہاں وریاماں دا ہر تلی تے رکھ آون
پُل پُل یار پیارے دے ہتھوں وُل وُل آپ کہاون

○ کتھے مُرغِ وانگوں در تے رات ڈینہاں تڑفاون
ہر دم بھاہ برہہ دے وچ کھن ریخ پکاون
دل اندر دیدار تنہاں کوں باہر پیر نہ پاون
کامِل عشق "مراد" تنہاں دا بیاسب کوڑ کماون

○ مُکھ ماہتاب سجن دا قِبلہ زُلف غلاف سنوارے
ہِن ابرُو محراب عجائب چشماں نور نظارے
عشق امام "مراد" جماعتی نِت نماز گذارے
سبھے فرض قبول تھیوسیں ہک ڈِٹھے یار پیارے

○ زاہد زور رکھے ظاہر تے باطن کنوں بیگانہ
پارسائی دے پردے جینہہ کوں سمجھے نہ نادانہ
ڈٖلنہہ دا اندھا مول نہ ڈیکھے دوست دے مخانہ
پیر مُغاں دی مجلس باجھوں ہار گیا حیوانہ
"مُوتُو" مُورکھ مول نہ تھیوے بِنّاں ڈٖوہیں جہانہ
یار "مراد" ملیا میخانے شکرانہ صد شکرانہ

○ سب کو عاشق نوشہ دا کیا دانے کیا دیوانے
ہک بیٹھے پڑھن مسیتاں وچ بے مست رہن میخانے
کئی کعبے کوں ڈیون سجدے کئی ونجن بت خانے
سوئی وستی دے وچ وسدا سوئی وسے ویرانے
جھَر جھنگ یار "مراد" ملیوسیں شُکرانے تے شُکرانے

○ شربت موت پیالہ ساقی سب کہیں کوں ڈیسی
شاہ گدا سنبھال نیسی سب کوں ہکو نہ چھڑیسی
پر جینہہ ساہ سنبھال سجن کوں ڈتا تہیں کوں کون مریسی
یار "مراد" جنہاں دی جھولی ساہ نت ذوق منیسی

○ ہمت ڈیکھ ہندو دے زن دی کیہا کم کریندی
جو بولے سو پالے اپنا پچھے پیر نہ ڈیندی
سیجھ وانگر چڑھ بہے چکھے اُتے مرن قبول کریندی
سَر جھولی رکھ صدقے تھیندی جیندے جان جلیندی
وچ میدان محبت والے "مراد" ویندی گوہ مریندی

○ لاف مریندے لج نہیں آندی عاشق ناں سڈیندا
ہمت ہندو دے زن جتنی تو کارؔ نہیں کریندا
اوہ مر پوندی مرُدے اُتے توں دلبر کوں نہیں ڈیندا
پریار "مراد" منیسی سوئی جو جیندے مرکر جیندا

○ یار یقین جنھاں دا ہویا ہے اُنکے رہن نہ عادت
روح دی راہ رواں تھی ونج سالک پوندے وچ وحدت
اُلٹے آپ "اَنَاالحق" ہوئے کہندی کرن عبادت
محض "مراد" محقق کوں ہے ڈیون سر سعادت

○ سر ڈتے سر حاصل ہووے دل ڈتے دل جانی
روح ڈتے دل روح تھیوسیں "سبحانی اعظم شانی"
قطرہ ونج پیا وچ قلزم دے ہویا بحر حقانی
تھیا محیط "مراد" وہم وچ رہندا لامکانی

○ چوراسی لکھ پنجرے دے وچ ہکوئی بولن ہارا
تہیں نرمل طوطے دے نہ کو انت نہ پارا
بھانتو بھانت بلیندا بولیاں روپ ورن سب نیارا
کھاوے پیوے موجاں مانے کون "مراد" وچارا!

○ دنیا دنیا سب کوئی آکھے دنیا ہے ایہہ دھوتی
ایہہ رنڈڑ رن راہ نہ ونجوں کتیاں گدھی متی
جنہاں نال نکاح پڑھائیس تنہاں سنگ نہ ستی
گھتے ویر وڑھاوے کتے جیویں کتی مانہہ دی کتی
پر لاہ "مراد" ماریں منہ تے پیراں دی جتی

○ دل وچ درد نہیں دلبر دا در عاشق ناں سڈایو
چت وچ چوتی سر تے ٹوپی کر کے ویکھ وکھایو
ناگا تھی کر ننگ نہ چھوڑیو الٹا ویس لجایو
ساری عمر "مراد" مکر کر حرص ہتھ کیا آیو

○ جو کچھ کتن والیاں کتیا سو میں کت نہ جاناں
کامل کاندھ پچھیں میں کوں ھنیڑے میں ہر ساناں
مان "مراد" کہیا تیئں سیتی جہیں ہتھ جیو وکاناں

○ جے توں عاشق تھیویں میں تے میں معشوق تھیوائیں
کول بلھائیں
جے توں معشوق تھیویں تاں میں توئی سی تے دل لائیں
جیندیاں تائیں
جے توں سیجھ اُتے چڑھ آویں نہ میں سہج کنوں گل لائیں
سوسکھ پائیں
وس "مراد" پیا وچ تیڈے سن تاں سچ اکھائیں
سوہنا سائیں

ابیات پنجابی سوہنی

۱۔ سوہنی سوہنے یار کنوں ماں وارے جند پیاری
عشق جہیں کوں ور گھردی چاساری سُدھ وساری
ادھی رات ترے دریاویں یار گھتے نہ گھاری
ونج میوال "مراد" ملے رب تارے نال ستاری

۲۔ سوہنی سوہنے یار بناں گھت بھنور دی پلک نہ سردی
کاجا عشق چکھائیُس چاٹی وردی کرے نہ گھردی
ادھی رات دریا دے وچ تردی مول نہ ڈردی
ونج میوال "مراد" ملے پرور دی مہر نظر دی

۳۔ سوہنی سوہنے یار کنوں گھِن پریم پیالہ پیتا
سُتی عشق جگائی کو لائیُں بریہہ پلیتا
تانگھا تار برابر تہیں کوں جہیں کوں من وچ میتا
ونج میوال "مراد" ملے جہیں توکل ترہا کیتا

۴۔ کو جو سڈ سحرا پاروں کیتوس یار پیارے
ایہہ سبھا سُرت وِسارسُ گھردی نین واہندے تارے
ادھی رات دریاویں وچ تردی جیویں شاہ تارے
گھر گھیر اُتے لکھ لہریں لنگھے ہک الاوے
ونج میوال "مراد" ملے نِت ڈیکھے نور نظارے

"فرمودات در زباں پنجابی"

پنج
دنیا پورے ڈھاڑے تھیں وچ موت مریندی دھاڑے
دلبر نال کریں دم سازی ایہہ جگ بازیگر دی بازی

۱۔ پیو پتر خویش قبیلہ کوڑ ہتھیں گھتن دھڑتے دھوڑ
چھوڑ سبھو توں مان مجازی ایہہ جگ بازیگر دی بازی

۲۔ کرن خوشامد یار پیارے سبھے لاون کوڑے لارے
پل دے ایہہ رُو روازی ایہہ جگ بازیگر دی بازی

۳۔ جو کو بازی گر کوں جانے باز وچ سبھو سکھ مانے
ہر دم رہے رضا وچ راضی ایہہ جگ بازیگر دی بازی

۴۔ کامل عشق "مراد" جنہاندا بازیگر وچ پایا بازی
میں صدقے تیئں گیانی غازی جہیں بازیگر وچ پایا بازی
دلبر نال کریں دم سازی ایہہ جگ بازیگر دی بازی

فرمودہ چالی

۱۔ کتے شاہ بھوپال چڑھدے لکھ کروڑاں نال
حق وسار تے میلن مال ہکو نہ نیندے نال
جا آیا نہیں قبر اندھاری ویندے جیتی بازی ہاری

۲۔ بہندے تخت کریندے شاہی آپ سڈیندے ظلِ الٰہی
جانن پیو ڈاڈے دی آہی موت مریندے ڈے گل پھاہی
مردیاں روندیاں زارو زاری ویندے جیتی بازی ہاری

۳۔ حاکم تھی کر حکم ہلیندے بے کھس رکھے حق پرائے
آوے دادی داد نہ پاوے دنیا کارن دین گنواوے
اوہ بھی مال کھاوے مُرداری' ویندے جیتی بازی ہاری

۴۔ کیتے رانے راجے راء پلنگاں بیٹھ نہ ڈیندے پاء
پہرن ہیرا لعل جڑاء سبھے کیتے موت فناء
جنہاں جیپا نہیں مُراری ویندے جیتی بازی ہاری

۵۔ قاضی بہن کتاباں کھول ، منگن رشوت لوکاں کول
بولے غیر شرح دے بول ہتھے گھن دے دوزخ مول
وچپن دنیا دین ڈہاڑی ویندے جیتی بازی ہاری

۶۔ آوے برہما وید سناوے پتھر پانی نت پوجا وے
آپ بھولا اوراں نوں بھرماوے اپنا آتم دیونہ دھیاوے
اوہ بھی ناہیں برہمچاری ویندي جیتی بازی ہاری

۷۔ ملاں پڑھے حدیث قرآن منہ وچ ڈِسے مسلمان
دل وچ شرح تے شیطان چھوڑے ناہیں خودی گمان
اونہہ بھی وحدت منوں وساری ویندے جیتی بازی ہاری

۸۔ گیانی ہو کر گیان وچارے ہوں میں ممتا مول نہ مارے
آپ بُڈے اوراں ہم تارے بن کر ہے سب کوڑ پسارے
کتھنی بتھنی کرکے کراری ویندے جیتی بازی ہاری

۹۔ جوگی جنگم سنیاسی جتی جنہاں چت وچی چوتی گھتی
تن کوں ترک نہ ڈیندے رتی منشا مایا دے منگھ متی
اوہ بھی بیکھ کرن بیکھ دھاری ویندے جیتی بازی ہاری

۱۰۔ کِتے در در پھرن فقیر کھاون کھنڈوں پیون کھیر
اندر چور تے باہر پیر تھوہلے دان تھیون دل گیر
اوہ بھی مارن دم مداری ویندے جیتی بازی ہاری

۱۱۔ کِتے شاہ سلمان سکندر کِتے پیر فقیر قلندر
کِتے لکھ ہزار پیغمبر سے سب وسدے وحدت اندر
نال جنھاں رب دی یاری گوہ ہمیشہ تنہا ماری

۱۲۔ عشق اللہ جنھیں دے اندر چھوڑ چلیا سو مایا مندر
مست موالی پاک قلندر ہک وساری کایا سندر
نال جنھاں رب دی یاری گوہ "مراد" تنہاں ماری
جا آیا نہیں قبر اندھاری ویندے جیتی بازی ہاری

ابیات ہیر رانجھا

۱۔ میں تاں ویساں جھوک رانجھن دی تو نڑے لوک کرے لکھ ہیلا
میں مشتاق تھی آں تیئں ڈیہنہ لاکوں جڈاں چھوڑیم کٹب قبیلہ
کامل عشق حقیقی کیتم وچ وکیل وسیلہ
جہیں میکوں آن "مراد" ملایا سو رانجھن رنگ رنگیلہ

۲۔ جہیں ڈیہنہ روح کیتے رب پیدا تے کانے قلم مس سیاہی
لکھیا انگ ازل دامیاں رانجھونال تڈھاں کھیڑیاں خبر نہ آئی
روز میثاق "مراد" اساڈے روح گدھا سنگھ ماہی
بیاں کوں ور ماپیو ڈتڑا پر میکوں اپ الٰہی

۳۔ درد جہیں دا تھیں درکوں چھوڑ نہ ہرگز ویساں
ہک دل آہی لٹ رانجھن نیتی کھیڑیاں کوں کیا ڈیساں
رنگ پور شہر شیطانی ویڑا تھیں کوں چوچی لاسڑیساں
ذات کھیڑیاں دے وچوں میں ہکو کوں نہ چھڑیساں
ڈیہہ گل بانہہ "مراد" ماہی کوں میں ہر دم ذوق منیساں

۴۔ جے کروس لگا بھی میڈا ڈیری کل مریساں
ماء ماسی تے بھین بھرجائی رانجھن ہتھ وچیساں
ڈیر بھراتے بابل چوچک بدھ بانہے کرڈیساں

ابیات ہیر رانجھا

۱۔ میں تاں ویساں جھوک رانجھن دی تو تڑے لوک کرے لکھ ہیلا
میں مشتاق تھی آں تیئں ڈیہنہ لاکوں جڈاں چھوڑیم کٹب قبیلہ
کامل عشق حقیقی کیتم وچ وکیل وسیلہ
جہیں میکوں آن "مراد" ملایا سو رانجھن رنگ رنگیلہ

۲۔ جہیں ڈیہنہ روح کیتے رب پیدا تے کانے قلم مس سیاہی
لکھیا انگ ازل دامیاں رانجھونال تدھاں کھیڑیاں خبر نہ آئی
روز میثاق "مراد" اساڈے روح گِدھا سنگھ ماہی
بیاں کوں ور ماپیوٗ ڈِتڑا پر میکوں اپ الٰہی

۳۔ درد ہہیں دا تہیں درکوں چھوڑ نہ ہرگز ویساں
ہک دل آہی لٹ رانجھن نیتی کھیڑیاں کوں کیا ڈیساں
رنگ پور شہر شیطانی ویڑا تہیں کوں چوچی لاسڑیساں
ذات کھیڑیاں دے وچوں میں ہکو کوں نہ چھڑیساں
ڈیہہ گل بانہہ "مراد" ماہی کوں میں ہر دم ذوق منیساں

۴۔ جے کروس لگا بھی میڈا ویری کُل مریساں
ماء ماسی تے بھین بھرجائی رانجھن ہتھ وچیساں
ڈیرے بھراتے بابل چوٗ چک بدھ بانھے کر ڈیساں

ذات کھیڑیاں دی وچوں میں ہکو کو نہ چھُڑیساں
ڈیسہ گل بانہہ "مراد" ماہی کوں میں ہر دم ذوق منیساں

۵- میں تاں ویساں جھوک رانجھن دی تو نڑے لوک گھتے لکھ وُلے
کھُبا سرُ چو چک چنڈرا ہک جھیڑے بیا جھلے
ماء "مراد" ملالی وانگر ول ول اگوں وے لے
میں تاں ویندی طرف رانجھن "مراد" میڈے ساون سب سولے

۶- تن من تخت ہزارے دے وچ ہکوئی رانجھن وُسے
لوں لوں دے وچ کیتوس ڈیرا ڈے رمزاں دل کھُسے
کھیڑیاں تھالی ڈے نکالی ہک موئے بے نسے
ڈے گل بانہہ "مراد" ماہی کوں مانے سکھ سِہے

"سہ حرفی"

الف۔ الف اللہ دل نال ہمیشہ یاد کر
جاں جاں دم جیویں تاں تاں توں نت ڈر
لا بالی درگاہ نہ جانیں خندگی
تن من نال "مراد" کریں نت بندگی

ب۔ بے بدیاں سٹ گھت چنگائی ہتھ کر
سودا سمجھ و ہائیں ویس دل نیٹھ کر
ویکھ متاں مورکھ ونجیں مول کھوہ
سجن نال پارس سوں کریں وت لوہ

ت۔ تے توبہ تقصیر کنوں کر بار بار
نفس نحس دے نال تھیوی یار غار
شور صباح سٹ ایہہ مایا مال زر
پُھتی موت "مراد" کریں سو اج کر

ث۔ ثے ثابت کر جان سُنجان حق توں
سب گھٹ سرجن ہار نہ آنی شک توں
جے دل ڈیکھیں کھول تاں زحل نور
ہے چوداں طبق "مراد" بھریا بھرپور

ج۔ جیم جُدا نہیں ہک دم ہے تیں نال
غفلت منوں وسار جو ہے وقت وصال
ہے یار جنہاں دے نال سے رہن سکھا لڑے
پریم پیالہ پی پھرن موجوں متوالڑے

ح۔ حے حیاتی وچ ہدایت جان
سن مکھ صاحب نال سدا سُکھ مان
کیا بھروسہ کیجے کوڑے دم دا
جو نہیں نباہ نال سو کیہے کم دا

خ۔ خے خالق جُملے جہان دا
کیتوس خوب خیال زمین آسمان دا
اربع عناصر دے بیٹھا جوڑ گھر
ویکھیں نت تماشا "مراد" رنگ کر

د۔ دال دعوئی دا دام نہ ماریں
تھی توں یار یگانہ گھاریں
چیتن نال ہمیشہ چیت لائیں
وحدت دے وچ "مراد" سدا سکھ پائیں

ذ۔ ذال ذکر کر ذاتی چھوڑ صفات
ڈِٹھا تھئی روشنی گئی اندھیری رات
حاصل کریں "مراد" ہمیشہ ج حضور دا
بت پی شراب طھورا بزمل نور دا

ر۔ رے رضا مند رہنا وچ رضا دے
سبھے ہن سہنے سر تے حکم قضا دے
"موتو" تھئی وسیلہ "مراد" دیدار دا
مرن باجھوں نہ ملدا درشن یار دا

س۔ سین سعادت مند سوالی سچ دے
مولا نہ لاوے نیڑے کوڑے کچ دے
اندر باہر سبھو سچ کماون
سمجھ "مراد" زبانوں سچ الاون

ش۔ شین شہید کریں توں نفس نفی کوں
وچوں کیوں وچھوڑا پاویں بے کوں
باجھوں ہتھاں یار دے مر کر جیونا ہے
آب حیات "مراد" پیالہ پیونا ہے

ص۔ صواد صفا کر توں سینہ
کُل مار کر کڈھ چھوڑیں کینہ
رنگ کر سرِیر رنگ وچ "مراد" سُنجانی پاپ کوں
جو ایٹری باجھ نہ ویکھیں اکھیں "مراد" آپ کوں

ض۔ ضواد ضرور زکوٰۃ زمان منگیسی
آسی موت مچل تے رہسی نہ سنگ سنگیسی
پر جیندے جھد کریں لکھاں لائیں ساہ توں
چِت رکھیں چیتین من "مراد" صلاح توں

ط۔ طوئے طالب مطلوب تیڈا تاں نال ہے
من دا محرم ہر دم حاضر حال ہے
جے توں طلب ملن دی ہئی مطلوب کوں
تاں چھوڑ سرِیر "مراد" ملیں محبوب کوں

ظ۔ ظوئے ظلمات اتے ھن خِضر دا خیال ہے
دل وچ آب حیات حاضر حال ہے
پُر جام جڈاں بھر مرشد میںوں ڈیوے
پیون نال "مراد" وصال کر لیوے

ع۔ عین عجائب پیتے پریم پیا لڑے
رتے رنگ دیدار دے پھروں متوالڑے
عشق عیسیٰ دم رُل مل روح جگایا
انتریامی عشق "مراد" ملایا

غ۔ غین غروری چھوڑ غریبی پا
نیکی دا ثمر سر تے چا
سمجھ صبوری نال چیتن چیت لاون
ڈے دلبر یار مراد رجھاون

ف۔ فے فنا کر فکر کنوں غم کھاون
یار تیڈا توں نال وے غم من بھاون
جو وے وتی دے وچ پچھائے سُنج کوں
تیئں مُورکھ کنوں "مراد" نہ پچھاویں پچ توں

ق۔ قاف قلوب المومنین عرش اللہ دا
نت کریں طواف تمہیں کوں سُنج صبادا
لوں لوں دے وچ لاویں رنگ لقاء دا
توں مان "مراد" ہمیشہ ذوق بقا دا

ک۔ کاف کتھاں ہائیں توں پاک لطیف ہے
غافل غیر نہ جانیں ذات شریف ہے
ہتھوں دین گوا تے کیا کفر کماونا
ساجھر سمجھ "مراد" نہیں دل آونا

ل۔ لام لطیف لدھو سیں دل وچ گول کر
پُنی "مراد" ڈھو سیں درشن دوست گھر
سون سریر تھیا پٹ پارس پایا
بھندا مول نہ تول سو رتن امولکھ آیا

م۔ میم مبارک ڈیون سجن گھر آیا
نال جہندے دل دیاں گالہیں اللہ ملایا
چھُٹی جند لتھا فکر فراق دا
مطلب ہویا سب پورا ہُن "مراد" مشتاق دا

ن۔ نون نونہال تھیا سیں سجن ملیا اندر وچ
سبھے سُکھ پیا سیں اندر ملیا گھر وچ
لگا رنگ تھیاں خوش حالیاں
لتھا فراق "مراد" متوالیاں

ہ- ہے ہردم ہر دے اندر دوست دے دونے
سیجھ اتے ستی ڈے گل بانہہ سوہنے
اکھیاں نال اکھیں دے لاون یاریاں
مست رہن "مراد" ہمیشہ خونی خماریاں

ء- الف اللہ دی ذات سنجاتا ذات کوں
آپ ہے داتا آپ ہی پاتش آپ کوں
ذات صفا "مراد" سمایا۔ بے رنگی نویں رنگ میں آیا

لا- لام تھے سب دل توں وہم وصال دے
کھل ہس کر گل لایا محرم حال دے
سر دے سجن گدھوسیں جیون بھایا
یار "مراد" ملیوسیں تھیا بخت سوایا

ی- یے یقین تھیا لابھن لابھ تے
حاصل حق تھیوسیس سہج پرتاپ تے
جت ویکھاں تاں او روپ اپار ہے
آپے یار "مراد" آپے دیدار ہے

سرائیکی کافی

(۱)

۱۔ آ ویہڑے وچ وُٹھا سیو نی میڈا رانجھن سائیں
چولے اندر بیٹھا بولے بھوں لگا مینوں مٹھا
آ ویہڑے وچ وُٹھا

۲۔ کناں دے نال سن دے ہاسیں' اکھیاں دے نال میں ڈٹھا
آ ویہڑے وچ وُٹھا

۳۔ پریم حسن دیاں فوجاں چڑھیاں بن کاتی دے نال کُٹھا
آ ویہڑے وچ وٹھا

۴۔ آکھے "مراد" ملیوسیں ماہی فضل کریسی مرشد سچا
آ ویہڑے وچ وُٹھا

(۲)

رانجھا میڈے گھر آیا وے سیاں

۱۔ وَفی انفسکم دیکھ توں ہی توں
سو دل اندر پایا رانجھا میڈے گھر آیا وے سیاں

۲۔ جیں کتے میں ڈھونڈ دی رہندی
سو شاہ اللہ ملایا رانجھا میڈے گھر آیا وے سیاں

۳۔ جھندی حقیقت "مراد" کریندا
تیکوں آکے گل لایا رانجھا میڈے گھر آیا وے سیاں

(۳)

ہن سب بنی اے سانگ فقیری ہے فقیری دا کال

۱۔ کھا پی کے سب پیٹ بھریندے۔ سُم کے ساری رات گنوئیدے
ساری عمر دا ایہو حال ہُن سب بنی اے ....

۲۔ فقیر ہو کے بھیک منگیدے مایا کوں برھم کرکے پوجیندے
من وچ میٹرن مقصد مال ہُن سب بنی اے سانگ..............

۳۔ گیان دھیان توں دور ہیندے بیکھ بنا کے لوک رجھیندے
رات ڈیہاں ہے اے خیال ہن سب بنی اے..............

۴۔ کیا میں کیتا کیا ھُن چایا باندھ رچی گل تیکوں پایا
کر "مراد" تے بھلا بھال ہُن سب بنی اے..............

(۴)

سودا عجب سامان ہے میں گھر آیا ڈھول

۱۔ بر بر واہ سب سودے دے وچ تن من ڈیتم تول
سودا عجب سامان..............

۲۔ سُرت نرت سب گنوائے کے آکھاں وس ہمیشہ کول
سودا عجب سامان..............

۳۔ گھر گھروندا سب کجھ ڈیتم ساہ سجن توں گھول

سودا عجب سامان.........

۴۔ مفت "مراد" کیتوسیں سودا جیندا تول نہ مول
سودا عجب سامان.........

(۵)

چاک سڈیندے گھول گھتاں نیہہ لگا رانجھو نال

۱۔ ناں میں کہیندی منگ منگیدی نہ میں ہیرسیال
نیہہ لگا رانجھو نال

۲۔ رانجھن میڈے سر دا سائیں جھندے نیہہ دے نال
نیہہ لگا.........

۳۔ یار "مراد" ملیسی ماہی کریسی رب اپنا بھال
نیہہ لگا.........

۶

آویسن سجن ول ہوئی اے در ماندی دل

۱۔ کہنوں آکھاں حال اندر دا ڈیہہ بانہیں گل
آویسن سجن ول.........

۲۔ تو باجھوں کچھ نہ بھاوے پھالاں پاواں پل پل

آویسن سجن
۳۔ یار "مراد" اوہ ڈیہنہ آوے ہوواں نال رانجھن رل مل ....
آویسن سجن
....

(۷)

یاراں دے نال بسنت ہمیشہ گھر اپنے وچ رنگ رلیاں

۱۔ رُت بسنت تاں آوے جاوے نال نہ غیراں ویاں
یاراں دے
نال........

۲۔ باغ اساڈا باغ بہاراں نال سجن سکھ پیاں
یاراں دے
نال........

۳۔ بے حجاب حلیمؔ دل جانی ڈیہہ گل بانہہ "مراد" پچھیاں
یاراں دے
نال........

(۸)

تن من وسدا رانجھن سائیں سر صدقے تو تاں گھول گھتائیں

۱۔ قادر اندر قلوب گزارے رہندا رل تے تخت ہزارے

آوسن سجن............................

۳۔ یار "مراد" اوہ ڈٹھیں آوے ہوواں نال رانجھن رل مل
آوسن سجن............................

(۷)

یاراں دے نال بسنت ہمیشہ گھر اپنے وچ رنگ رلیساں

۱۔ رُت بسنت تاں آوے جاوے نال نہ غیراں ویساں
یاراں دے
نال............................

۲۔ باغ اساڈا باغ بہاراں نال سجن سکھ پیساں
یاراں دے
نال............................

۳۔ بے حجاب ملیمُ دل جانی ڈیہہ گل بانہہ "مراد" پچُیساں
یاراں دے
نال............................

(۸)

تن من وسدا رانجھن سائیں سر صدقے تو تاں گھول گھتائیں

۱۔ قادر اندر قلوب گزارے رہندا رل تے تخت ہزارے

روح رتا رنگ یار پیارے ہردم ویکھیں تے سکھ پائیں

تن من وسدا..........

۲۔ جیویں جیویں تیڈا درسن ویکھاں تیویں تیویں مردی نت میں جیواں

پریم پیالہ تیڈے دستوں پیواں لائق لُطفاں دیر نہ لائیں

تن من وسدا..........

۳۔ "مراد" اندر وچ دلبر دیرہ ہر فقیر دے کر ونج پھیرا

دنیا ہے ایہہ رین بسیرا مُکھڑا کھول تے باجھوں الائیں

تن من وسدا..........

(۹)

بے خبر یار دم غنیمت جان

۱۔ ایہو دم آوے ایہو دم جاوے

دم ہے سکھ سُنجان

۲۔ ایہو دم عاشق ایہو دم معشوق

دم کوں خالی نہ امان

۳۔ ایہو دم اول ایہو دم آخر

دم نوں "مراد" سُنجان

(۱۰)

اج ڈھولن آسی میڈے گھر سب کوئی آکھے ہلو ہلو

۱۔ "ونحن اقرب" نیڑے لدھوسیں نال سجن دے بلو بلو

اج ڈھولن آسی............

۲۔ دوست ملیا من ٹھریا میڈا سب کو آکھے بھلو بھلو

اج ڈھولن آسی............

۳۔ گاون آون رل مل سنگیاں گیت سجن دے الو الو

اج ڈھولن آسی............

۴۔ نت بسنت مبارک میکوں پاکے "مراد" پلو پلو

اج ڈھولن آسی............

(۱۱)

چرخے چت لاڑی چرخے چت لا

۱۔ آتن سیاں سڈ کریندے اُتے کھڑا ساہ
چرخے چت.........

۲۔ جنہاں کیتا او جاگا تنہاں کھٹیا میٹھیاں ڈھول منا
چرخے چت.........

۳۔ جے توں نال صراف دے رنجھیں تند پرتم پا
چرخے چت.........

۴۔ یار "مراد" مانیسی اوہا جا جیندے مر کر جا
چرخے چت.........

(۱۲)

سمن بھن آرام نہ آوے تو باجھوں کجھ مول نہ بھاوے

۱۔ پل پل دے وچ پھالاں پاواں ملاں بھوپے روز پچھاواں
خاک قدم دی نیناں لاواں تارے گینندے رات وہاوے
سمن بھن آرام.........

۲۔ جو کجھ کیتا تیڈے وچھوڑے قسمت ماری بیٹھی لوڑھے
ہن تاں ایہہ جند مول نہ چھوڑے جے گھر آویں تاں سکھ پاوے
سمن بھن آرام.........

۳۔ عشق تساڈے بریہہ بچھایا ہک تساڈی ساون لایا

آون دا کر گھن ساجھر سایا "مراد" ملن دے نال ویل نہ لاویں
سمن بمن آرام............

(۱۳)

دوست جہیندا دل وچ ہووے سا کیوں گلیاں گولے

۱۔ لوں لوں دے وچ جھوک جہندی
مول نہ تھیوے اولے

۲۔ اُچے سُڈ کہیندے کیتے
او تاں نت وسدا کول اے

۳۔ بل "مراد" نہ وچھڑیا کوئی
آپ کیوں گھتیندے بھولے

(۱۴)

کیتی یار دے نال جو وعید میاں درد والی رکھ دید میاں

۱۔ وحدت دے ونجارے ہو کے دیندڑے
در در "ھُل بمن مزید" میاں

۲۔ بر دے سودے سورھیں کریندے
سولی چڑھ تھیون شہید میاں

۳۔ مار مدد کوں مل کر دور کرو

آون دا کر گھن ساجھر سایا "مراد" ملن دے نال ویل نہ لاویں
سمن بھن آرام...............

(۱۳)

دوست جیندا دل وچ ہووے سا کیوں گلیاں گولے

۱۔ لوں لوں دے وچ جھوک جہندی
مول نہ تھیوے اولے
۲۔ اُچے سُڈ کھیندے کیتے
او تاں نت وسدا کول اے
۳۔ بل "مراد" نہ وچھڑیا کوئی
آپ کیوں گھتیندے بھولے

(۱۴)

کیتی یار دے نال جو وعید میاں درد والی رکھ دید میاں

۱۔ وحدت دے ونجارے ہو کے دیندڑے
در در "ھل بن مزید" میاں
۲۔ سر دے سودے سورھیں کریندے
سولی چڑھ تھیون شہید میاں
۳۔ مار مدد کوں مل کر دور کرو

چھوڑ	ونجے	یہودی	یزید	میاں
۴۔ حبُ الوطنی		ایمان		اساڈا
"مراد"	کریں	اے	عید	میاں

شاستر "پریم گیان" صوفی مراد سائیں

دوہا: پریم گیان گُرمکھ ہے ہر ہیروں کی کھان
جو گرُ مکھ جنُ جنجھورے سو لیوٹت ہے پچھان

"مراد فقیر پریم گیان میں فرماتے ہیں کہ مرشد کے پاس ہیروں کا خزانہ ہوتا ہے اور جو لوگ مرشد کے بتائے ہوئے راستے پر چلے گا وہی ان ہیروں کی شناخت کرسکتا ہے۔"

دوہا: ست گرُ گیانی بھیٹیا سنسا رہیا نہ کوء
بھرم مٹاوے جم ٹلے اواگون نہ ہوء

"مرشد وہادی ملنے سے شک وشبہ دور ہو جاتا ہے اور پھر موت کی پکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے۔"

چوپائی: گرو کرپا تے اُپجے گیان تا تنتے پایئے پد نروان
گرو کرپا تے لاگی پریت جاں سے اُپجے انجھو ریت
گرو کرپاتے کال نہ کھا جنم مرن کا سنسا جا
ہم ہوں رتی گرُ کے بلہاری "مراد" جو بھرم مٹاوے بھاری

"مرشد و راہبر کی نوازش سے ہی انسان کو بلند مقام حاصل ہوتا ہے اور سمجھ وچار حاصل ہوتا ہے۔ ان کی پریت اور لگن سے ہی سارے خوف و خطر دور

ہو جاتے ہیں۔ موت اور وسوسے سے آزاد ہو جاتا ہے۔ مراد فقیر فرماتے ہیں کہ میں اپنے مرشد وہادی پر قربان جاؤں جس نے میرا شک و شبہ دور کیا۔"

دوہا: گرو کرپا سے پایئے اَسنگ کلا گھٹ گیان
پر گھٹ جوت دَسوں دِسا دِست ہے رِبھے بھان

"مراد سائیں فرماتے ہیں کہ مرشد اور ہادی کی مہربانیوں سے ہی ساری روشنی ملتی ہے اور ہر طرف اسی مالک کا نظارہ ہوتا ہے۔"

"ست گرو کے لکشن"

چوپائی: سمندر جیوں سیتل سبھا نس دن برھم لوں لین
نہچل مت نہچت سدا سب بدھ جان پد بین
سہج انند سکھ سدا کبھو نہ اُپجے من ابھان
ست چت پریم آنند سروپ دیکھے سکل جہان

"مرشد سمندر کی مانند ہوتا ہے جو کوئی اس سے لو لگاتا ہے وہ بھٹکا ہوا سیدھے راستے پر آجاتا ہے۔ وہ ہمیشہ آرام اور سدا سکھ سے رہتا ہے۔ اس کا وھم و گمان دور ہو جاتا ہے۔ اس کی حقیقت اور محبت کو پورا جہان جانتا ہے۔"

دوہا: ست گر سرنے آئے کے ہک کہے کر جوڑ
ہوں ڈوبت کو پربھ راکھ لے تم سا نہیں کوئی اور

"مرشد کے قدموں میں گر کر طالب التجا کرتا ہے کہ اے مرشد مجھے ڈوبتے ہوئے کو بچالے کیونکہ آپ کے جیسا اور کوئی نہ ہے۔"

دوہا: نہ کوئی جنمے نہ کوئی مرے جوتی جوت سماء
جیسے جل ترنگ ہے پھر جل میں جل مل جاء

"مراد فقیر فرماتے ہیں کہ نہ کوئی پیدا ہوتا ہے اور نہ کو مرتا ہے بلکہ عالمِ ارواح میں ایک ہو جاتا ہے جس طرح سمندر کی لہریں ابھر کر پھر سمندر میں مل جاتی ہیں۔"

دوہا: جیسو کماوے تیسو پھل پاوے چیت اچیت پچھے پچھتاوے
اے مانش روپ "مراد" کہے پھر بار بار نہ آوے

"مراد فقیر فرماتے ہیں کہ جو کوئی جیسا کام کرے گا ویسا ہی پھل پائے گا اس لئے بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے کہ تو اچھا کام کر لے کیونکہ انسانی روپ بار بار نہیں ملتا۔"

سویا: جو جن نام جپے نہیں رام پڑے کوپ کے کام مایا مدھ ماتے
جیسے کو کلکشنی نار تجے بھرتار پاوے مکھ شار اوراں سنگ گھاتے
سو اپنا کُل لجاء دُکھی دُکھ پائے پچھے پچھتائے موئے پھلے تاتے
کہنت "مراد" سوئی سنت سادھ جو لائے سمادھ ہری سنگھ راتے

"جو شخص مالک سے پریت نہیں لگاتا وہ مایا میں پھنس کر اندھیرے کنوئیں میں ڈوب جاتا ہے جیسے ایک بد چلن عورت اپنے خاوند کو چھوڑ کر غیروں کے ساتھ تعلق بناتی ہے اور اپنے خاندان کی ناک کٹواتی ہے۔ مراد فقیر کہتے ہیں کہ وہی درویش سچے ہوتے ہیں جو مالک کے ساتھ لو لگاتے ہیں۔"

سویا۔ پریت کی ریت سنو میرے میت جیسے جم جیت ایہہ پد پایو
نرگن اتیت مٹے سب دیت پریم پرتیت آتم ایک کہایو
وُست لکھے جب دوڑ تھکے من انند کے گھر منگل گایو

سن سمادھ "مراد" لگائے کے سہجے سہج سمایو

"اے میرے من تم پیار اور محبت کے راستے پر چلو گے تو موت سے چھٹکارا ملے گا صحیح راستہ ہاتھ آئے گا۔ تیرے سب دکھ درد دُور ہو جائیں گے اور محبت کے راستے پر چل کر اصل چیز ملے گی اور خوشیاں ہی خوشیاں ملیں گی۔"

"پریم کا انگ"

دوہا: پریم بناں جگ میت نہ کوئی پریم بناں من بھا نہ ہوئی
پریم بناں اگیانی اندھا پریم بنا سب جھوٹا دھندا

دوہا: پریم بناں کچھ سانت نہ آوے پریت بناں کچھ نام نہ پاوے
پریم بناں کچھ جوگ نہ جگت پریم بناں کچھ موکش نہ مکت

دوہا: پریم بناں کچھ بھگت نہ ہووے پریم بناں کچھ ایک نہ دوئے
پریم ہووے تاں پرچہ پاوے پریم "مراد" الکھ لکھاوے

دوہا: پریم بناں جو بھگت کہائے سو تو کبھو مکت نہ پائے
پریم بناں سب کوئی کرم کے کیڑے کہنت "مراد" موہ مایا پیڑے

چوپائی: پریم پرکاش ردے جب ہووے نہچل مت کہے تب سوئے
پریم پرکاش جاں کے من ماہیں تا نکے گھٹ بھئو ویاپے ناہیں
پریم پرکاش جاں کے ہت چیت واں کو بھاؤ بھگت ہے نت
پریم پرکاش "مراد" جب ہووے سکھ اُپجے دکھ رہے نہ کوئی

چوپائی: پریمی مگن رہنت ست سنگ پریمی مگن رہے ہر رنگ
پریمی مگن نت رہے اداس پریمی مگن نت پیا کے پاس
پریمی مگن نت نرمل نور پریم مگن نت ہو ونت حضور
پریمی مگن لاوے سمادھ کہنت "مراد" سو دھن ہے سادھ

دوہا: پریم گنگ منِ جب بھیو اور کچھ نہ سہائے
ست اور کٹمب مال دھن سبھے تجے سرائے

دوہا: دھن دھن پر مارتھی پر اُپکاری پریم
پُن کارج تب سرے "مراد" جب لیوے گرُ نیم

چوپائی: نام دیپک گر دیو گیان جاں تے پایو پد نروان
جب لگ گھٹ گر نام نہ ہووے تب لگ الکھ لکھے نہ کوئے
جو جن گیان کی جوت جگاوے جم جیتے امر پد پاوے

چوپائی: آپ ہی پریم اور آپ ہے گیان آپ ہی دُیا آپ ہی دھیانا
آپ ہی کے جس آپ ہی گاوے آپ نوں آپے سہج سماوے
آپ ہی کراوے آپ ہی اُجبا جاپ
جب زنتر ایکو جانیو ایکو ایک "مراد" پچھانیو

"صوفی غلام علی فقیر"

فقیر غلام علی "کنڈڑی" کے مشہور بزرگ اور شاعر روحل صاحب کے دوسرے فرزند تھے۔ "شاہو سائیں" ان کے بڑے بھائی تھے، جو اپنے والد روحل فقیر کی وفات پر پہلے سجادہ نشین ہوئے۔ غلام علی کو شاہو سائیں سے عقیدت تھی اور راہ طریقت میں وہ ان کے مرید ہوئے۔ فقیر غلام علی نے ۱۸۳۵ء / ۱۲۵۱ھ میں وفات پائی اور درگاہ کنڈری شریف میں ہی دفن ہوئے۔

صوفی غلام علی فقیر نے سرائیکی، سندھی اور ہندی زبان میں شاعری کی۔ سندھی اور سرائیکی میں ان کی کافیاں محبت سے بھری ہوئی ہیں۔ اس دیوان میں ان کی مختصر شاعری پیش کی جارہی ہے۔ مکمل شاعری آئندہ پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ صوفی غلام علی فقیر بلند پایہ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ درویش صفت اور نیک انسان تھے۔

میر صاحب تالپور　صوفی غلام علی صاحب　صوفی نصیر محمد فقیر جلالانی　صوفی نظر علی فقیر

(ایک یادگار تصویر)

"سرائیکی کافیاں"

"کافی روپ کلیان"

نینہہ دا نظارہ تیڈے نیناں دا نظارہ

طرحیں طرحیں جو ویکھن آیا

ہب صورت وچ سوہنا سائیں کھُلیا گل ہزارا

روز ازل کنوں اگے آیا ابدا عشق اشارا

ہب گھٹ دے وچ سیر کریندا نیہہ مریندا نعرا

شاہو سائیں ایویں آکھیا سہی کریں گھر سارا

"غلام علی" عشق دے وچ وجیا نیہہ نقارا

"کافی روپ ملہاری"

میڈا ڈھولن نال نیہڑا لگا میڈا ڈھولن نال

تیڈے باجھوں سوہنا سائیں جیون ہے تاں جنجال

ساہ پساؤں ویبھا وسدا وِتھ نہیں ہک وال

وِق جہاں دے بیانہ کوئی محبت جھڑا مال

"غلام علی" دی سوہنا سائیں نگھری لہیں تاں سنبھال

"کافی روپ مالکونس"

ھادی والا نقطہ ہکو سہی کریں توں سارا
اندر باہر سوہنا سائیں نرمل نور نظارا
بے جانیں تاں آپ سُنجانیں بیا سب کوُڑ پسارا
بے دردی کُل دوُر کریں ہے باجھوں عشق اندھارا
حسُن اساں تے حملہ کیتا نیہہ مریندا نعرا
کُل فقیراں کوں کیتم سجدہ شاہو شاہ ہمارا
"غلام علی" توں ظاہر باطن ماریں نیہہ نقارہ

"کافی روپ بلاولی"

جادو لگا یار تیڈا دلدار تیڈا
سوہنا سائیں کر بھال اج اساں نال جانب گڈ جال
لگا نیہہ تاں زوار تیڈا

ہر کتھاہیں یار جو وسدا
رمزاں نال دل جو کھسدا
سارا ایہہ سنسار ہے جنسار تیڈا

من میڈے دا موہن توں ایں
سبھنی سیالیں وچ سوہنا توں ایں
سب سجن ہے سنگار تیڈا

عشق اساں نوں قابو جو کیتا
ہتھوں ہادی پُر جام پیتا
سارا عشق ہے اسرار تیڈا

شاہو شاہ دیاں بولیاں بول
سمجھ ویکھیں اکھیاں کھول
دم دم دے وچ ہے دیدار تیڈا

پھیرا پاویں فضل کنوں
"غلام علی" طالب اصل کنوں

"کافی سربلاولی"

عشق بولے بولڑیاں نو نو ناز نیناں دے
عشق آرام ڈیندا ناہیں
وِرھ وِساریاں بیاں سب واہیں
حسنُ کھیڈے ہولڑیاں

پھُن تاں توں پاہ کہیں کوں
مول نہ موڑ توں گالھ ایہیں توں
بی کان کر نُتک تولڑیاں

سب سیالیں ٹوکاں لاون
گھٹ نہ کائی سب سیر سڈاون
اساں جھلیاں جھولڑیاں

درد منداں دی دلڑی رنجاون
ایڈوں اوڈوں چُغلی چاون
رل گیاسیں رولڑیاں

بئ کُل باہر کوُڑی چالے
دلبر لدھم اندر چولے
تہیں سر گیان میں گھولڑیاں

"غلام علی" ہے طالب تیڈا
شاہو شاہ ہے مرشد میڈا
بھن گھتیاں تیئں بھولڑیاں

"کافی روپ جوگ"

اتھاں رہن کہیں بھی نہ پایا
میں تاں آخر جاونا
اے سنسار ہے حیلے سازی
بازی گر دی ہے بازی
سمجھ کر پیر ٹکاونا
نہ کوئی رہیا نہ کوئی رہسی
اتھاں آخر توں بھی نہ بہسی
جیا تھیا کوڑ کماونا
جو کجھ میل چُونڈ دھرایا
ایہو سب ہے پچھے پرایا
اتھوں کیا توں ای چاونا
بیا کُل ہن کوڑیاں چالیں
اتھاں رہن ونج کے گالیں
ساجن وچ سماونا

اتوں تیڈے موت کھلونا
اتھاں توں ول سکھ ہائیں سُوتا
ہن خوشیاں کھوہ کھاونا
"غلام علی" گم تھیوسیں
نہ کوئی میں نہ تم رہیوسیں
ہن گیان گھن وچ آونا

"کافی روپ جوگ"

مہنا سوہنے یار دا میں تاں چایا لوک کرے رسوائی
غیر والیاں دی غرض نہ کوئی نیہہ لگا نروار دا
کُل کہیں کوں کو بھی ناہیں عشق دے اسرار دا
سو بن سودا اوبی ناہیں جو ہلدا برھ دے بیمار دا
شاہو شاہ اسانوں ڈیتڑا دل وچ درسن دیدار دا
"غلام علی" عشق اللہ دا لگڑا سُوہنہ سچے سردار دا

(کافی روپ جوگ

ویکھ لایا جو لایا جادوڑا یار جگایا
بے خبری نوں نیند گھنیری جانب یار جگایا
جے میں جاناں آپے آیا اُوندے ہوت ہلایا
ڈس ایہوئی مرشد والا بیا سب پُندھ اجایا
"غلام علی" دا سوہنا سائیں کیتا پُندھ سجایا

"کافی سر جھنگلو"

توں تاں سارا ہر سنجانی آپ وچوں نہ آنی

سمجھ ویکھیں تاں توں ہر سارا   اندر باہر نور نظارا

اے سب ھئی پریم پارا   جاں ایہو تاں جانی

دنیا دے ہن چار دیہاڑے   تہیں وچ موت مریندا دھاڑے

پچھ ویکھ توں اوڑے پاڑے   ویندی ہئی ویل ویہانی

ایہہ سنسار ہے حیلے سازی   ونج کے گوہ مریندے غازی

برھ بناں بی طلسم بازی   طرف کہیں نہ تانی

شاہو شہنشاہ ملیوسیں   پیالہ تہیں تاں بھر ڈتوسیں

اکھیاں دے وچ منگھ ملیوسیں   نال سداں اساں سانی

"غلام علی" عشق آیوسیں   آپ کنوں تاں آپ گیوسیں

غیر گمان دا بھل بھلیوسیں   بی سب کوڑ کہانی

"کافی روپ جوگ"

دن دنیا وچ چار تینوں آوندا کیوں نہ وِسیاھ
فانی ہے اے جگ سارا آتن سانوں عشق وساریا
چرخ نہیں چاھ
آخر جاوسیں توں اتھوں کلی بیٹھی گھتاں میں پوُنی چھلی
آتن نوں ڈیواں بھاھ
دلبر ناہیں ساتوں دوُر ایہہ ہے بیڑی والا پوُر
ساعت دی سانبھاھ
حال دی گالھ میں آکھاں کینوں ھائے او ماریں توں کیوں مینوں
کیہا ہے ڈوھ گناہ
توں جو کریندا میڈا میڈا نہ توں ہیں نہ کوئی تیڈا
سب کجھ ہئی فناہ
سوہنا سائیں نت الیندا بے نمونے بے چوُن شیدا
کیتا عشق آگاہ
سجن ساھ سَدھیر اساڈا "غلام علی" ہے پیر اساڈا
شاہو شہنشاہ

"کافی روپ جوگ"

ہے کوئی عشق اوڑا مایوڑی میں سمجھ نہ جاں تا
کھیڑیاں دے منہ چھائی روز ازل کنوں آھی
میں پیچ تڈاں ہیں پاتا

بچُ محبت بل بلیوسیں غیر گمان دا جل گیوسیں
ہن اساں صحیح سجن سنجاتا

سالک رکھ توں سُرت سنبھالا حال اساں تے ھادی والا
چاہوں چمُ کر چاتا

شاہو شہنشاہ ملیوسیں پیالہ پر کر جمیں ڈتوسیں
"غلام علی" عشق ہے آیا روزوں او روز ودھے سوایا
نیہہ لگا ہے ناتا

"کافی روپ بروو"

دم دم ہویا دل دیدار رہن ہردم اوہے ہوشیار

دل دریا دیاں لکھ لہراں سویں سوہنے دیاں نو نو نہراں

کچے پکے دی خبر نہ وچار

راہاں اللہ دیاں کروڑاں کئی جیویں جانی تیویں ہوئیں

محبت ہے مختار

اڈے اوڈے مول نہ گولیں راہاں دے وچ روح نہ رولیں

کر آپ اتے اعتبار

محبت مست کیتا ہے مینوں تہندی گالھ آکھاں میں کہنوں

ویکھیا سارا اسرار

شاہو شہنشاہ سیندا "غلام علی" کوں عشق ایہیں دا!

آن تھیا اظہار

"کافی روپ بلاولی"

نیہڑا لگا نال تیڈے نال تیڈے نال تیڈے

۱۔ تکوں اساں ناز تیڈے تے
راتاں ڈیہاں دل میڈے تے
آوے سجناں سنبھال تیڈے

۲۔ پریم پیالہ پُر جو پیتا
من میڈے کوں مست جو کیتا
آوے جانب جمال تیڈے

۳۔ پریت جو پاویں نال میڈے
بے طرف کیوں ویکھاں تیڈے
نیتا برہ وصال تیڈے

۴۔ برہ تیڈا وے وس وساں تے
بخش کیتوئی اج اساں تے
آوے محبت جہیں مال تیڈے

۵۔ ڈیندا کئی ڈس بنانھ نوں
پل پل پوندے پوُر اسانوں
آوے ہر دم حال تیڈے

۶۔ اقرب کنوں نیڑے جلیندا
سب صورت وچ کُھل کُھلیندا
آوے وِتھ نہیں ہک وال تیڈے

۷۔ پیر اساڈا شاہو شاہ وے
"غلام علی" میاں نیہہ لگاوے
آوے بھوں بھوں بھال تیڈے

شاستر "برم بیچار" سائیں غلام علی سائیں

سویا:

کئی کہے ہیں مکے کے ماہیں کئی کہے ہیں بن باس ہے جی
کئی کہے ہیں دھرن پر ہے کئی کہے ہیں آکاس ہے جی
جس کوں توں دور دیکھت ہے وہی تو تیرے پاس ہے جی
"غلام علی" گر روحل کوں اب داس کو داس ہے جی

سویا:

ایک انیک میں ایک ہی ایک انیک سمائے رہیو ہے
آپ آپ میں ویاپک رہیو اب آپ موں آپ سو آئے رہیو ہے
گر روحل بتائے دیو گھٹ گھٹ الکھ لکھائے رہیو ہے
"غلام علی" اب گیان گلی میں آپ چُھکو چُھک چھائے رہیو ہے

دوہا:

سب گھٹ ایکو رم رہیو جگت میں جگدیش
"غلام علی" گر روحل کے جب چرن لگایو سیس

کبت

ست گر کے سنگ سنگ لاگو ہے رام رنگ
انگ انگ میں اوہی رنگ ساجن سمایو ہے

ست گر کے آس پاس تجو تم اور آس
دھرن ماہیں کیا آکاس جوت جیہں جگایو ہے

اب گر دیکھیو گھٹ گھٹ پرکاش تاں کو ڈھٹ پٹ
ہے بات ایی اٹ پٹ چھاتی میں چھپایو ہے

ہر دے ہر نام نام اوراں سوں ہے کیسو کام
کہنت ایی جن "غلام علی" گرو کو گن گایو ہے

دوہا:

"غلام علی" اب آپ موں سہج رہیو سمائے
گر شاہو کے چرن پر لیو جب سیس لگائے

سویا۔

گھنڈ کھول توں آنکھ کھول دیکھو　سب دلبر کا دیدار ہے جی
بول بول ماہیں اوہی بول ویکھو　سب ساجن کا سنگھار ہے جی
گھٹ گھٹ ماہیں او گھٹ بھیا　سارا صاحب کا بیچ سار ہے جی
"غلام علی" جب آپ موں آپ اٹھیا　تب آپ اوہی اظہار ہے جی

سویا:

جیوں جل میں ترنگ ترنگ　جل میں ہے نہیں کچھ نیارو
تیوں جگت میں جگدیش براجت　جان ایہہ جگت جھوٹ پسارو
جیوں کنچن ایک ہے انیک ہے　بو کھش سون ورن ہے سارو
گر روحل ایہہ بھید بتایو　"غلام علی" ہوں وارن وارو

سویا: ہے پریتم پاس پھرے بن باس کیوں رہنت ہے اداسی
تو ھئیں انسان صحیح سلطان آپ پچھاں پھرو کیوں کاسی
جو سنگر سرن چھیو جب چرن سو جیون مرن نہیں ایہہ باسی
"غلام علی" گر گیان گلی سو کنول کلی کو بھنور ہے باسی

سویا: پریم پرکاس کیوجب مٹ گیو سکل اندھیرو
آپ کے ماہیں سو آپ پچھانت دل وسا میںؑ درسن تیرو
ہوں اور توں کی بھرمنا بھاگے کاٹ دیو گر بندھن میرو
"غلام علی" گر روحل کو ہوں چرن کنول کو چیرو

ریختہ

میری پریت تم سے لاگی اوراں کی بات تیاگی

کیسا آپڑیا ہے رایا اب جادوڑا جگایا
آپ ہی سوں آپ پایا ساجن ملیا ہے ساگی

اب بھئو بھرم کا بھاگا آپ سوں آپ لاگا
جب ہوں میں تے جاگا ممتیا کی مکی بھاگی

ہوں میں کی رین کاٹی اے اگن بن ڈیواٹی
رُوئی کی نہیں باٹی بناں تنت جوت جاگی

جب عشق مجھ کوں آیا شہنشاہ سڈایا
پیالہ جو پرُ پلایا اکھیاں ماہیں لالی جاگی

غلام ہوں علی کا نہ گُل نہ کلی کا
محبوب کی گلی کا پریم پڑو ہے پاگی

"ریختہ"

پیالہ پریم کا پیا تاں تے جگوں جگ جیا

۱۔ حسن حیرت حیران ہوا ہوں مست دیوانہ ھادی جب ہاتھ سوں دیا

۲۔ پیالہ پُر کر پایا جیں تاں جوش جگایا کیا ہے خوب نے کھیا

۳۔ دیا ہے گھٹ گھٹ موں گھاٹی پیا ہے سر کے ساٹی آنکھوں میں لالی کا رنگ لیا

۴۔ گر روحل کے چرنے شاہو شاہ کے سرنے کیسا کامن تئیں کیا

۵۔ "غلام علی" کا کہنا مان جوڑ کے چاھاں سجن سارا نے سر دیا

سویا: ہے حضور نہیں کچھ دور بھریو بھرپور سو نیڑو بھیو ہے
بھولیو ہے بھرم میٹو ہے مرم نہ کال نہ کرم سو بھیڑو بھیو ہے
اوہی آگاہ سو بے پرواہ سو شاہو ہے شاہ سو میرو بھیو ہے
ملیو ہے رام سریو سب کام سو جن غلام ایہی تیرو بھیو ہے

دوہا: بھگوان سارا سمندر ہے اور لہر اس کے ماہیں
"غلام علی" پچھانیا تا لہر سمندر بن ناہیں

دوہا: کر سیوا رام کی جو جگت کو مول رام
داس کو تاں داس ہے ایہہ تو جن غلام
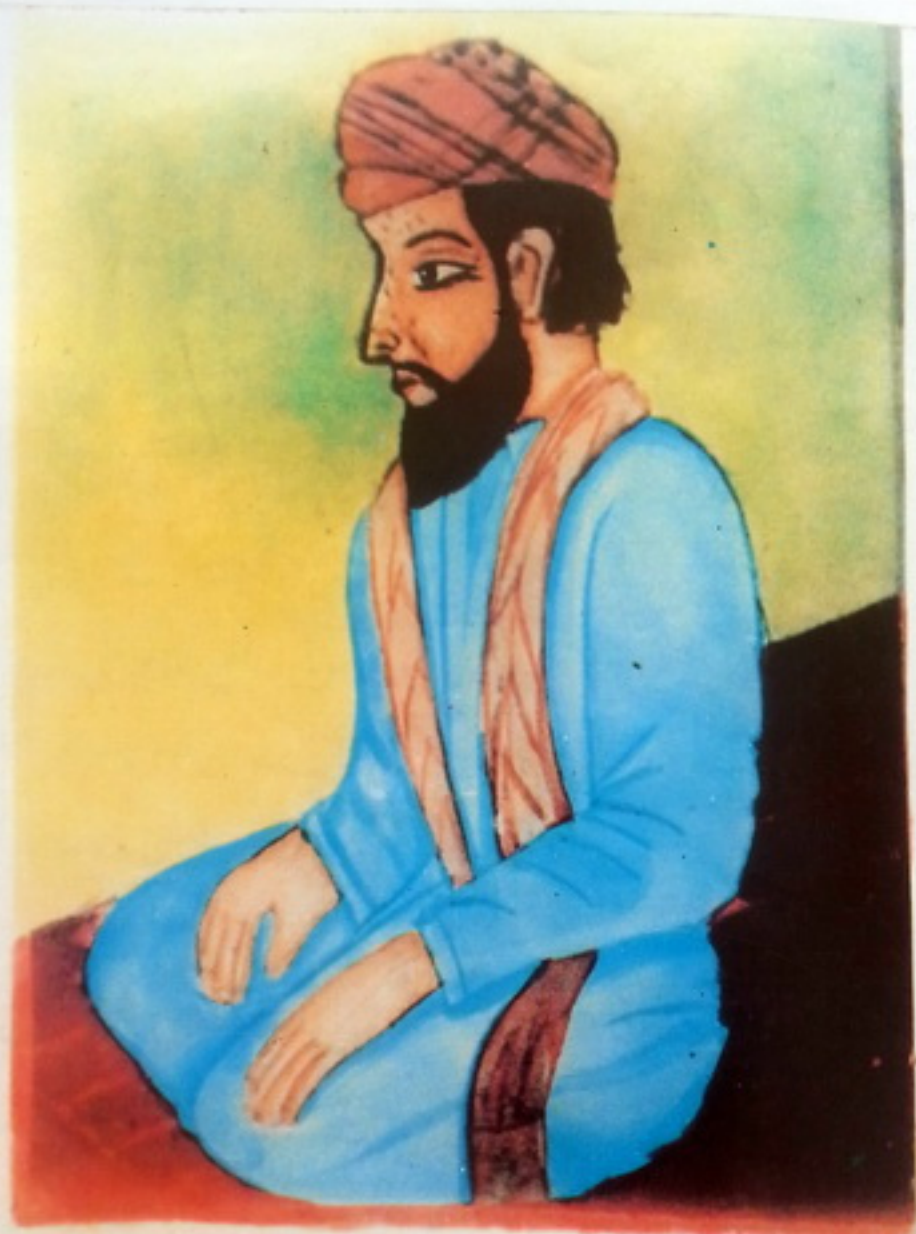
حضرت صوفی دریاخان سائیں

صوفی دریاخان سائیں

"صوفی دریاخان فقیر"

صوفی دریا خان فقیر کنڈڑی کے مشہور بزرگ روحل صاحب کے سب سے چھوٹے فرزند تھے۔ ان کی ولادت ۱۱۷۰ھ کے لگ بھگ کنڈڑی ضلع سکھر میں ہوئی چونکہ بچپن میں ہی والد کا انتقال ہوگیا اسی لئے ان کی تربیت ان کے بڑے بھائی فقیر غلام علی کے ہاتھوں ہوئی۔ فقیر غلام علی اپنے والد روحل صاحب کے سجادہ نشین تھے اور دریا خاں نے ان کو اپنا مرشد تسلیم کرلیا تھا۔ آپ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ درویش صفت انسان تھے۔

صوفی دریا خاں فقیر کی شاعری سندھی' سرائیکی' ابیات اور ہندی زبان پر مشتمل ہے۔ آپ سندھ کے مشہور کافی گو شاعروں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ہندی شاعری دوہوں' بانیوں' بھجنوں اور شبدوں پر مشتمل ہے۔

صوفی دریا خاں فقیر کا مجموعۂ کلام ضخیم ہے لیکن ہم یہاں ان کے مختصر کلام پیش کریں گے۔ ان کا مکمل مجموعۂ کلام آئندہ پیش کیا جائے گا۔

"سرائیکی کلام"

"ھیر رانجھا"

دوہڑا۔میں ماہی دے بیلے ویساں جھل نہ رہساں جھلی
کُٹ نہ مہندی مایو میڈی میں ہتل نہ رہساں تلی
رنگ پور شہر سیالیں سائی میل سیاہی ملی
ویساں رچیر چناں دے چالی چاک ڈھوں میں چلی
"دریا خان" روح رہیا شوہ رانجھن میں بھُل نہ بے کہیں بھلی

○ میں ماہی دے بیلے ویساں تُر تُر ندیاں نالے
ہگھر دی گھیر نہ ڈرساں توڑے کڑکن مہ پالے
رنگ پور شہر سیالیں سارے کل کریساں کالے
روز میثاقوں انگ اساڈا لکھیا لکھن والے
"دریا خان" محبت نال ماہی دے پالی پالن والے

○ من ماہی آتخت ہزاروں اتھاں چاک سڈایا
اللہ آپ اساڈا چا پینگھے وچ نکاح پڑھایا
چھُٹے جھنگ دے جھیڑے کنوں ماہی اللہ ملایا
بابل والا بیڑا میں تاں چاک اکھیں چم لایا
"دریا خاں" روح رہیا شوہ رانجھن سینے وچ سمایا

○ صاف ماہی دے بیلے ویساں چیر چناں دے چارے
رنگ پور شہر سیالیں دے وچ نیہہ مریندا نعرے
ماہی نال مُہاری رہساں خوش تھی چڑھساں کھارے
روح رہیا شوہ رانجھن ایہہ جند وارن وارے

○ میں ماہی دے بیلے ویساں تر تر ندیاں نیئاں
بھینا بھائی سکی مائی مارن آون میاں
ہکا ہیر تاں میں بھی نسی کیونکر لوکاں لئیاں
کھیڑیاں پاس میں نہ ویساں پاس ماہی دے پئیاں
ماہی نال موہاری وڑساں رنگ پور کنوں رہیاں
جس نگری ماہی یار نہ وسدا سو نگری سُنج سئیاں
"دریا خاں" روح اندر وچ رہیاں شوہ رانجھن دیاں بریہہ براتاں رہیاں

○ عشق ماہی دے ایہہ کم کیتا بریہہ برساتاں لائیں
برسن بُوندان نیّن پھوارے ہر دم منجھ سیالیں
ساون ماہ دیاں دُھمیاں بدلیاں بیلے ٹھڈیاں چھاہیں
کڑکن کنڈھیاں رِنگن مجھیاں لوں لوں دے وچ آہیں
"دریا خان" میکوں میل شوہ رانجھن کول بلھا گل لائیں

○ میں ماہی دے بیلے ویساں بچی سک ہنیدی
میں وچ میں نہ رہ گئی آس پیاس ڈوہیں دی

لوں لوں دے وچ لقا تھیوسیں طلب تار تہیں دی
"دریا خان" روح رہیا شوہ رانجھن پچھے کیہی غرض کہیں دی

○ میں ماہی دے بیلے ویساں بابل گھر نہ بھساں
مہنے ماہی یار والے میں سبھے سرتے سہساں
چاک کتے دل چاک میڈی میں ٹھ نہ بے کہیں ٹھیساں
"وَنحن اقرب" عشق تھیوسیں آپ وچ آپ سمیساں
"دریا خان" روح رہیا شوہ رانجھن لوں لوں دے وچ لہساں

○ میں بیلے میڈا یار بیلے کیویں جوڑ اسی دی ہوواں
اوگن ہاری بار بدیاں بدھ بیٹھی ہی بھر رووال
پتن سڈ ملاح کریندے میں نال کہیں دے سوواں
"دریا خان" اٹھاوے بار میڈے تاں بھی پور پہلے لنگھ پوواں

○ پار تنواراں یار منجھیں دیاں بیدار کیتا بھڑکے
بھڑکے بھا بریہہ دی اندر جیویں دوزخ بھڑکے
پھڑکے دل کیتوئی قابو نال زُلف دے پھڑکے
"دریا خان" پھڑکے دل میڈا سن کھڑکیاں دے کھڑکے

○ کھیڑے مہنے ڈیندے ہکو رانجھن تھیوم چٹا
جو رنگ کھیڑیاں نوں لگے مٹھا سو رنگ سانوں پھکا
"لا مقصود فیِ الدارین" ہک رانجھن سدا کٹھا
جھنگ سارا مُدعی میاں "دریا خان" پر سانوں ویندے نہ کہیں ڈِٹھا

"چالی دیگر درباب ہدایت"

۱۔ الف اللہ کوں یاد کریں جو دم جیویں نت تریں بن ترُھے
نہ تار تریں جو ڈاہڈا رب قہار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۲۔ آدم بہشتوں کڈھ ٹرائیس' یونس پیٹ مچھی دے پائیس
نوح نبی طوفان چڑھائیس لاابالی دربار ہے سائیں توبہ استغفار ہے

۳۔ زکریا کرٹ چرائیس یوسف کیوں وچ کھوہ سٹائیس
دست عزیز دے مل چکائیس وکدا وچ بازار ہے سائیں توبہ استغفار ہے

۴۔ علی دے فرزند لٹائیس موذیاں ہتھوں مار مٹھائیس کربلا وچ
سڈ کوٹھائیس ایہو دوست دربیار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۵۔ سر سنان دے ستم سہائیس ابراہیم اڑا اڑائیس
اسماعیل کوں ذبح کرائیس قادر در قدرت دار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۶۔ روگی روگ وچ نہیں رجدا گذری چھوڑ فکر کرا جدا
ملک الموت نقارہ وجدا دھادھا کر دھکار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۷۔ اصل سمجھ آہیں توں احدی اتھاں آکر تھیوں فسادی
بنیتے کھوڑا جل دے واتی جے اھن شوہ تارے سائیں توبہ استغفار ہے

۸۔ بکڑیاں کوں بادشاہی ڈینڈا بکڑیاں تختوں لاہ سٹیندا
گردش ڈیکھ فلک وت نیندا ساتھ گوبندا بندا سارے سائیں توبہ استغفار ہے

۹۔ کتھ سلطان سکندر دارا کتھ سلمان دا تخت پیارا
ہر کو گیا وجیندا وارا سب کہیں سروارے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۰۔ نت نال سئیاں سونھے ساوے نت ناں کھیڈ خوشی دے بھاوے
نت ناں موسم ساون آوے نت ناں میگھ ملہار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۱۔ ملک الموت اجل نہ چھوڑے ماپیو ہتھوں فرزند وچھوڑے
کیا توفیق جے کو من موڑے صاحب دی سرکار اے توبہ استغفار ہے

۱۲۔ اندھی لیلیٰ عقل نہ آلیُس کچ اُتے چاچ مثالیُس
ہاراتے گھربار ہرائیس ہار پچی گل بیکار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۳۔ رنگ پور دا کیتوس رایا ویکھن سیل سیالیں آیا
اتھاں آکر چاک سڈایا چھوڑیس تخت سائیں ہزارے توبہ استغفار ہے

۱۴۔ سوہنی ساون ڈیکھ نہ ڈردی عشق وساریُس چا ورگھر دی
آدھی رات دریاویں تردی آن ماہی وال نیارے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۵۔ مورت ڈیکھ سیفل مٹھا اوکھی ڈیکھ نہ عاشق ہٹیا
پروس عشق پریت کیتا کیہاوس وچار ہے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۶۔ کوڑے عاشق کماندے اوکھی ڈیکھ تھیون ماندے
سیس سرتلی رکھ آندے کیہا کرن شمار اے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۷۔ "دریا خاں" توبہ نال گزاریں دل توں کینہ کڈھ اتاریں
توں ہی توں دی تار تواریں کلمے نال قرار اے سائیں توبہ استغفار ہے

چوپائی: جے حیران سوہنے یار کیتا گھر بار سانوں سبھے بھُل گئے
تیڈے مار حسن حیران کیتا چھٹے پھٹ فراقاں دے چُل گئے
جے کوئی عاشق دی نندیا کرے اوہے راج رقیباں دے رُل گئے
ہادی یار ملیا مطلب تھئے سارے تالے طاق اندر دے کھُل گئے
"دریا خان" مکھے پئی آں یار دے میں گھر گھر ہو کے ایہے ہُل گئے

۱۴۔ سوہنی ساون ڈیکھ نہ ڈردی عشق وساریُں چاور گھر دی
آدھی رات دریاویں تردی آن ماہی وال نیارے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۵۔ مورت ڈیکھ سیفل مٹھا اوکھی ڈیکھ نہ عاشق ہٹیا
پروس عشق پریت کیتا کیہاوس وچار ہے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۶۔ کوڑے عاشق کماندے اوکھی ڈیکھ تھیون ماندے
سیس سرتلی رکھ آندے کیہا کرن شمارا ے سائیں توبہ استغفار ہے

۱۷۔ "دریا خاں" توبہ نال گزاریں دل توں کینہ کڈھ اتاریں
توں ہی توں دی تار تواریں کلمے نال قرارا ے سائیں توبہ استغفار ہے

ڈوہائی: ے حیران سوہنے یار کیتا گھر بار سانوں سبھے بھُل گئے
تیڈے مار حسن حیران کیتا چھٹے پھٹ فراقاں دے چُل گئے
جے کوئی عاشق دی نندیا کرے اوہے راج رقیباں دے رُل گئے
ہادی یار ملیا مطلب تھئے سارے تالے طاق اندر دے کھُل گئے
"دریا خان" مکھے پئی آن یار دے میں گھر گھر ہو کے ایہے ہُل گئے

متفرقہ ابیات

۱۔ بریہہ باز تے میں مرغابی مینوں چاچنیاں وچ ٹے
تڑفاں تڑف نہ سکاں وچ پھٹاندے پھٹے
نت نت کھاوے تازے طعاماں ماس ہڈاں دے پٹے
"دریا خان" عشق عقاب ماہی دا جو منہ پوے سو جھٹے

۲۔ عشق ایمان اساں کوں آیا چھٹی جند جوابوں
کفر وچ اسلام تھیا بیدار تھیوسیں خوابوں
صورت مرشد معنیٰ اللہ کھلیا گھنڈ نقابوں
"دریا خان" آپ کوں آپ صحیح کرے قصے چھوڑ کتابوں

۳۔ جے دل تے ہُو دا حرف لکھیں تاں ہُودا تھیوئی نظارا
اول ہُوتے آخر ہو ہو دا روز پسارا
ہُو دے پانی نال ہمیشہ کھلیا گل ہزارا

۴۔ چھوڑ میت گیوس مے خانے کفر قبول کیتوسیں
کھا حرام حلالوں توبہ ساقی ڈس ڈتوسیں
شرک شیطان تھیوسیں نیڑا میں کوں سمجھ سیٹوسیں
"دریا خان" ظاہر باطن اکھیں ہکو حق ڈٹھوسیں

۵۔ جے ظاہر ویکھیں باطن کوں تا باطن ظاہر تھیوے
جیویں اہری ویکھیں اکھیاں نال تاں اُلٹا آپ وکھیوے
ایویں طالب، وچ طالب دے میں کوں گم کریوے
ایویں "دریا خان" وچ اللہ دے "مُوتُو" تھی پھر جیوے

۶۔ جے موئی دل جیندی جانیں تاں ہُودا حرف کماویں
اے دم ہُو حیاتی ہر دم ہُو وچ ہُو سماویں
اندر ہُوتے باہر ہُو دم ہُو دے نال جیوا ویں
ہُو دے نال محبت جہندی میں کوں مار مٹاویں
"دریا خان" ڈُوہاں جہاناں دے وچ ہُودا حرف کماویں

۷۔ جُدا تھیواں تا جند ونجے جے بِلاں تا بِلن نہ ڈیندا
پُندھ پواں تاں اگوں سونہاں اوجھڑ راہ ڈسیندا
سُنج پواں تا وتی دے وچ وچ وتی گم ہوندا
"دریا خان" عشق استاد اساں نوں وت کیہے سبق سکھیندا

۸۔ شوق شراب پرانا اساں نوں جام ڈِتا بھر ساقی
پیون نال شراب طہُورا فرق پیا ونج فاقی
آگے انگ اتاریا اللہ منہ محراب ملاقی
"دریا خاں" دم دم درد رکھیں جیسیں روز حیاتی

۹۔ دلبر نال میڈی دِلڑی پئی عشق جھُرانے جھُر دی
کُنڈی سخت محبت والی ھئیاں کلی وچ کرُ دی
ڈور ڈکھاندی ہتھ دلبر دے جیڈی ساہے تیڈی سُردی
"دریا خان" اساڈے اصلوں آہی کا ایہا نصیب دُھر دی

۱۰۔ کونجاں کنوں فراق پچھیجے جو کریندیاں رو قطاراں
کھُمب جنھاندے تمبورے وچھڑے تن جنھاں دیاں تاراں

۶۔ جے موئی دل جیندی جانیں تاں ہُودا حرف کماویں
اے دم ہُو حیاتی ہر دم ہُو وچ ہُو سماویں
اندر ہُوتے باہر ہُو دم ہُو دے نال جیوا دیں
ہُو دے نال محبت جہندی میں کوں مار مٹاویں
"دریا خان" ڈوہاں جہاناں دے وچ ہُودا حرف کماویں
۷۔ جُدا تھیواں تا جند ونجے جے ملاں تا ملن نہ ڈیندا
پُندھ پواں تاں اگوں نونساں اوجھڑ راہ ڈسیندا
سُنج پواں تا وستی دے وچ وستی گم ہوندا
"دریا خان" عشق استاد اساں نوں وت کیہے سبق سکھیندا

۸۔ شوق شراب پرانا اساں نوں جام ڈتا بھر ساقی
پیون نال شراب طہُورا فرق پیا ونج فاقی
آگے انگ اتاریا الھ منہ محراب ملاقی
"دریا خاں" دم دم ورد رکھیں جیسیں روز حیاتی
۹۔ دلبر نال میڈی دِلڑی پئی عشق جھُرانے جھُر دی
کُنڈی سخت محبت والی ھیاں کلی وچ کرُ دی
ڈور ڈکھاندی ہتھ دلبر دے جیڈی ساہے تیڈی سُردی
"دریا خان" اساڈے اصلوں آہی کا ایہا نصیب دُھر دی
۱۰۔ کونجاں کنوں فراق پچھیجے جو کریندیاں رو قطاراں
کھُمب جنہاندے تمبورے وجدے تن جنہاں دیاں تاراں

کرن درد فراق والیاں تریں تریں تواراں
بچے میل کونجاں نوں مولا تاونج یار ملن گڈیاراں

۱۱۔ عادت چھوڑ وحدت دے وچ پوندے گالھ تہاندی کیہی
کن فیکون اصل دا عاشق ڈیہہ سنجانن ڈیہی
رہن آزاد ہمیشہ عاشق نانگے پھرن سے نیہی
"دریاخاں" ڈے سر سہندے عاشق جیہی آوے تیہی

۱۲۔ جے ایہہ دل جیندی جانیں تاں ذاتی اسم سنجانیں
پاس انفاس دے نال ہمیشہ کھلن گُل کمانیں
وچ ظلمات آب حیاتی خیال خمُر کر جانیں
"دریا خان" ظاہر باطن عاشق دے سر عاشق اگھائیں

(۱)

کافی کلام

کافی سرتلنگ

عاشقاں دا الٹا راہ، راہ میاں

الٹ سماون مشکل بازی

۱۔ الٹ ابھارے عاشق تردے ھن غواصی رنگ بحر دے
وہشت نال دریا، دریا میاں پیر ٹکاون مشکل بازی

۲۔ باہ بریمہ وچ عاشق جلدے دیکھ شمع کوں پتنگ نہ ولدے
پوندے وچ اڑاہ، اڑاہ میاں جان جلاون مشکل بازی

۳۔ جنگ فرنگی عاشق جوڑن ڈے سر سورھیہ منہ نہ موڑن
ویندے نے کاہو کاہ میاں قدم مٹاون مشکل بازی

۴۔ "دریا خاں" کوچ نقارہ وجدا گزری کوں چھوڑ فکر کراج دا
جیکا ونی ساہ واہ، واہ میاں نیہہ نبھاون مشکل بازی

(۲)

کافی روپ آسا

لگی عاشق اگن تن چولے
انگ انگ وچ بے رنگ بولے
ونحن اَقرب رب فرمایا
اندر باہر رب سمایا
دور نہیں ھئی اولے
فَاَنما تو لو، عشق اشارہ
ہر جاہ ہے نور نظارہ
جیکو اکھیاں اندر دیاں کھولے
وفی اَنفسکم، قول قرآن
ہے فرمودہ ایہو فرقان
بھن عبدیت دے بھولے
"دریا خاں" آپ وچوں نہ آنی
"غ ل م الف" جانی
آھی عین علی دل تولے

(۲)

کافی روپ آسا

لگی عاشق اگن تن چولے
انگ انگ وچ بے رنگ بولے

وَنحَن اَقرب رب فرمایا
اندر باہر رب سمایا
دور نہیں ھئی اولے

فَاَنما تو َلو ُ، عشق اشارہ
ہر جاہ ہے نور نظارہ
جیکو اکھیاں اندر دیاں کھولے

وفیِ اَنفسکم، قول قرآن
ہے فرمودہ ایہو فرقان
بھن عبدیت دے بھولے

"دریا خاں" آپ وچوں نہ آئی
"غ ل م الف" جائی
آھی عین علی دل تولے

(۳)

کافی روپ بلاولی

آپ کوں ویکھن آیا آپ آدم دا کر جوڑ آئینہ

بے رنگی دا کرکے بہانہ صورت وچ سمایا آپ

آدم دا کر جوڑ آئینہ

کتھاں باطن دے وچ بنیا کتھاں ہل ہلایا آپ

آدم دا کر جوڑ آئینہ

ملاں ہتھوں منصور مرالیس اناالحق الایا آپ

آدم دا کر جوڑ آئینہ

کتھاں ہوندا ہوش ہنر وچ کتھاں بھل بھلایا آپ

آدم دا کر جوڑ آئینہ

"دریا خاں" عاشق غلام علی دا وحدت وچ ولایا آپ

آدم دا کر جوڑ آئینہ

(۴)

کافی روپ جوگ

سانوں رمزاں لائیں ول یار

کتن آتن مول نہ ویساں

چرخہ چاسٹ کر پاسے ڈے عشق اڈار

چاہوں تاں میں ول نہ پکھیساں

اج اساں نوں آملیا ہے صورت دا سردار

طلب تہیں نال توڑ نبھیساں

نال سوہنے دے سنوڑی سیاں نیہہ لگا نروار

نال تہیں دے ورھے ونڈیساں

روز ازل کنوں میں تاں پئی ہاں جئیں جانی دے پنار

پیر پچھیتے مول نہ پیساں

اللہ دیکھن نال اکھیاں دے دلبر دا دیدار

دیداں دے وچ دیرا لیساں

"دریا خاں" دلبر دل وچالے دم دم دل دیدار

نینہہ تہیں میں نیہہ نبھیساں

(۴)

کافی

کیا کچھ ویکھاں کینوں کینوں

اکھیاں دے وچ توں ہی وسدا

صورت دے وچ مُورت ساگی

نقطہ ویکھن نینوں نینوں

دید سجن دی عید برابر

چشم وکھاون چینوں چینوں

گل پھل دے وچ رانجھن میڈا

بھَنور بُھنکن بینوں بینوں

"دریا خاں" غیر نہ جانی کوئی

عیناں سُنجانی عینوں عینوں

(۶)

کافی روپ بھیرو

کیویں کراں میں نال کھیڑیاں دے
رانجھو نال اساڈیاں لاواں

۱۔ پار دریاؤں جھوک رانجھن دی، میں بانڑی تر تر جاواں
۲۔ منگ کھیڑیاں دی مول نہ تھیساں، میڈیاں رانجھن نال نکاحاں
۳۔ دوست "دریا خاں" محب جو ملیا، چولے اندر نہیں ماواں

(۷)

کافی روپ آسا

ھَر وچ ھَر کوں سہی کیتوسیں یار

ہر وچ تجلہ ہر دا یار

۱۔ ہر رنگ دے وِچ سَیر کیتوسیں

بے رنگ ارتھ اگم گم تھیوسیں

کیہا پچھُن وت تھندا یار

۲۔ الانسان سری بھیو سیں

دانا سرہ راز بھیُو سیں

کیہا کرن قول ڈُوجھا یار

۳۔ رنگ وچوں بے رنگ بنالیں

جیویں گل وچ باس چھپالیں

جھندا شرح نہ کو شمار یار

۴۔ "دریا خاں" ہر صورت سُبحانی

جِتھ کِتھ نورُ کوہ طورانی

بُت خانے کنوں تھیوسیں بیزار یار

(۸)

کافی روپ قصور

مشکل یار دی یاری ہے

لاون نیہہ نبھاون اوکھا

۱۔ لاون عشق کیا پچھتاون جگ ملامت خواری ہے

۲۔ عاشق نام سڈاون سوکھا زور نہ ہاسی زاری ہے

۳۔ عشق ملامت جیہیں تے آوے ڈے سر چاون ساری ہے

۴۔ "دریاخاں" بریہہ دی اوکھی بازی بار چاون سربھاری ہے

(۹)

کافی پہاڑی روپ

عشق دیاں الٹیاں بازیاں
کوئی الٹ بازیگر ویکھے

۱۔ علم حقیقی عاشق پڑھدے کُل نہیں ملا قاضیاں
۲۔ عشق دی منزل اوکھی اڑاںگی گوہ چاتی کناں غازیاں
۳۔ عشق اللہ دے باجھوں یارو بے حیلے سب سازیاں
۴۔ "دریا خاں" دم دم در ہادی دے سو ہزار لکھ آذیاں

(۱۰)

کافی سر-سارنگ

عشق رنگی رنگ دے وچ بے رنگ چارنگ لایا ہے
سب دے رنگ دے وچ سائیں ہجوں آپے آپ سمایا ہے

۱۔ ایہہ جگ بازی گر دی بازی سانگ سریر چا ٹھایا ہے
آپ کھیڈے آپ کھڈاوے آپے بُھل بھلایا ہے

۲۔ بحر اسرار بہار بنائیں بلبل شور مچایا ہے
کئی بُھنکار بھنور پے بھنکن باس اتے بھر مایا ہے

۳۔ کئی بحر بیاباں بے حد کئی جنگل چھایا ہے
گھٹ گھٹ دے وچ سوئی بولے انت کسے نہیں پایا ہے

۴۔ کتھاں قاضی کھولے کتاباں وچ مُصلّے منہ پایا ہے
کتھاں دوا دیدار بنا ہے کتھے سنت سڈایا ہے

۵۔ چھوڑ غافل غفلت بازی ایہ کُل کوڑی کایا ہے
کل شئے بھریا بھر پورن اندھیاں پندھ اجایا ہے

۶۔ دلبر "دریاخاں" دل وچ وسدا ہر شے دے وِچ آیا ہے
آپ اپنے کول بُلیندا آپے آپ گن گایا ہے

(۱۱)

کافی سربلاولی

نام تیڈڑے جگ موہیا یار
بے وس لگیاں دی لجپالیں

۱۔ عشق جڈاں بہہ حکم ہلایا آون نال کیہا رنگ لایا
بے وس تھیا ہن یار نت نت ماس ہڈاں توں گالیں

۲۔ جے توں آویں اساڈے ویہڑے گھول گھتاں میں سبھئی کھیڑے
ویکھاں تیکوں میں کرسنگار جیکر اساڈے اکھڑیاں بھالیں

۳۔ کتھاں رانجھن دا کیتوئی رایا ویکھن سیر سیالیں آیا
ہیر دی کارن حال گنوایا' چھوڑ کے آیا تخت ہزارا
کرکے چاک چناں دی چالیں

۴۔ "دریا خاں" عشق عقل کوں نیتا باھ بریہہ دی آنبا کیتا
بھڑکے بھڑکے بے شمار نت نت جوشاں وچ پیا جالیں

(۱۲)

کافی روپ پہاڑی

عشق دی اُلٹی چال

لوکاں نوں خبر نہ کائی

۱۔ اُلٹی بولی اُلٹی چالی الٹ سماون مست موالی
ایہو فقر دا حال رہندے ہن صاف صفائی

۲۔ عشق امام حسینؑ تے آیا جیں سر نیزے نیہہ جھلایا
بے دی کیا ہے مجال ڈیندے ہُن ملک گواہی

۳۔ عاشق چاڑھی اوہیں ول چڑھدے "مُوتُو" تھی انا الحق پڑھدے
مرن جیون دا نہ خیال ڈے سر کرن ادائی

۴۔ عاشق نام سڈاون سوکھا "دریاخاں" نینہہ نبھاون اوکھا
دم دم کرن وصال رکھدے خیال خدائی

(۱۴)

کافی روپ بلاولی

لگڑیاں دا پینڈا دور
نال خوشی ہِکل ہر تے چاون

۱۔ جنہاں وت لگڑی سے وت جانن محبت دا مذکور
۲۔ جنت دوست بناں دوزخ کیا وت حُور قصور
۳۔ ہِک واری ہِل یار پیارا' دو جگ تھیواں مسرور
۴۔ طعنے تہمت سب لوکاں دے سانوں سبھے منظور
۵۔ "دریا خان" عشق ایہا نشانی' ڈے ہر تھی مشہور

(۱۴)

کافی روپ بلاولی

رانجھو سانوں رمزاں لایا
چاک چکھنے سانو رمزاں لایاں
رات اندھیاری چکن چاڑھی برم جھم مینہ وسن پھوہاری
عشق ارے وچ آئیاں
میل سیالیاں ڈیندیاں طعنے اُتھدیاں بہندیاں نال بہانے
کیہا ڈوہ پرائیاں
گھول گھتاں سب کھیڑیاں دے ویڑے جناں وت ساڈے دوست نکھیڑے
بن پون تنہاں دیاں چاہیاں
"دریاخاں" راہ رانجھن دی ویساں ہک پل پیر پچھے نہ پیساں
توڑے ہوون مایاں بھرائیاں بھائیاں

(۱۵)

کافی سر آسا

مُکھڑا اساں نوں وکھا کے
ھُن کیوں آپ چھپیندیں

۱۔ وَنحنَ اَقرب دا ڈس ڈتوئی ایہو سبق سکھا کے
سائیں سبق سکھا کے

۲۔ فَانما تولوُ فثم وَجہ، اللہ جتھ کتھ رہیوں سماء کے
سائیں رہیوں سماء کے

اُنا احمد بلا میمی' ایہو حرف اللہ کے
سائیں حرف اللہ کے

"دریا خان" کنوں باقی کیویں وتدا ایں آپ چھپا کے
سائیں آپ چھپا کے

(۱۶)

کافی روپ جوگ

عشق جڈاں اثبات تھیوسیں عقل دیاں گالھیں سب گئیاں
بے رنگی دا باب پڑھیوسیں رنگ پور کنوں میں رہیاں
لکھیا انگ ازل دا ایویں واہ واہ کلماں وحیاں
کُن فیکون جڈاں رب فرمایا ٹھکے تہیں ڈینہہ پئی آں
"دریا خاں" روح رہیا شوہ رانجھے ٹھاہ نہ بے کہیں ٹھئیاں

(۱۷)

کافی روپ جوگی

بیرنگ بن کے آیا یار

سب رنگ دے وچ سوہنا سائیں

سب رنگ دے وچ سیر کریندا انت کہیں دے وچ نہیں آندا

ٹھاہ ایہو عجب ٹھاہیا یار

آدم اولے آپ چھپایس سانگ سریر دا بیکھ بنایس

صورت وچ سمایا یار

رنگ پور آکر کیتوس رایا آپ کوں ویکھن آپے آیا

کھیڈا بازی گربیکھ بنایا یار

"دریا خان" آپ وچوں نہ آنی حق سنجان غیر نہ جانی

جیویں منصور اناالحق الایا یار

(۱۸)

کافی روپ آسا

نازاں دے نال اساڈی دل لُٹی ھئی
زوراں زور حسُن کر حملے کات نینا دے کُٹھی ھئی
دیداں دام زلف گھت پھاہی گھوراں سیتی گھُٹی ھئی
گئی دل جدھاں نہیں ولدی مُشکن سیتی مُٹھی ھئی
ہک دل آہی چادست کیتوئی غیر خیال توں چھُٹی ھئی
"دریاخاں" دست کمان کر ابرو ترکش مژگاں چُٹی ھئی

(۱۹)

کافی سر جھنگلو

عشق سوداگر سر دا آیا
ڈے سر سودا نہ بھنگیں وے یار
بر بِرواہ سبھئی سودے دے وچ
آپ سودا چانگی وے یار
غیر گمان خیال خودی وچ
وحدت دے ونگیں وے یار
عشق دی راہ سنجانن عاشق
کڈھ بیاہی چانگی وے یار
آ عشق وچ راہ عشق دی
نیکی بدی دوئی دگی وے یار
"دریا خاں" سودا ایہی سودے دا
موڑی محبت منگی وے یار

(۲۰)

کافی روپ جوگ

مُرلی دُھم مچائی یار

رنگ پور دے وچ رانجھن والی

۱۔ تخت ہزارے دا رانجھن سائیں، آیا ویس وٹائی یار

کر چاک چناں دیاں چالی

۲۔ "وَنفخت خیرُ مِن روُحی" ساگی پھوک سنائی وے یار

گالہ ایں تاں میں وت گالھی

۳۔ اصلوں ایہو ہس ایہو رایا، کُل کہیں کوں کون کائی یار

پریت اساں نال آپیں پالی

۴۔ "دریا خاں" اساڈی اصلوں آہی نال ماہی دے سچائی یار

خام خیال کھیڑیاں دے خالی

(۲۱)

کافی سربلاولی

واہ بازی گرتیڈی بازی
چھُپ اولے آدم سازی

۱۔ یونس پیٹ مچھی دے پالیُں ' نوح نبی طوفان چڑھالیں
مُلا ہتھوں منصور مرالیں ' تھی قضاتے قاضی

۲۔ کتھ حاکم تھی حکم ہلیندا کتھ گداگر تھی گزریندا
کتھ سورھیہ تھی مُلک مریندا تیغ بہادر غازی

۳۔ کتھ سیناسی نام سڈیندا ' تِلک مَتھے گل جنیو پیندا
کتھ مُسلا مسجد ویندا ' کتھ واعظ کریندا واعظی

۴۔ ہبی مذہب سیر کریندا ' انت کے دے وچ نہیں آوندا
کتھ شیعہ کتھ سنی سڈیندا ' کتھ روزے دار نمازی

۵۔ "دریاخاں" دعویٰ دور کیتوسیں امر علی ارشاد تھیوسیں
بیانہ دل کوئی پھاہ پیوسیں رمز ایہیں دے وچ راضی

(۲۲)

کافی روپ برو

میخانے وچ ملیا یار
ونجن میستاں ساڈا کھڑا مقصد

۱۔ ہتھوں ہادی دے جام پیتو سے کُہنے کیف کلال ڈیتوسیں
تھندے خاص خمار تالاں کیتے تسبیح تہجد

۲۔ مُکھ محراب سجن دی صورت بے رنگی موہیا مورت
جڈاں عشق تھیا اظہار تڈاں اندر تھی گیا اپنا مسجد

۳۔ میخانے وچ مست تھیوسیں سجدے سجائد بھُل گیوسیں
آپ اُتے آیا اعتبار وِرد و ظائف سب تھے ردّ

۴۔ دریا خاں آپ وچوں نہ آنی حق سنجانی غیر نہ جانی
کھول اکھیں تاں تھیوے اظہار اللہ مرشد ہکا ہک حد

(۲۳)

کافی سر جھنگلو

عشق نہ پُھدا ذات صفات
جنہاں نوں لگدا سوئی پروان
جنہاں وت لگڑا سے وتن دیوانے کڈاں وچ مسجد کڈاں میخانے
کڈاں وچ ہوش کڈاں حیران
نہ وچ کفر اسلام دے قائل نہ شر خیر ڈوہاں وچ مائل
کڈاں وچ وستی کڈاں ویران
نہ وچ دین' مذہب نا آندے' دکھ سکھ ڈیکھ نہ تھیون ماندے
رہن ہمیشہ اپنے وچ غلطان
"دریاخان" عاشق عشق کماون' دم دم خون جگر دا کھاون
ڈے بر ساہ کرن قربان

(۲۴)

کافی سربلاولی

پچھُ درد منداں دے حال
اوہ رہندے اپنے خیال
درد والیاں کوں عام کیا جانن بن محبوباں کون سُنجانن
گجھُی تہاں دی گالھ
ڈِھڑے باجھوں نہ عاشق رہندے ہن گواس بیرنگ بحر دے
کیتے نیہہ نہال
عاشق مست رہن میخانے، کڈاں وچ مسجد کڈھاں وچ بت خانے
کڈاں چلدے عجائب چال
دریا خان عاشق مرکر جیون، وحدت جام وصالوں پیون
ہتھوں کیف کلال

(۲۵)

کافی روپ جوگ

عشق ماہی دے سانوں ندیاں تاریاں
بے وس تھیاں سئیاں توبہ زاریاں
تیڈے کیتے میں کھڑی ڈیکھاں نین وہن رم جھم ناریاں
درد بناں دم کوئی نہیں واندا بار آیا سر برہ دیاں باریاں
پچھدیاں بانبھن جوشی کانگ سدا پئی اڈاریاں
سوہنا ویڑے آوسی میں تاں وارن واریاں
دریا خان'' درد تساڈے کیتے بھوں ماندیاں
مکھڑا وکھاویں سانوں محبت ماریاں

(۲۶)

کافی سرجھنگلو

جتھ ویکھاں تتھ تونہی وسدا ساگی صورت یار
ڈے دل توں کر پاسے بیائی دے پار دی
اندر باہر توں ہی وسدا اکھ پٹ آہنکار دی
فَا اِنا تولوُ فثمُ اشارا سوجھ سرجن ہار دی
کھٹ عاشق عشق دی بازی چو طرف چودھار دی
سر جُدا تن تیغ تلے دل جھلن کا وار دی
گالھ آکھن وچ نہیں آندی عشق دے اطوار دی
سُدھ کہیں کوں آپے ہوسی بے خودی دے بار دی
"دریا خان" قابو کر کمر توں اپنے آپ اعتبار دی
"وَنحن اَقرب" ویجھا وسدا مام تہیں مختار دی

(۲۷)

کافی سر تلنگ

تیڈی ویندی ہے عمر وِہانی
توں تاں سمجھ سیانا یار

اج کل تیڈا ساتھ لڈانا، جان ایہہ توڑ نبھانی
کیوں توں تھیندی ایانا یار

میڈی میڈی کر مایا میلی، کوڈی نہ تیڈی کہانی
اتھاں نال نہ چلسی ناں ڑا یار

اتھاں ڈیسیں اُتھاں کم آسی، اگوں ان نہ پانی
کجھُ پوکھ دھرم دا دانا یار

"دریا خاں" توں کر کاہ اپنی، آپ وچوں نہ آنی
پچھے جیویں رب دا بھانا یار

(۲۸)

کافی سربرو

تخت ہزارے دے جوگی جادو لایا مینوں
بیخودی دا باب پڑھائیں ہویا حال وصالے دا
سائیں سمجھایا مینوں
تن من اندر ہویاں بہاراں کھلیا گل ہزارے دا
اللہ چاو کھایا مینوں
کنیں کنڈل مکھ وچ مرلی لگڑا نیہہ نظارے دا
اہیں جوگی کہایا مینوں
"دریا خاں" دم دم نال اساڈے لگڑا پریم پیارے دا
سینے آسمایا مینوں

(۲۹)

کافی سربلاولی

سانوں رمزاں رانجھن یار دیاں ہر وقت ہمیشہ لگ رہیاں

ہر وقت ہمیشہ لگ رہیاں

مل سیالیں لاندیاں جھیڑے ہر کائی اپنا آپ نبیڑے

تساں کم نہ ہو کہیں کار دیاں ہک رب راضی کئی وگ رہیاں

ویساں نہ رہساں ماہی دے بیلے کڑکن کنڈھیاں کانہ کیہلے

لنگھ ویساں سبزیاں یار دیاں میں تھی مشہور جگ رہیاں

بھیناں بھائی ہیکے مائی کرن کائی بی ہمسائی

سانوں مہنے نال کیوں مار دیاں میں تاں طلب سچے نال تگ رہیاں

"دریا خان" ماہی اللہ ملایا جہیں دی آہی سو شوہ پایا

ھن کیہا ڈر سنسار دا میں تاں نال ماہی اگھ رہیاں

(۳۰)

کافی روپ جوگ

دل خانہ ہے خود خانہ
جے توں آپ سنجانی
جوئی ظاہر سوئی باطن بے شک یار یگانہ
جے توں آپ وچوں نہ آنی
جوئی عاشق سوئی معشوق اے او سب بہانہ
جے توں جان اھیں کوں جانی
کل شئے محیط ہمہ وچ سب صورت ہک معنٰی
اللہ جلوے جوت سمانی
"دریا خاں" مڑن محال ہویا ہن ہے صاحب دانا بینا
پرویندی ہے دل وہانی

(۳۱)

کافی

عشق دا رنگ نہ روپ نشانی
بے رنگ باھ دے وچ جلنا اے
عشق جتھاں دل پاندا جھاتی
تہیں کوں ڈیندا فیض حیاتی
مُوتُو قبل مرنا اے مار زِغاز خیال شہانی
عشق زُلیخا نال کیہا کم کیتا
یوسف کوں گھن مصر وچ نیتا
دل پچھوں تے نہ ولنا اے زر خرید تھیا شاہ کنعانی
"دریا خاں" عشق دی ایہا نشانی
گول مریندا کئی اخوانی
چال نہ بی کہیں چلنا اے دے سر عشق تھی قربانی
عشق ملامت جیں سرچائی
لاکے دست عدو کر کانی
قدم عشاقاں نے دھرنا او یار بھن چھڑیندا اے کُل جسمانی

(۳۲)

کافی روپ قصوری

ہر مظہر دے وچ عاشق یارو
سارا سیر کریندے ہوں
اَلاِنسان لباس اسیں وچ
طرحیں پوش پیندے ہوں
کڈاں وچ مسجد کڈاں بت خانے
جنیا' تِلک لگیندے ہوں
ہوکا مار اَناالحق والا
سُولی قدم دھریندے ہوں
کتھاں ویراگی بسمی لیندے
انگ بھبھُوت رمیندے ہوں
کڈاں مست رہن میخانے
سر سبحان دھریندے ہوں
گُل وچ کفنی دست پھوڑی
ڈو ہیں درد رکھیندے ہوں
کڈاں وچ بازار کڈاں وچ بردے
گوشے بہہ گزریندے ہوں

دریا خان، عاشق گاله ایہیں وچ

مُوتو، تھی پھر جیندے ہوں

لتھڑے ہول حساب حشر دے

پچھے کیسے فرض بھریندے ہوں

(۴۳)

کافی روپ برو و

عشق ہویا فرہاد ے دا ٹکر ٹکیندا
طلب دا تیشہ ہتھ کریندا'
اول مارے پھر رجویندا
پچھے کریندا شاد ہستی ہوون مار ہٹیندا
جوڑ جسم دے سب ڈہیندا
ہستی دے بندڑے سب بھنیندا
برہمہ کیتے برباد پاڑوں پہاڑ پٹیندا
اج اساں نوں سنوڑی سیاں
برہمہ براتاں بھانگے پئی آں
عشق کیتے امداد عامی انگ مٹیندا
"دریا خان" اپنا آپ نہ جانی
ظاہر باطن ذات سنجانی
آپ رکھیں آزاد ایہہ سر غازی گوہ سٹیندا

(۳۴)

کافی روپ بلاولی

ہر مظہر وچ وسدے ہو آپ

رنگ پور دے وچ مار کے نعرہ

کُن وچوں فیکوُن تھی آیا آون نال کیہا رنگ لایا
بار برھ دا میں سر چایا ڈے رمزاں کھسدے ہو آپ

عشق دا پسّر یوئی آپ پیارا

منصور مُعراج سولی تے کیتا وحدت جام شہادت پیتا
بے شک عشق اوہیں کوں نیتا ڈس اناالحق ڈسدے ہو آپ

ملا ہو پھر کیتوئی مارا

سرِعُشاقاں حکم ھلایا شیخ عطّار دا کندھ کپایا
شمس الحق دی کھل کھلایا پرت انہاندی ہسدے ہو آپ

قمُ باذنی دا کرکے اشارہ

دریا خان عشق اساں ول آیا سو میں چمُ اکھیں سر چایا
آیا ولدا نہیں ولایا رمزاںییں وچ وسدے ہو آپ

لاشک آیا اساڈا وارا

(۳۵)

کافی سرجوگ

وقت ایہو دل نہ آسی کر گھن وَنج و پار

۱۔ دنیا دولت مال خزانہ نال نہ ہلدا بات بیانا
تھی فقیر پا گل وچ گانا اپنا اندر اجاڑ

۲۔ وَنج وہاج چنگا توں خاصہ تول وِکاون رتیاں ماسہ
کتھے وکھردا چنگانہ کاسہ ایہو ظاہر تھی اظہار

۳۔ "دریا خان" دل دا دھیان دھریجے وطن ونجن دا خیال کریجے
آپ ڈاہڈے کنوں آپ ڈریجے پڑھیں استغفار

(۳۶)

کافی روپ آسا

پچھو پچھو حال ڑی سامی دا سئیاں
جھنگ پھیندا آوندا میرے من بھاوندا
تخت ہزارے دا جوگی آیا
تیں دل کیہا کیہا بیکھ بنایا
ویکھو عجب خیال ڑی سامی دا سائیاں
ونجھلی وجاوندا، گاوندا چیٹک لاوندا
عجب عجائب ویس کریندا
موہن مرلی دے نال مریندا
سن دھن تھیاں سچالڑی سئیاں
چشماں چاوندا کیہا رمزاں لاوندا
اھیں جوگن دے نال میں جوگن تھیاں
گل وچ خرقا خاکی پیساں
برھ تیڈے بدحالی ڑی سامی دا سئیاں
لوں جولاوندا، جاوندا، پھیڑا پاوندا
"دریا خان" دلبر دل وچ وسدا
ماہی ملیا کھیڑا سندر

کیتا نینہہ نہال ڑی سیاں
پوں پوں پاوندا چاوندا' انگن سہاوندا

(۳۷)

کافی کوہیاری۔بلاولی

چھُم چھُم چھیریں دا چھُمکار
تیڈے عشق نچایا یار
میں گھر آویں تھیواں گھولے
پھُلی مول نہ ماواں چولے
لہن رقیباں دے رگڑے رولے
آگاہیں کروں ڈُو چار
ہر دم بیٹھی کانگ اڈاواں
دم دم بیٹھی پھالاں پاواں
بانبھن جوشی روز پچھاواں
سجن آسی کیہڑے وار
عشق تیڈا میں پایا جھولی
گل پشو ازاں نتھ نہ بولی
گلی گلی وچ تھیاں گولی

دار پھیری پھرساں تھی

"دریا خان" یار تھیا ھن باقی

کاجا لھنی آھس باقی

ستی پئی ول ہاں عُشاقی

دیدار داروں کو ڈے

(۳۸)

کافی سربلاولی

عشق الانبا سرتے چایم
مہنا ماہی یار دا دلدار دا

رات اندھاری میں ان تاری
ترھا توکل تار دا، دلدار دا

روکے نہ رھساں جھوک رانجھن دی
پندھ پھیساں پار دا، دلدار دا

برھ گھمایم بابو گھٹیاں
لاکڑا بازار دا، دلدار دا

دل میڈے کوں درمل ڈیسی
مرھم میں بیمار دا، دلدار دا

چم "دریا خان" اکھیں چایم
طعنہ لکھ ہزار دا، دلدار دا

(۳۹)

کافی

ہے حیران سوہنے یار کیتا
گھر بار اسانوں بھُل گئے
سانوں یار دے حسُن حیران کیتا
کم کار اساڈے رُل گئے
جیہڑے پھَٹ فراک (ق) والے ھَن
سے تاں چُلدے چُلدے چُل گئے
جیہڑے عاشقاں دی نندیا کرن
اوہ راج رقیباں دے رُل گئے
ہادی یار ملیا مطلب تھئے
تاڑیاں تاک اندر دے کھُل گئے
"دریا خاں" ڈٹھے ہن یار دے پیریں
ایہے ہوکے اساڈے ہُل گئے

(۴۰)

کافی روپ سارنگ

شعلے شاہ حسُن دے مار ہنیتا
هن وس نہیں بے اختیار ہنیتا

کر آندے عاشق دے کاھ ویکھو
ان بھوہے سخت سیاہ ویکھو
کڈھ سکدے ناں عاشق آہ ویکھو
لادی سیف سینے شکار ہنیتا

جڈاں سوہنے کرن سنگھار ویکھو
ہک جو بھن بیا جنسار ویکھو
چوطرف حسن دی بہار ویکھو
ایہیں لٹک سوہنے دی رفتار ہنیتا

چھٹکے نین یار طرفین ویکھو
سکھ چین نہیں دن رین ویکھو
گیا غین دا نقطہ عین ویکھو
سر سبز چہرے دی چمکار ہنیتا

"دریاخان" حسن دا سامان ویکھو
نہیں طاقت شرح بیان ویکھو
آیا صورت دا سلطان ویکھو
ایہیں عجب یار و اسرار ہنیتا

(۴۱)

کافی روپ بھیروی

جڈا پِیتُم کیف کلاَل کنوں
جند چھُٹ پئی اے غیر خیال کنوں

ایہیں کہُنے کیف سر شور کیتا
تہیں تاں پِیون نال پیار کیتا

پچھے وچ مستی دے ہوشیار کیتا
تڈاں واقف تھیوسیں وصال کنوں

گئے صرف نحو دے بھل کسَب
اساں کافی شرح نوں کیتوسیں وسب

جڈاں شاہ عاشق دا تھیوسیں سبب
تییَں تاں خبر ڈِتی ہر حال کنوں

جڈاں غین دا نقطہ گم تھیا
تڈاں ھم رہیا نہ تم رہیا

نہ کوئی اسم ریہا نہ کوئی جسم رہیا
پچھے لنگھ پئے سیں قید کشال کنوں

"دریا خان" جڈاں تھیا غلام علی
تڈاں واقف تھیوسیں ایہہ تاں گلی

وںج ذات دے نال صفات رلی
ہن تاں فضل تھیا فی الحال کنوں

ہندی شاستر "برم بید" سائیں دریا خان صاحب

چوپائی۔غلام علی گرو دین دیال، تم ہو داتا میں ہوں کنگال
جب سنگر ایہہ کر پا کینی بولیا آپ آگیا مجھ دینی
دوہا: غلام علی گرُ پورا پایا، برم بید، کا بھید بتایا
برم بید ماہیں ڈبکی مارے، آپ اُترے اوراں کوں تارے
دوہا: برم بید کا بھید ابُوٹا، سو بُوجھے جن آپا لوُٹا
ایہہ الٹا بھید سوئی نر بھاکھے، جو سیس کاٹ گر چرنے راکھے
دوہا: غلام علی گرُ بھیٹیا ہوں میں رہے نہ ٹیک
"دریا خان" آپا مٹ گیا ایک ایک ماہیں ایک

"دریا خان سائیں اپنے مرشد و پیشوا غلام علی صاحب کی شان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پیر و مرشد کی رہنمائی ہی سے مجھے یہ راستہ ملا اور بھید اسرار کھلا۔ یہ ایسا بھید ہے۔ جو صرف اور صرف مرشد پر قربان ہونے والے ہی پاسکتے ہیں۔ دریا خان سائیں فرماتے ہیں کہ جب میں نے مرشد پایا مجھ میں مَیں نہ رہ گئی اور اُسی کے ساتھ ایک ہوگیا۔"

پریم کا انگ

چوپائی۔پریم بناں پرتیت نہ آوے پریم بناں بہتا بھٹکاوے
پریم بناں سب بندھ گیان پریم بناں پاوے نہیں مان
پریم تو میرے وس نہیں پریم نہ میرے ہاتھ
تم سنگرُ ساوَدھان ہو کہہ سمجھاؤ بات

"محبت اور پریم کے بغیر کوئی بھی راستہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا اور وہ بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ دریا خان سائیں اپنے مرشد وہادی سے التجا کرتے ہیں کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہ ہے آپ مہربانی کر کے محبت کا راستہ دکھائیں۔"

چوپائی پریم کی مہما کہی نہ جاوے پریم نہیں کوئی ہاٹ بکاوے
آگے مرے پیچھے پھر جیوے پریم پیالہ بھر بھر پیوے
پریم دیکھیا نہ سُنیا کان پریم نہ ہاسی کر جان
پریم جسے گھٹ کیا واس سو جوگی نت رہے اداس

دوہا: پریم پار کھوُ کو نہیں' جو کرے پریم پہچان
دریا خان جس گھٹ پریم ہے اوہاں پر گھٹ گیان وگیان

دوہا پریم پیاسی ہوں پھروں لاگی پریم پیاس
دریا خان جس گھٹ پریم ہے اوہا چام نہ ماس

"محبت کی داستان کہنے میں نہیں آتی اور نہ ہی یہ دکان پر فروخت ہوتی ہے۔اس کو حاصل کرنے کے لئے پہلے مرنا پڑتا ہے۔ محبت نہ دیکھنے میں اور نہ سننے میں آتی ہے اور نہ ہی یہ کوئی مذاق ہے جن کے اندر محبت کا جذبہ بیدار

ہوتا ہے وہ ہمیشہ اداس رہتے ہیں۔ محبت کو پہچاننے والے کوئی نہیں۔ جن کے اندر محبت اجاگر ہوتی ہے ان کو ہر چیز عیاں نظر آتی ہے۔ دریا خان فرماتے ہیں کہ جس کے اندر محبت پیدا ہو جاتی ہے ان کو جسم کی پرواہ نہیں ہوتی۔"

دوہا پریم نہیں کوئی ہاٹی بھائی پریم کا سودا سر کے سائی
جو ہیس بھیٹ رکھے گُردان سو جوگی سر پاوے مان

"محبت کا سودا کانوں سے نہیں خریدا جا سکتا۔ جو مرشد کے قدموں میں آتا ہے وہی پاتا ہے۔"

چوپائی ایک ماہیں دو بھیو تین ماہی چار پانچاں تے پسارا
کام ماہیں کرودھ بھیو لوبھ ماہیں موھ موھ تے آہنکارا
ارب ماہیں کھرب بھیو جی جنت سرب بھیو سرب سوں نیارا
"دریا خان" آپ ہوں اور نہیں تھاپ ہوں عست گر کے سبدھ میں آپ توں سارا

"سائیں دریا خان فرماتے ہیں کہ پہلے وہ ایک تھا پھر پوری کائنات وجود میں آئی اور بے شمار اجناس پیدا کیں لیکن وہ سب سے جُدا ہے۔"

سویا۔ گیان کی گمُ پڑے جن کو اوہاں دوُ رنکٹ نہیں ایک سارو
جیوں جل ماہیں چاند ڈِست ہے پر تھک ماہیں رہنت سوں نیارو
تیوں آپ بھی رچائی رچنا آپ سوں آپ رہیو نِردھارو
"دریا خان" گیانی سم کر جانے راگ نہ دوش نہ جیت نہ ہارو

"جن پر حقیقت عیاں ہو جاتی ہے اس کے لئے دور نزدیک نام کی کوئی

شے نہ ہے، جیسے پانی میں چاند کا عکس نظر آتا ہے مگر حقیقت میں علیحدہ ہوتا ہے۔ اس کی قدرت کا عکس چاند میں عیاں ہے۔ سمجھ وچار والے جیت ہار کا مقام یکساں سمجھتے ہیں۔"

دوہا: مانسرو ور من وسے جو کھوجے سو پاء
سمرن ایہی وار ہے نہیں تو اوسر جاء

دوہا: مانسرو ور من وسے ڈے ڈُبکی گھر سوجھ
ہر ہیراں کی گانٹھڑی ھنسا ہو کر کھوج

"موتیوں کی کان تیرے اندر ہی ہے تجھے کھوجنے سے ہی ملے گی۔ اسے ہاتھ کرنے کا یہی وقت ہے نہیں تو یہ وقت گزر جائے گا۔"

دوہا: کرنی کا کچھ بل نہیں رہنی کھانڈا دھار
بھئو ساگر کی سیر موں کیوں کر اُتروں پار

دوہا: ہندو تُرک دوناں تے ناہیں کہیں وڈ بھاگ ملیو ابناسی
دریا خان ایہہ پد ورلیا بوجھے اُلٹی بات نہیں تا ہاسی

"دریا خان فرماتے ہیں کہ زبانی دعووں سے کچھ حاصل نہ ہوگا پار ہونے کے لئے کچھ کرنا ہی ہوگا۔ حقیقت کے راستے کو کوئی نصیبوں والا ہی پا سکتا ہے، ذات پات کا اس میں کوئی دخل نہ ہے۔"

دوہا: آپ نہ چینے آپ میں مرگھ کستوری باس
دریا خان اچرج ماہیں بھن بھن سونگھے باس

دوہا: تم داتا گر دین دیال اپنی آپ کرو رپت پال
جو تم کہو کروں میں جوگ جنم جنم مٹ جاوے روگ

"جس طرح ہرن کو پتہ نہیں چلتا کہ اس میں خوشبو چھپی ہوتی ہے مگر وہ حیران ہو کر اس خوشبو کی تلاش میں رہتا ہے۔ دریا خان فرماتے ہیں کہ مرشد و ہادی کی مہربانی سے ہر مشکل آسان ہو جای ہے اور تیرے راستے پر چل کر ہی میرا ہر دکھ دور ہو جائے گا۔"

اکڑیا کرنی کا انگ

سویا۔ پریم بناں بہہ بیکھ کرے اور پریم بناں بہہ جوگ کماوے
پریم بنا تپسوی ہو دوڑے، پریم بناں بہہ کیس بدھاوے
پریم بناں بہہ وید بکھاوے پریم بناں ہر ہاتھ نہ آوے
"دریا خان" جوگی سو ست مانوں اکڑیا کرنی جوگ کماوے

"شاعر نے محبت کو ہی ایک اصل راستہ بتایا ہے اس کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ مختلف قسم کے لباس پہننے سے اور بال بڑھانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ محبت کے بغیر نہ تو کتابیں پڑھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی اسے اصل مقام حاصل ہو سکتا ہے۔"

سویا۔ کہاں جو گیسور جپ تپ جوگی کہاں ہندو کہاں تُرک کہاوے
کہاں پھرے بن باسی بھُولا کہاں سوں مورکھ مُونڈ مُنڈاوے
کہاں سے ہندو مالا پھیرے کہاں سوں تپسی تال مٹاوے
"دریا خان" جوگی سو سَت مانوں اکڑیا کرنی جوگ کماوے

"شاعر کا خیال ہے کہ مختلف فضول طور طریقے اختیار کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

دوہا: میں میرا کچھ بل نہیں سب کچھ ست گر ہاتھ
"دریا خان" ہٹھی مون ہے کیا کریئے بکباد

"دریا خان فرماتے ہیں کہ مجھ میں کچھ طاقت نہ ہے سب کچھ مرشد کے ہاتھ میں ہی ہے ہم چپ ہی بھلے ہیں۔"

اکڑیا کرنی کا انگ

سویا۔ پریم بناں بہہ بیکھ کرے اور پریم بناں بہہ جوگ کماوے
پریم بنا تپسوی ہو دوڑے، پریم بناں بہہ کیس بدھاوے
پریم بناں بہہ وید بکھاوے پریم بناں ہر ہاتھ نہ آوے
"دریا خان" جوگی سو ست مانوں اکڑیا کرنی جوگ کماوے

"شاعر نے محبت کو ہی ایک اصل راستہ بتایا ہے اس کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ مختلف قسم کے لباس پہننے سے اور بال بڑھانے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ محبت کے بغیر نہ تو کتابیں پڑھنے سے فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی اسے اصل مقام حاصل ہو سکتا ہے۔"

سویا۔ کہاں جو گیسور جپ تپ جوگی کہاں ہندو کہاں تُرک کہاوے
کہاں پھرے بن باسی بھُولا کہاں سوں مورکھ مُونڈ مُنڈاوے
کہاں سے ہندو مالا پھیرے کہاں سوں تپسی تال مٹاوے
"دریا خان" جوگی سو سَت مانوں اکڑیا کرنی جوگ کماوے

"شاعر کا خیال ہے کہ مختلف فضول طور طریقے اختیار کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔"

دوہا: میں میرا کچھ بل نہیں سب کچھ ست گر ہاتھ
"دریا خان" ہٹھی مون ہے کیا کریئے بکباد

"دریا خان فرماتے ہیں کہ مجھ میں کچھ طاقت نہ ہے سب کچھ مرشد کے ہاتھ میں ہی ہے ہم چپ ہی بھلے ہیں۔"

دوہا: گُڈی گگن اُڑ چلی ڈور گراں کے ہاتھ
من پُونا پہنچے نہیں اک سبدھ سنیہہ ساتھ

"شاعر کہتے ہیں کہ بلندی پر پہنچنے کے لئے مرشد کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے۔
مرشد کے سہارے کے بغیر وہ مقام نہیں ملتا۔"

دوہا: کرنی کا گھر نیچ ہے اکڑیا کا گھر دور
دسویں دوار یاد رکھو کوئی پہنچے ورلا سورمیہ

"ظاہری دکھاوا دینے والی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اصل مقام
کوئی بہادر ہی حاصل کرسکے گا۔"

ہندی کلام

آرتی۔ بھجن، وانی، ہوری، ھنسا، ہرجس وغیرہ

روحل صاحبؒ

آرتی "روپ کلیان"

آرتی کیجے گرُ داتا تیری مٹ گئی ممتیا دُرمت میری

۱۔ پانچ پچیس ہجے ماریا' بھوسا گر میں ڈُوبت تاریا
تی ہوئی اب جاگ سویری

۲۔ تم میرے سنگرُ پران آدارا ' سکل کے صاحب پر اُپکارا
انیک سمایو تھاڑی دھام بڈیری

۳۔ چرن کنول چت میرو لاگو بھُول بھرم دُکھ سہجے بھاگو
نظر نہ آوے کوئی وَیر نہ ویری

۴۔ کیسی بکھان کرو میں بڈائی ایک جبھیا سوں کہیو نہ جائی
آد کی اوبھا اُتم اُچیری

۵۔ ہرکھ ہرکھ گن تیرو گایو روحل راہ اگم کو پایو
کیا نواس کٹی جم پھیری

وانی روپ جوگ

اگم پنتھ کی مہما بھاری کبھو نہ اُترے پریم خماری
گیان نہ دھیان جوگ نہیں ساجھنا سمجھاں کی مت جیت نہ ہاری
ساکھی نہ سبدھ اوھوں نہیں سوہوں وید کیب سکل سوں نیاری
ھندو نہ ترک سامی نہ سنیاسی، رہنت اڈول نہیں بھیکھ دھاری
سودا سوئی جو سن مکھ جھُوجھے، بِھیت بھرمنا کی گیر وڈیری
اُنی مُنی پرس ملیا گھٹ ماہیں جاں کی پریت لاگی انت پیاری
انتر یامی انتر کھولیا ممتا من کی سبھے ماری
جہاں کچھ نہیں تہاں کچھ پایا ست گر صاحب کی میں بلہاری
"روحل" رین گئی دن پایا ارس پُرس سنگ ملیو مراری

(۲)

ھوری سر سارنگ

پھاگنا میں کھیلوں ہوری میں اپنے پیا سنگ پیاری
آوڑی سکھی آج سیجھ سنگھاری ایک ایک نیاری نیاری

۱۔ امبر گلال کے پوٹ اُڈنت ہے پریم بھری پچکاری
۲۔ جل قیصر کا اُڈنت پھوہارا ہوئے رہی گجکاری
۳۔ چھوٹنت پٹاکا باجا باجے ایک دھن لاگی بھاری
۴۔ روحل سب گھٹ بسنت بہاریوں چوگُونٹ چودھاری

(۳)

بھجن روپ بلاولی

۱۔ ناں جاناں کیہا چیٹک لایا نیند پڑی نوں آجگایا
نظر اساں ول دھرنے

۲۔ برہ بان اندر سوں چھوٹے ممتا مٹکی سر پر پھوٹے
گئی ہنتی جل بھرنے

۳۔ گیان گلی میں درشن دیا پائے ڈوری اپنا کر لیا
چت لاگا جائے چرنے

۴۔ ایہی دان مانگے ایہہ جن تیرا "روحل" کوں راکھ لے اپنا چیرا
آپڑیو تیرے سرنے

(۴)

بھجن روپ بھیروی

فقیراں نوں صاحب لگدا ہے پیارا
گھٹ ہی میں گنگا گھٹ ہی میں جمنا، گھٹ ہی میں ٹھاکر دوارا
گھٹ ہی میں برما گھٹ ہی وشنو گھٹ ہی میں شیو کا پسارا
گھٹ ہی میں چندر گھٹ ہی میں سورج گھٹ میں نولکھ تارا
کہنت "روحل" سنو بھئی سادھو ڈھونڈھ لدھا گھر سارا

(۵)

بھجن روپ کانڑا

موہن سوں پریت لاگی ہے موری

نہ جاناں کیہا چینک لایا آپ کنوں چا آپ ملایا

پائے پریم کی ڈوری

سُرت نُرت کی دھونی لگائی، بن جھیا کے بات بتائی

کھس لیا دل چوری

انحد وانی اکھنڈ دُھن لاگی بھیا چت چیتن کبُدیا بھاگی

توڑوں لاگے توری

پانچ سکھی مل منگل گایا "روحل" رین گئی دن پایا

ملیا شیام کشوری

(۶)

ھنساروپ جوگ

ایسا کوئی ھنسا کایا گڈھ جیتے دیس ہمارے آوے

۱- کرم جال کے ماہیں الوجھا کم کر پھند کٹاوے
پورے گرو کے چرن کنول پر اپنا سیس نوا وے

۲- ست سبدھ ست نام کا بیڑا لے پریم کی فوج چڑھاوے
سرت نرت کا جھنڈا ہتھ کر ڈیرا سو اگم ڈیوا وے

۳- ارد ارد میں کرنت لڑائی باون جودھ ہٹاوے
پانچ پچیس کا ڈیرہ لوٹے آگے منزل اٹھاوے

۴- من کو مار سب دیس لوپے انل کا کھیل سماوے
دھام اڈیٹھ کا باندھ ٹھکانا نرگن کا گن گاوے

۵- حد گھر چھوڑ بے حد گھر چلنا پھر پاچھا نہیں آوے
چوتھے پدسوں پد اگوچر پورا ہووے سو پاوے

۶- روحل نام انام انامی نج نیہہ نام کہاوے
اچرج اپرم کہیو نہ جاوے غیبی غیب سماوے

(۷)

ہوری روپ بسنت

لعل گلال اڑائے ہوری کھیلے زنجن ھاں ری سکھی

میری کایا مندر اھ نس منگل گاوے

۱۔ ھار سنگھار پھلوں کا سہرا آتم رام چڑھاوے

۲۔ کال کرودھ مٹی جب ممتیا ھر چرنے چت لاوے

۳۔ گیان گلال دھوں دِس برہمہ بادل لاوے

۴۔ انتر یامی سوں کھیلوں ہوری "روحل" رنگ لاوے

(۸)

ریختہ روپ کانڑا

لاگی لگن سجن سے کس نوں کہیو نہ جاء

چھوڑو تو چھوٹے ناہیں لوں لوں رہیو سماء

۱۔ بے چون موں کہتے ہیں جس کے ہاتھ نہ پاء

دیکھن میں آوے ناہیں سو برھ دیو بتاء

۲۔ اس کے برھ کے بشوں کا جس کو ڈنگ لگا

تجھ بن کوئی نہ جانے اس درد کی دوا

۳۔ ایسہ ریختہ "روحل" کا سُنے کو چت لگا

جس تن لاگے سوئی جانے عشق ہے بڑی بلا

(۹)

ھنسا روپ پہاڑی

مایا کے روپ میں ھنسا بندھانا امر لوک رم جاسی
اوَ گھٹ چھوڑ کے گھٹ میں آیو بن نو پانچ پچاسی

۱۔ اوہی گھٹ اوہی گھر اپنا بھول گیوں پرانی جس گھر کو ہنتو باسی
ہُنتو زبندھ آئے بندھانو پڑیو کال کی پھاسی

۲۔ مات پتا بھائی کٹمُب قبیلو بھیو پر وار کو پیاسی
ست بھائی سنگ نہ چالے چوُکے ناں چوراسی

۳۔ لوک لاج کلُ مرجات چھوڑے ز بھئو رہے ز آسی
لگن پریت گراں سوں لگاوے تو پاوے پد ابناسی

۴۔ پورے گرُ بن پار نہ پاوے گنگا ناوے چاہے کاسی
بر سائے کوئی صاحب پاوے ہاس نہیں کوئی ہاسی

۵۔ لاگی چھاپ جب سگر کی من چت بھیو وساسی
کہنت "روحل" تب ہیجے پایو میں ابناسی کا باسی

(۱۰)

هوری روپ کلیان

ہر سنگ کھیلوں ہوری ہوری، بسنت کی رُت آئی

۱۔ تیل پُھلیل لگاؤ سکھی رہی، پھر انگ لاگ کے چوری چوری
سرُ کھیاں کی ڈھلے چنوری سدائی، بسنت کی رُت آئی

۲۔ اگر چندن اور مل کستوری، گس گس بھرے کٹوری کٹوری
تلک انگ سندر چڑھائی، بسنت کی رت آئی

۳۔ پریم کیسر بھر پچکاری کھیلے، شام کشوری کشوری
بدھ گلال لگے پوٹ اڈائی، بسنت کی رُت آئی

۴۔ "روحل" رل مل شام سندر، ہرکھ ہیت کیوری کیوری
رسنا رت ونت بھاگ رچائی، بسنت کی رُت آئی

(۱۱)

بدھاوارب الیل

آج مورے گرسنت پدھاریا ہرجن پیارا
بل بل جاؤ بلھارا

۱۔ آج مورے آنگن ہوئی بدھائی، ورتا منگل چارا
۲۔ بھابھگت کی کروں میں رسوئی، آنند کروں اھارا
۳۔ سج سکھ کی میں سیجھ وچھاؤں، پاؤں موکش دوارا
۴۔ کہنت "روحل" سنت بھلاں پدھاریا، بابا درشن دیدارا

(۱۲)

رام کلی روپ پربھاتی

سادھو جن چنتا کیوں کریں جاں، را صاحب ہے شاہُو کارا
چاھ کری سوئی آئے ملے، روزی سانجھ سویرا

۱۔ روٹی لنگوٹی اتنی، داتا دیون ہارا
آپ ڈیرا وے آپ نوں ہری جن ہر کا پیارا

۲۔ پنکھی پنکھیرو اجگرا، سب جیون کا سارا
کتنا کیٹ پلنت ہے، داتا دیون ہارا

۳۔ نوَ ندھ بچھی سنگ سدا، رِد سِدھ بھریا بھنڈارا
بانٹ برتاوے گھر گھر، مایا انت اپارا

۴۔ ہر یجن ہر کا گماشتہ، ونجے نام واپارا
"روحل" رگھو ور رِدے بسے، پونجی پوُرن ہارا

(۱۳)

ریختہ روپ سورٹھ

بجن تیرے عشق نے مجھ کو کیا مدہوش دوئی سے
رہیا ہک نقش دل اوپر خیال اس یار جانی کا

۱۔ برہ کی آگ میں ساجن سُتی دل کو جگایا ہے
ہوا ہے روز روشن تجھ ہی دیدار درشن کا

۲۔ دیکھی ہے پریم کی پوتھی رچی ہے رنگ سوں" روحل"
پڑھے کو سنت جن پورا جن گھٹ سُبدھ ست گرُ کا

(۱۴)

ہوری روپ سارنگ

آچھی نیکی دُھن سُنی گگھن منڈل مدھی
باجوں کی جھکور لاگے جیسے گھور گھن کی

۱۔ پریم پچکاری ماری، بھینی پیا سنگ پیاری
کبھو نہ ہووے نیاری، ایسی پریت جن کی

۲۔ گیان کو اڈیو گلال، ہوری کھیلے میرو لعل
سُن کے انوکھے خیال، سدھ بھولی تن کی

۳۔ باجے باجا مردھنگ، کبھو نہ پڑے بھنگ
"روحل" کو لاگو رنگ، آسا پوری من کی

بھجن شاہو سائیں المعروف شہنشاہ

بھجنوں کی مختصر تعداد

(۱)

بھجن روپ جوگ

سادھو بھائی واں گھر کھیل ہمارا ہم بھی ناہیں تم بھی ناہیں
نہیں کو سکل سنسارا

۱- کیا ہندو کیا ترک سڈاوے' دونوں مانگن ہارا
اوگنگا اومکےؔ جاوے ، جھگڑا لاگا بھارا

۲- پرگھٹ رام جانے سب کوئی ، موتی بندھ لگارا
گھٹ کی گنگا نائے نہ جانی ، واں را ماہنڈا کارا

۳- تین گُناں میں سب جگ باندھا ، چوتھا گام ہمارا
نام شہر کا بے گم نگری ، ماریا پریم نقارہ

۴- نانگا نہ پھروں کپڑا نہ پہروں ، نہیں کوئی بِپو ہمارا
ہم واسی اس دیس کا ، جہاں اوا گوں نوارا

۵- ہم میں سرب' سرب سے نیارا ، جیوں جل ڈِست تارا
کہے "شاہو" سنو گرو روحل سب گھٹ درشن تھاڑا

(۲)

بھجن روپ سارنگ

تن من اندر دامنی چمکے برہ بادل چھایا ہے
سوچ سمجھ کر سہی سُنجا تم عاشق لعل لُکھایا ہے

۱۔ کاہے کو بیٹھا بول بناسے، کاہے کو روپ لے آیا ہے
گھُڑی گالھ نہیں آکھن دی، راول رمز رجھایا ہے

۲۔ بن نیناں سوں نرکھیا، بن جبھیا گن گایا ہے
لوں لوں دے وچ سوہنا سائیں، ساجن ہیرڑے سمایا ہے

۳۔ پچھم دیس سوں بادل آیا، مینگھل مینہ برسایا ہے
اگم دیس سوں بونداں پڑیاں مولا مُلک وسایا ہے

۴۔ روحل صاحب رنگن چاڑھی "شاہو" رنگ رچایا ہے
نہیں ہے میلا نہیں ہے پرانا، روزوں روز سوایا ہے

بھجن غلام علی سائیں

(مختصر تعداد میں بھجن)

(ا)

بھجن روپ بھیروی / جوگ

بھُولا کیوں پھرو بنواس

سُبدھ کر لے سمرنا جیو ساس او ساس

۱۔ کوئی کہے دھرن پر ہے کوئی ڈھونڈے آکاس
کھوج لیو گھٹ بھیتر ہے تو تیرے پاس

۲۔ کوئی کہے ہے مکّے ماہیں کوئی گنگ پیاس
ہر سائے صاحب ملے چتر نہیں کوئی ہاس

۳۔ تیرا صاحب تجھ کے ماہیں تجُ اوراں کی آس
سنگھ بھوکو جے مرے توئی نہ کھاوے گھاس

۴۔ گرُو روحل ہم کوں ملیا کاٹی جم کی پھاس
دن رین ہم کوں ایہی ' تیرے چرن کی آس

۵۔ شاہو شاہ گرُو میرا ہویا داسن کو میں داس
جنُ "غلام علی" سرن تیرے آواگون نواس

(۲)

بھجن روپ کلیان

رام نام کا نام لیا ستگرُ سبدھ سوں پیالہ پیا
پیالہ پیا جگاں جگ جیا

۱۔ جل میں ساگر ساگر میں ترنگاں، باہر بھیتر الٹی گنگا
ہوں تو گئی آپ ہی پایا، رام نام ہر دے مکھ گایا

۲۔ بوند ماہیں سمندر سمایا، پانچ پچیس نوتشت کی کایا
پانچوں چین آتم سکھ پایا

۳۔ ادھر برہم کی بان ناہیں، ہے من ماہیں ڈسے ناہیں
نہیں کوئی گیا نہیں کوئی آیا، ششم بھید میں سکل سمایا

۴۔ جل کا کومبھ جلوجل بھریا، جیوں ماہیں دودھ گھیا
الٹا نیر برھم کا دیا، سانت نیر کنبھ کا پیا

۵۔ انبھو بولے آتم تنت ماہیں، پورن برھم گر روحل سائیں
میں بھی تمہارا سرنا لیا، "غلام علی" میں پیالہ پیا

(۳)

بھجن روپ بھیروی

نہیں نکٹ نہیں دور ہوں، سب نور ماہیں نور ہوں
عاشقاں کے عشق ماہیں منصبی منصور ہوں

۱۔ جس کا رنگ نہ ریکھنا تس کوں کیہا پیکھنا
دیدار ماہیں دیکھنا اس دید میں دستور ہوں

۲۔ پیالہ پریم کاپیا ھادی جب ہاتھ سوں دیا
اس نے ویکھو کیا کیا اس مئے میں مخمور ہوں

۳۔ موسیٰ جواب "ارنی" فرمایا "لن ترانی" جواب آیا
جس سوں ایسہ آواز آیا سوئی سینا طوُر ہوں

۴۔ غلام ہوں علی کے کنول پھوُلے جو کلی کے
شاہو شہنشاہ ولی کے چرن ماہیں چکوُر ہوں

(۴)

بھجن روپ ہوری / سارنگ

پھاگنا میں کھیلو ہوری ساجنا کے سنگ سنگ
چھوٹی پچکاری پریم والی بھیگ رہیو انگ انگ

۱۔ گیان کو اُڈیو گلال تن من بھیو میرو لعل
انحد کی سن دھن باجے ہے چنگ چنگ

۲۔ نیناں کے نیر میں تر بھنا کے تیر میں
سُکھمنا کی سیر میں ناہیو برھم گنگ گنگ

۳۔ انحد گھن گھور گھور جوت تہاں جور جور
آمچایا شور شور باجے مر دھنگ دھنگ

۴۔ 'غلام علی' گیان گلی پھول رہیو کنول کلی
شاہو شاہ میرے ولی رہنت سدا سنگ سنگ

(۵)

بھجن روپ گنوری

سادھو دم دم کی ہوشیاری رتن امول پھر نہ آوے
آون ایہی واری

۱۔ بازی گر اے بازی رچائی ' کھیلے کھیل کھیڈاری
دم دم کی ہوشیاری ....

۲۔ دوست مت بھول جاویں سرت کرنی ساری
دم دم کی ہوشیاری ....

۳۔ ایکو ایک رہیو بھر پورن کہاں پرکھ کہاں ناری
دم دم کی ہوشیاری ....

۴۔ اندر باہر پور رہیو ہے میں تاں وارن واری
دم دم کی ہوشیاری ....

۵۔ گرو روحل کے جب سرنے آیا من کی ممتا ماری
دم دم کی ہوشیاری ....

۶۔ "غلام علی" گرو روحل کے چرن کنول بلہاری
دم دم کی ہوشیاری ....

(۶)

بھجن روپ کلیان

میرے مندر ماہیں صاحب آیو' آیو بہت سکھ پایو

۱۔ تن من سیس وارن جاؤں' ستگرُ سبدھ سنایو

۲۔ گگھن منڈل میں دامنی چمکے' انحد ناو بجایو

۳۔ دسویں دوار میں تاڑی لاگی ' اگم جوت جگایو

۴۔ من کی ممتیا دور بھئَ' اوگٹ الکھ لکھایو

۵۔ گرُ روحل جب کرپا کینی' بن جِبھیا گن گایو

۶۔ غلام علی گر شاہو کے' چرن کنول چت لایو

(۷)

بھجن بدھاوا روپ کلیان

آج مورے گھر ہوئی بدھائی سادھو آنگن آیا ہے

۱۔ چندن چنؤر اگر اِتی رس' گہہ گہہ انگ لگایا ہے

۲۔ روم روم میں سوہنا سائیں' ساجن اوہاں سمایا ہے

۳۔ گھٹ ہی میں گنگا گھٹ ہی میں جمنا' گھٹ ہی میں تیرتھ نایا ہے

۴۔ کایا نگر میں جوت جلنت ہے وِرلا درشن پایا ہے

۵۔ روحل صاحب کرپا کینی' جب لگ بھید بتایا ہے

۶۔ "غلام علی" گر شاہو کے سرنے' چرناں میں سیس نوایا ہے

(۶)

بھجن روپ کلیان

میرے مندر ماہیں صاحب آیو' آیو بہت سکھ پایو

۱۔ تن من سیس وارن جاؤں' سنگرُ سبدھ سنایو
۲۔ گگھن منڈل میں دامنی چمکے' انحد ناد بجایو
۳۔ دسویں دوار میں تاڑی لاگی' اگم جوت جگایو
۴۔ من کی ممتیا دور بھئی' اوگٹ الکھ لکھایو
۵۔ گرُ روحل جب کرپا کینی' بن رجبھیا گن گایو
۶۔ غلام علی گر شاہو کے' چرن کنول چت لایو

(۷)

بھجن بدھاوا روپ کلیان

آج مورے گھر ہوئی بدھائی سادھو آنگن آیا ہے

۱۔ چندن چنور اگر اِتّی رس' گہہ گہہ انگ لگایا ہے
۲۔ روم روم میں سوہنا سائیں' ساجن اوہاں سمایا ہے
۳۔ گھٹ ہی میں گنگا گھٹ ہی میں جمنا' گھٹ ہی میں تیرتھ نایا ہے
۴۔ کایا نگر میں جوت جلنت ہے وِرلا درشن پایا ہے
۵۔ روحل صاحب کرپا کینی' جب لگ بھید بتایا ہے
۶۔ "غلام علی" گر شاہو کے سرنے' چرناں میں سیس نوایا ہے

(۸)

هوری روپ کلیان

پریم نگر کے مانہہ، شام سوں میں کھیلو ہوری

۱۔ بندرا بن میں بین بجاوے، چشماں لاونت چوری
۲۔ لعل گلال کے بادل بنے، پچکارن جھک جھوری
۳۔ عطر عنبیر کی دھن ہے متی، ہے کیسر بھرت کٹوری
۴۔ گگھن منڈل موں دامنی چمکے، انحد کی گھن گھوری
۵۔ شاہو شاہ کے جب سرنے آیا پریت لاگی تب موری
۶۔ شاہو شاہ کے جب سرنے آیا، پریت لاگی تب موری
۷۔ "غلام علی" گیان گلی میں، ملیا شام کشوری

بھجن صوفی دریاخان سائیں

(مختصراً)

(۱)

بھجن روپ قصوری

بن رہنی نہیں پاوے گا اُلٹا بیکھ لجاوے گا

۱۔ جوگی جھنگم بیکھ سنیاسی، تپسی تپ میں جاوے گا
پاؤں اچا اور سیس تلے کر، لوکاں لٹک دکھاوے گا

۲۔ قاضی پنڈت وید کتاباں، پڑھ پڑھ ملک بھلاوے گا
اوراں کو اُپدیش کرے، من پر موودھ نہ لاوے گا

۳۔ کہاں بیراگی بسمے لاوے، انگ بھبھُوت رماوے گا
پتھر پوجے کلس چڑھاوے، آگے سیس نواوے گا

۴۔ کہاں سوں مورکھ مونڈ منڈاوے، کہاں سوں جٹا بدھاویگا
گر پورے بن پار نہ پاوے، سر پر بوجھ اٹھاوے گا

۵۔ کتھنی بکنی مان وڈائی، نویں نویں گیان سناوے گا
"دریا خان" ایہہ پد سوئی پاوے جیتا ہی مر جاوے گا

(۲)

هوری روپ کونسری

کھیلے ہوری شام کشوری میرے، مندر موہن لعل

۱۔ گیان گھٹا کر گھٹ موں گاجے، نام کی نوبت زبھئے باجے
انحد گھوری پریم ٹکوری، سنگر سبدھ کیا پامال

۲۔ ہوں میں کبُدھیا بھُول بھاگی، بھوساگر کی لہر نہ لاگی
تروں توری پریم کٹوری، پیوُنت جیوُنت رہنت اکال

۳۔ ست گر سبدھ کی میں بلہاری، جہیں سنگ صاحب ملیو مراری
پریت جو موری لاگی توری، نام کی نینھہ سے کیو نہال

۴۔ میں مت ہین آدھین اپارا، "دریا خان" سنگر سنت سچارا
گیان کی گوری لاگے جوری، تن من تم بھئے سب تال

هوری روپ سارنگ

آج مورے گھر هوری دُھن دُھن بھاگ میرے ری سکھی

سنگر سبُدھ ایسی دُھن لاگی انحد کی گھن گھوری گھوری
لعل گلال کے بادل بنے پچکاری جھک جھوری جھوری
عطر عنبیر کو بھیو برسالو بُوند پڑنت تھوری تھوری
"دریا خان" سنگر غلام علی سوں پریت لاگی ہے موری موری

ھوری روپ گجری

شام سنُدر آیوری سکھی، میرو کان مندر آیو

بندرا بن میں کھیلے ہوری
سن مکھ صاحب شام کشوری
رادھا سوں چھک چھایو

پانچ سکھی مل منگل گاوے
چنگ مردھنگ کی چوٹ چلاوے
رنگ رس تال بجایو

گیان گلاُل ڈھوں ڈِس برسے
ایک بسے گھٹ دوئی نہ درسے
عطر عنبر اڑایو

آپ ہی آپ موں تاڑی لاگی
ھوں میں مٹکی بھرم کی بھاگی
آپ میں آپ سمایو

"دریا خان" ایسہ بد تبھی پایا
سنگر سبدھ میں سہج سمایا
آپ آپے گن گایو

بھجن روپ دھناسری

رام نام دُھن سنگرُ دیا ستگرُو دیا جگاں جگ جیا
دُھن دُھن اوہی دُھن بنسی ناہیں سمجھ وچار دیکھیا دل ماہیں
اُٹل اڈ ول گیرہ ہاتھ کیا
ست گرُو سبدھ امر سکھ پایا کُبدھیا کرم مرم مٹایا
اکھنڈ ابھیدی بھید بتایا
سُرت صراحی پریم پیالہ پیونت جیونت رہنت سکھالہ
سبھر بھریا پٹ پریم کا پیا
غلام علی گرُ بھید بتایا گھٹ ہی میں گنگا تیرتھ نایا
آپ آپ میں سہج سمایا
"دریا خان" گیان دھیان دھن لاگی بھیو چیت چیتن کُبدیا بھاگی
پائے ڈوری اپنا کر لیا

بھجن روپ پہاڑی

میں داسی تو صاحب میرا — تیرے چرن کنول پر واری
کبھی شور کبھی مسکاؤ — کبھی ہجر وصال بتاؤ جی
میں تو وارن وار بلہاری
کبھی گھونگھٹ میں بن آؤ — کبھی تھمک تھمک پاؤں پاؤ
کبھی جلوہ حُسن ہزاری
ایہہ تاں بوجھ الٹ انسانی — کر جوڑ آیا جسمانی
تیری اکل کلا کُل نیاری
غلام علی گرُ یوں سمجھایو — "دریاخان" ایہ بد تبھی پایو
ایہہ تاں دم دم کی ہوشیاری

بھجن روپ بسنت

کیا کہوں کچھ کہیو نہ جاوے ست گرُ مہما تیری
گئی کُومت سوُ مت گھر آئی نہ کو ویر نہ ویری
دیا اڈُا اڈمبر من کا الجھی سمجھی پھیری
جس مایا نے جگ بھر مایا سو مایا گھر چیری
وُست امو لکھ لکھی نہ جاوے گرو مت سمجھی سیری
کرم بھرم دونوں کر پاسے نینے نرکھیا نیری
تم ہو داتا ست گر صاحب تیرے سرن بڈیری
یتری گتَ تم ہی جانو نہ کچھ میں نہ میری
"دریا خان" ستگر سوہنا ملیا پیر لدھا کو پیری
دور نکٹ کا سنکا بھاگا الٹ بھئی مت میری

بھجن روپ پہاڑی

اور بات مینوں کچھ نہ سہاوے
میری ہرسوں لاگی پریت
نینڈ کراں تو سپنے آوے
جاگاں توں اکھیاں ماہیں سماوے
درشٹ نہ ویکھاں مشٹھ نہ پکڑاں
ایسی موہن میت
دن رین نہ بسرے موہی
انگ انگ میں سمروں سوئی
تم نہیں چھوڑو ہم کم چھوڑاں
ایسی آونت چیت
ایسی رچنا رام رچائی
دیکھت بھول رہیو ہے ہر کائی
ایسہ بازی کس انت نہ آئی
ہاری لیونت جیت
"دریا خان" پریت لگی کم چھوٹے
گرُ کرپا سے بھوں بندھن ٹوٹے
جیسا تھا پھر تیسا سمایا
بھاگی بھرم کی بھیت

بھجن روپ آسا

ساس او ساس صاحب تیرے سنگ ہے   بھول بھٹک متے بندہ رے
اپنے آپ کوں جانے ناہیں   در در دوڑے بھٹکے جاہیں
کوُد پڑے اندھا کوُپ ماہیں   سو من اَندھ نِر ندھارے
غافل غوطہ دم دم کھاوے   آپ بھولا اوراں نوں بھرماوے
آتم چھوڑ پتھر نوں دھاوے   اس کا واروں کھندا رے
تیرتھ ورت میں کچھ نہ پایا   گر یا دال مول گنوایا
ست گرُ سبُدھ سے نیہہ نہیں لایا   رام بھجن بن گنگا رے
سبدھ نقارا رِن جھن باجے   انحد گھور رِگھن دُھن گاجے
رِھن رِھن سندُر سنت اواجے   بادل اِمّی برسنتا رے
"دریا خان" رام نام دُھن لاگی   دُبدیا دُور بھر منا بھاگی
"غلام علی" گرُ صاحب ساگی   کاٹ دیا جم پھندا رے

بنسری روپ برودھ

تیری بانسری باجے بن موں کیسی — دُھن پڑے مورے کان کنہیا
بھن بھن تیری بنسی باجے — کیسی لوں لوں آوت لاجے
تیری بنسی کی بین میں — کیسا کامن کیا جی میں جادو جگیٹا
رین اندھیری تیری بنسی برجے — تھرک تھرک مورو ہینرو تھرکے
کیسی گھور پڑی ہے گگھَن — چھم چھم چھاٹ چھوٹے برہ بوند بسیٹا
سُندھ سُندھ میں تیری بنسی سئیاں — سارا ساہ بنسی میں بس رہیاں
تیرے نیناں کے نیر میں — چھن چھن چھنن چھنن کیسا چھن چھٹیا
کن کُنڈل گل موتی مالا — سامی ساحر ہے متوالا
ایسا جادو جگایا میرے من میں — کیسا جادو گری بھیس بنایا
"دریاخان" ایسہ پد جد ہی پایا — چرن علی کے سیسی نوایا
جس کی تار لگی تن میں — ستگر سدھ نیا سہجے سمایا

بنسری روپ برودھ

تیری بانسری باجے بن موں کیسی　　دُھن پڑے مورے کان کنہیا
بھن بھن تیری بنسی باجے　　کیسی لوں لوں آوت لاجے
تیری بنسی کی بین میں　　کیسا کامن کیا جی میں جادو جگیٹا
رین اندھیری تیری بنسی برجے　　تھرک تھرک مورو ہیئرو تھرکے
کیسی گھور پڑی ہے گھن　　چھم چھم چھاٹ چھوٹے برہ بوند سیٹا
سُندھ سُندھ میں تیری بنسی سئیاں　　سارا ساہ بنسی میں بس رہیاں
تیرے نیناں کے نیر میں　　چھن چھن چھنن کیسا چھن چھٹیا
کن کُنڈل گل موتی مالا　　سامی ساحر ہے متوالا
ایسا جادو جگایا میرے من میں　　کیسا جادو گری بھیس بنایا
"دریاخان" ایسہ پد جد ہی پایا　　چرن علی کے سیس نوایا
جس کی تار لگی تن میں　　ستگر سدھ نیا سہجے سمایا

بھجن صوفی مراد فقیر

بھجن روپ کوہیاری

آپ موں درشن پایا رے میں آپ موں درشن پایا
آپ کو درشن ہیروا مول ہے تاں سو نیہہ لگایا
چنچل مت نچل بھیو میرو لعل امر بھئی کایا
آسا ترشنا مٹ گئی من کی منشا منگل گایا
بھئی کرپا تب بندھن ٹوٹے ست گرُ الکھ لکھایا

بھجن روپ سارنگ / مالکوس

لاگ رہی جھنکار گگھن میں لاگ رہی جھنکار
سنت بوُند ڈھوں ڈس پانی پھولیو برہ بہار
گگھن گاجے انحد باجے برسے امرت دھار
سبدھ نقارا باجن لاگا رہن رہن بھئی پکارا
کہنت "مراد" سنو بھائی سادھو نس دن ایکو تار

بھجن روپ آسا

پیا کی ہے اکتھ کہانی کہیں اک جانن ہارے جانی

نیر بناں نجھر جھرنت ہے بن مکھ پیونا پانی
پیونت آپیا پریم سکھ پایا بن رسنا رس پانی
کر بن کرن کایا بن آسن بن یگ پد نروانی
بن سرون دھن بجے سُنی اگم اگوچر وانی
روپ نہیں ریکھ صورت نہیں مُورت بناں نیناں درسانی
سیس بناں نت تاں کو نمیئے سیوا سا پروانی
کہیا سنیا کوئی پار نہ پاوے اچرج ہے حیرانی
کہت "مراد" مٹی جب ممتا تب جوت ہی جوت سمانی

بھجن روپ سارنگ / کانڑا

ایی الکھ نشانی گرُ گم سوں لکھانی

۱۔ کھوہے بن کھوہا ارٹ بن ارٹا گگھن بن جل پانی
بناں اک نجھر جھرنت ہے بن مکھ پیونا پانی

۲۔ واڑی بن واڑی پھولاں بن پھولے جہیں پر بھنور بھانی
واس واس میں بھنورا جو موہیا اوہاں رہیو لپٹانی

۳۔ موتی بن موتی، جوتی بن جوتی، اکھنڈ جوت جگانی
برم جوت میں سکل سمایا ایی کو ورلے جانی

۴۔ دھر بن دھرتی پگ بن پینڈا، اگم باٹ پچھانی
نیر بنا اک رہین پھرنت ہے وہی کیسے نہ دکھانی

۵۔ کہنت "مراد" سنو بھائی سادھو بن جبھیا کی وانی
گونگے کا سپنا گونگا جانے، اور لوک نہیں جانی

بھجن روپ آسا

سکھی ری اُتم جنم ہے میرو

۱۔ گیان سورج گھٹ بھیتر اُوگو اسنگ کلاں کو کیرو

۲۔ پرگھٹی جوت جگت اُر انتر مٹ گیو سکل اندھیرو

۳۔ کر کرپا من موہن موں پے کرو ہردے ماہیں ڈیرو

۴۔ جو پیا سب دور بتاون ہم نینے نر کھیو نیڑو

۵۔ چرن کنول سرن سکھ پایو۔ مٹ گیو سب پھیرو

۶۔ آگے ھتا ہم جم کا چیرا اب بھیو جم ہمارو چیرو

۷۔ "مراد" بھر دیو انتریامی نت نت بھاگ نویرو

بھجن روپ ٹوڑی

پریم پیالہ گراں دیا، جاں سوں مست گھمن ہم ہوا

۱۔ پریم بھٹی کا ست گرُ ساقی، سر ساٹے ہم لیا
پیوت پریم و نسر گئی کایا، دِل درپن کر لیا

۲۔ آٹھ پہر رہو متوالا، لعلی کا رنگ لیا
چڑھے خماری اترے ناہیں، سدا گھمن ہم ہوا

۳۔ پریم کی مہما مکھ سوں کہی نہ جاوے، گھٹ اجوالا تھیا
جاگی جوت نام رنگ لاگا، بھول بھرم مٹ گیا

۴۔ پریم کلاسوں پرم پد پایا، جنم مرن ہٹو گیا
کہت "مراد" سنو بھائی سادھو سدا امر جگ جیا

"بھجن روپ کلیان"

ساچا گرُ میرا صادق سائیں

۱۔ چار کُونٹ تپاس ویکھیا۔ تم جیسا کوئی ناہیں
آد جُگاد صاحب میں تیرا داس کہائیں

۲۔ جتھ ویکھاں تتھ توں ہی توں اور کوئی ناہیں
کرپا تیری ہے کرموں نیاری اپنا برد وکھائیں

۳۔ لجا میری رکھ لیجو دیا دان منگائیں
بھو ساگر میں کاڈھ لیو گر ہاتھ بائیں

۴۔ میں کنگلا آپڑیا سرن تیری سائیں
داس "مراد" کوں اپنا کیجو راکھو چرنا ماہیں

"بھجن روپ جوگ"

من کا میل ہٹایا دل میں درشن پایا
ہوں میں ممتا سکل مٹائی کرم رہیا نہیں کایا
الٹا سلٹا سبدھ سمایا نہیں دیو نہیں دھایا
دل دریا ماہیں ڈھونڈ کے نظر موتی آیا
گنگا جمنا گھٹ ہی دیکھیا اڑسٹھ تیرتھ نایا
بن نیناں سوں دیکھیا بن جبھیا سو گایا
دسویں دوار سرت سمانی انحد ناد بجایا
گیان دھیان کا کیا وچارا موہ ویاپے نہیں مایا
تین گناں سوں رہنت نیارا چوتھے پد سمایا
گرُ صادق ملیا سنسا بھاگا کال کا بھئو گنوایا
ہم واسی اس دیس کا جہاں دھوپ نہیں چھایا
کہنت "مراد" سنو بھائی سادھو گرُ چرنے چیت لایا
امرا پور میں آسن کیا آواگون نہیں آیا

صوفی خدا بخش فقیر

صوفی خدا بخش فقیر، روحل صاحب کے تیسرے نمبر فرزند تھے۔ آپ نے درگاہ کنڈڑی شریف میں تقریباً ۱۸۳۰ء میں وفات پائی۔ آپ درگاہ کنڈڑی شریف کے دوسرے درویشوں کی طرح قادر الکلام شاعر اور درویش تھے۔ آپ کا کلام سندھی، سرائیکی اور ہندی زبانوں پر مشتمل ہے اس دیوان میں ان کا مختصر کلام پیش کیا جا رہا ہے۔

ابیات

۱۔ اللہ دی ذات اول ہے رنگ نہ کوئی بے رنگی
کُن فیکون وچوں جگ جوڑیُس بے رنگی تھیا رنگی
کِتھاں ایرانی کِتھاں عراقی کِتھاں رومی کِتھاں زنگی
کِتھاں سُنی کِتھاں شیعہ کِتھاں صوفی کِتھاں بھنگی
"خدا بخش" ہکا ہک کنوں اساں محبت منگی

۲۔ بیان نہ تہیں دا کوئی ہے بے انت اپارا
لامکان مکان نہ کوئی رُوپ ورن توں نیارا
تھی محیط ہمہ وچ آیا پسریُس آپ پیارا
جوڑ جہان خدائی دا خود ویکھے نور نظارہ

۳۔ تن وچ طلب تہیں دی رکھیں مول نہ موڑیں پاسا
سر دیتاں سو حاصل تھیوے ایہ سودا خوش اور خاصا
چھوڑ غازی ٹھگ بازی توں عاشق رہیں اداسا
رکھ خیال خدائی دا عاشق تاں پاویں سکھ دا واسا

۴۔ رے رکھیں ہک سجن دی جے چاہیں سکھ پائیں
وچ میدان محبت دے دل لائیں قدم اٹھائیں
ڈے سر بار برہہ دا بھاری نال خوشی چل چاہیں
رکھیں خیال خدائی والا ہُن سنجھ صباحیں

۵- جُدا ہک دم ناہیں ہر دم تیڈے نال اے
اپڈے اوڈے مول نہ گولیں جاں تیڈے وچ جالے
کل شے محیط نہ جانن اوہ کافر دل دے کالے
مَن عُرَف ربی آپ الایا خیال خدائی والے

۶- حق نال ہمیشہ ہوویں بے سب وہم وساریں
طالب وچ طلب تن ڈیویں نین وہائیں ناریں
ترک کریں تدبیراں کوں توں میں دے وچ میں وت ماریں
بنا حرف کے حق باجھوں بے سبب ورق وساریں

۷- خالق دا خیال جنہاں کوں سے نہیں پھرن نمانے
بے مُوتُو تھی کر جیون سادھو سے سیانے
ظاہر زور ضعیف ڈِکھیجن کامل وطن کو مانے
وچ خیال خدائی دے خود جانن والا جانے

۸- ذکر وچ رہندے ہر دم عاشق ہر دم مست مدامی
دنیا نہ عقبیٰ والے طالب چھوڑن طلب تمامی
عشرت عیش عشاق نہ سٹن اور حرفت جان جہانی
"خدا بخش" پیتوسیں پیالہ دستوں شاہ شاہانی

۹- غرور نہ کر دے عاشق دید جنہاندی دم وچ
والی نال وصال جنہاندا قلب تنہاں دے کم وچ
مسجد منہ نہ کرن کڈاہاں یار ملیاہے ریم وچ
"خدا بخش" مول نہ مرے سو جیہیں جام پیتا ہے جم وچ

۱۰۔ لگا رنگ عین حسُن کوں ڈیکھ تھئے مخمور کیویں
شعلے شوق والے چھک چاڑھیا۔ سولی تے منصور کیویں
ڈیکھو بھاہ بریہہ دی کیتا کربل وچ کلوُر کیویں
پردیسی پرویز کرالیس شیریں تے شاپوُر کیویں
"خدا بخش" ڈیویں سر تھیویں محبت وچ منظور کیویں

صوفی نظر علی فقیر

آپ صوفی خدا بخش فقیر کے دوسرے نمبر فرزند ہیں آپ دربار کنڈڑی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی سندھی، سرائیکی اور رہندی زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ یہاں آپ کا مختصر کلام پیش کیا جارہا ہے۔

سرائیکی کافی

ویس وٹا کے آیا جوگی بن میں جوگی
روا نہ جانے کوئی جوگی ہے کوئی جوگی
مُرلی وجا کے مست کیتوس موہ لیوس میٖنوں
گالھ سنالیں گھڑُڈی کر سناواں کہنوں
قربُ سُنجاتَس اپنا پھر دی وتیوس پئی پھوگی

چھیراں بنھ تے کلنگی بھگواں کر کے آیا
بین بجا کے بے شک پیچ پرت جیس پایا
ساہ سری سر صدقے میں تاں اصل ہس روگی

چاک بھانا دل کوں چاک کیتا وے سیالیں
ندھر نوازیں آکے نگر اندر دیاں گالھیں
دم اجائی گزرے ملن بنا ھسَ موگی

میں تاں "نظر علی" تھیاں ملک ماہی دی ساری
نینہہ ننڈھا کوُ لگڑا بریہہ جیس دا بھاری
میں تاں مول نبھاون ، بن کھوہ کھیڑیاں روگی

ھندی بھجن روپ کلیان

سانورے سوجان کان بانسری بجائی

بانسری بجائی آچھی دُھن لائی

اَین بَین نَین مورے رام رنگ ریجھ رہے

انحد کی گھنگھور اور جوت ہے جگائی

رنگ رنگ سنگ سخی صاحب کے سبدھ ماہیں

جاگ بھاگ پھاگ کھیل ہر کے گنُ گائی

پَت گَت مَت سَت جن کی پربھ راکھ لیوے

تاں کی بلہاری وار چرنے سکھ پائی

آپ کی ہے وار وار بار بار نہیں کار

پریم نیم جوگ جگت صاحب بھر پائی

پایا گر "دریا خان" سپھل بھئے میرے کام

دیا زگن نشان دھَن مَن دھجا دھرائی

"نظر علی" پریم گلی آوے کوئی وِیر ولی

دل کے دریا جھول انبھو پدپائی

صوفی علی نواز سائیں

آپ روحل صاحب کے پوتے تھے۔ آپ درگاہ کنڈڑی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کو سرائیکی، سندھی اور ہندی کلام پر دسترس حاصل تھی۔ آپ کا کلام پُرکیف اور تصوف پر مبنی ہے۔

بھجن روپ جوگ

میں جوگی مستانہ میرا اکھے منڈل آستانہ
جھنی جھنی ڈور سوں رمز لکھانی' سمجھ سرت سیلانا
پریم کونجی سوں پرول اُگھاڑی' بن ڈیہی ڈیہہ پچھانا
اشٹ کنول سوں آگے سمروں' چارے پد نروانا
واسوں آگے چار دھام ہے' اوچل دھام سوں دھیانا
سات سُن سوں آگے سُن ہے' سیت سُن میں سمانا
واں سوں آگے دیس جو ایسا' اوُدھر تخت آستانا
اوُئے دیس میں مرے نہ جنمے' نہیں اوتار دھرانا
اُونہاں گیا پھیر نہ آیا' آپو آپ انمانا
اوُئے دیس میں پرُس براجے' ہنسے ہنس ملانا
"علی نواز" دیس ایسا دیکھیا' کیسا کروں بکھانا

بجھن روپ توڑی

نہیں کوئی آوے نہیں کوئی جاوے، کرلے سبدھ پریتا

دیکھیا میں دیس نی چتا

جل بن سمندر سیپ بن موتی، بن دیپی ہنس چگتا

روی بن پرکاش، کنول بن بھنورا، بن جبھیا بھید پچتا

پگ بن پینڈا پنتھ بن چلنا، بن پر پنچھی اڈنا

بن نینا سوں نرکھت رہیے، بن پاوک پلیتا

دھرتی بن آسن جوگ بن سمرن، بن کنٹھ گاوے گیتا

بن سرون سنتا رہیے، بن آپو آپ اودھوتا

تنت بن تار سبدھ بن سمرن، بن مکھ جاپ جپتا

دریا خان بے رنگ سمایا "علی نواز" لکھتا

صوفی دُرّ محمد سائیں (اول)

آپ روحل صاحب کے پوتے تھے۔ آپ درگاہ کنڈڑی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی ہندی، سندھی اور سرائیکی زبان کے شاعر تھے۔ اس دیوان میں اختصار سے ان کا کلام پیش کیا جا رہا ہے۔

کافی روپ کلیان

رُلی نوں رمز راول دی
ازل دی ہے نہ اج کل دی
ڈیواں کینوں درد داہیں
ونجاں کیہڑے طرف کاہیں
توڑے بھڑکن برہمہ بھاہیں
وائی ول وات نہ ولدی

برہ برستھی بارانی
لگی ہیڑے سو حیرانی
نہ تھیوے پریت پرانی
ڈکھی پئی پیڑ پل پل دی

کانگل گل پاگجی گاری
کریں سجدا توں سو واری
خبر رکھ یار ہک واری
برہ شمشیر گھائل دی

ہے ابرو پاک پیشانی
مثال سیف ایرانی
کرے جیں دم حکمرانی

آئی تقدیر نہ ٹل دی

چالیں جب نین خماری
چھُٹ پئے کام بیکاری
دو گیسو بات بس بھاری
نہیں آساں سلاسل دی

سُنی دلبر درد دا ہیں
توں "درِ محمد" دیاں دل لائیں
شراب شوق پلوائیں
تھیوے حل کل مشکل دی

بھجن روپ جوگ

آؤ سادھو کرو وچارا
سنتاں نیم نبھایا ہے
مول تخت پر بیٹھو سادھو میر سمیر رچایا ہے
ادھر تخت پر پاؤں دھ‍ِچھا سُن سِکھر گھر پایا ہے
پنچھی کا کھوج مین کا مارگ ست گر موہے بتایا ہے
سہجے سہجے بھیا میلا جاں بچھڑا تہاں آیا ہے
گگھن منڈل میں ہوا جھنکارا انحد راگ سنایا ہے
اوہاں ہنس کا ہے پیانا نربھو دیس وسایا ہے
کہے "دُر محمد" دیس ایسا ہمر ہمر سکھ پایا ہے
اپنے آپ کوں آپ پچھانا پریم پدم پد پایا ہے

صوفی کرم علی فقیر

آپ درگاہ کنڈڑی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی روحل صاحب کے پوتے تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام سرائیکی، سندھی اور ہندی زبان میں ہے۔ مختصر طور پر ان کی شاعری پیش خدمت ہے۔

دوہا:

کنڈڑی کاشی ایک ہے روحل روپ کبیر
جو چل آوے دُکھ مٹے جنم جنم کی پیڑ

دوہا:

کنڈڑی تو کنچن پوری جتھ سنت لیو اوتار
روحل رنگ لاگ رہیو آٹھ پہر اک سار

دوہا:

کنڈڑی پورو دھام ہے جیکو لیوے نام
جتھ دُولھو دریا خان وسے سب کا سارے کام

سویا:

گر کوں گر نہ جانے سو کبھے سوانا
شاہانی مجلس دے وچوں ھار گیا حیوانا
کہت "کرم علی" سو نر نہ پاوے گتھا دواں جہاناں

کافی روپ آسا

شوہ رانجھے بین وجائی سانوں آکے رمز لائی
ویس شاہانہ پا کر آیا اِتھاں چاک سڈائی
رنگ پور دا کیتوس رایا جُٹ پٹ چٹیک لائی
طعنے تہمت سر تے چایم عشق ملامت آئی
راج سیالیں دے مول نہ بھاویں ڈیندا مجھیاں چرائی
کرم علی کھیڑیاں ول مول نہ ویساں جوگی قسم چوائی

بدھاوا

بھاگ بھلا مرا ست گر آیا آج آنگن سہایا ہے
ست گرُ آیا ہوئی رے بدھائی سہجے سیجھ وچھایا ہے
ست گرُ آیا رنگ لگایا کھلیا باغ بہارا ہے
پانچ سکھی مل منگل گاوو انحد ناد گھُرایا ہے
"کرم علی" کھلیا بخت ہزارا روزوں روز سوایا ہے

صوفی دُرّ محمد سائیں (ثانی)

آپ کا ذکر تفصیل کے ساتھ صفحہ انتساب پر آچکا ہے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ لوگ آپ کو "گاڑھا گھوٹ" یعنی "لال رنگ والا دولہا" کے نام سے پکارتے تھے۔

آپ محقق و مترجم کے والد گرامی تھے۔ آپ ایک درویش صفت بزرگ تھے آپ نے شاعری کی نسبت ریاضت کو زیادہ ترجیح دی۔ اس لئے آپ کی شاعری انتہائی مختصر ہے۔

کافی

میڈا عشق لگا ھادی نال میں مستاں ہوئی وے یار
ھکے مٹی وچوں بوتے بنالیس ایہہ بھی قدرت دا کمال
میڈا عشق لگا.........

واہ بازی گر بازی بنایو زمین آسمان ڈوہیں ٹھایو بنا تھبے نال
میڈا عشق لگا.........

سوہنی صورت یار دی ڈٹھوسیں عشق نال کیتوسیں وصال
میڈا عشق لگا.........

غلام علی وچوں عشق لگوسیں دوست محمد دیدار ڈٹھوسیں ایہ
قدرت دا کمال
میڈا عشق لگا.........

درس "دُرِّ محمد" دیدار ڈٹھوسیں غیر خیال سب بھل گیوسیں ہن نیہہ
تھیا نروار میڈا عشق لگا.........

صوفی رحیم بخش فقیر

آپ درگاہ کنڈڑی شریف میں پیدا ہوئے' آپ صوفی در محمد سائیں (گاڑھا گھوٹ) کے داماد تھے اور انہی سے روحانیت کا فیض حاصل کیا۔ آپ محکمہ تعلیم سے وابستہ تھے۔ آپ نے سندھی' سرائیکی اور اردو زبان میں شاعری کی ہے۔

پڑھ بسم اللہ جاں چایم نگاہ اگوں نظر آئی ہک صورت
میں سوچ ڈٹھا ھئی اوہا صورت عجب صورت
صورت تلاوت کردے کردے تھیا قرآن ہے سارا صورت
بجُود "رحیم" صورت کوں کیتم سمجھ کے یار دی صورت

کافی

درّ محمد سائیں توں میڈا ہادی رہبر پیشوا
فانی دنیا کوں چھوڑ کر ونج وسایو ملک بقا
نویں جمادی الاول سن چودہ سو ڈو
ساڑھے نو چھنچھر دی رات جڈا سوہنا راہی تھیوں
رحلت تیڈی رحیم یار وچ آیا کنڈڑی تیڈا قافلہ
بے ونجن دی ھاوی ڈیویں ہا سائیں خبر
مہ تاب مثل چہرا تیڈا آندا نہیں اج نظر
یاد کر تیکوں سائیں بہندا ہاں آنسو وہا
تیڈیاں پچھریاں تیڈے میلے یاد رہسن تاحیات
تیڈی شفقت دیاں نگاہیں یاد رہسن تاحیات
تیڈی الفت دے ترانے ہر زبان تے جابجا
تیڈا بولن گوہر نایاب ہن ملسی کتھوں
تیڈی ہدایت معرفت دے موتی ہن ملسن کتھوں
تیئیں جیہا بیا راز داں کو نہیں "رحیم" دا بیا

کافی

ماہی من لایو نی، محبت دیاں میکھاں

برہ بھاہ بلدی، ساڑیا سوز سیکاں

تیکوں یاد کر کر، ٹھڈے ساہ بھر بھر

ڈھونڈھاں ڈھول تیکوں، گھر گھر دَر دَر

ہو ویں ساموں سوہنا پیا تیکوں ڈیکھاں

آنیڑے نس نس، آ ویڑے ہس وس

تھیوے دل بہاری، واہ بنے عجب چس

تئیں باجھوں سوہنا گھڑی سال لیکھاں

بھالاں دید دَم دَم، سارا ڈٖلنہہ اُم غم

یاد "رحیم" تیڈی پیا کار نہیں کم

جیوے میڈا جانی تیڈے ناں دیاں ٹیکاں

صوفی تاج محمد فقیر (محقق و مترجم)

ہندی بھجن

آج میں عجب تماشا دیکھیا نَیناں سے نیَن ملایا
ست گر صاحب کی میں بلہاری پریم پیالہ پایا
اپنی پریت آپ ہی پالی کنچن بھئی میری کایا
من کی میل مٹی سب ممتیا دُرس دیدار دکھایا
میری پریت لاگی پیاسوں رنگ میں رنگ رچایا
سیل سنتوکھ کا سودا رچیا پریم پلیتا جگایا
دسویں دوارے سُرت سمانی انحد ناد گھرُایا
داتا ڈر محمد صاحب ساچا زرمل نام سنایا
"تاج محمد" چِت چرنا ماہیں بھُول بھرم بھُلایا

☆ ☆ ☆ حق موجود سدا موجود ☆ ☆ ☆

اختتامیہ

کنڈڑی جا پیر پرور سیر وہے تھی تہنجے سر
اچن سوالی ونجن نہ خالی "روحل" تہنجے در

دیوان "سرتاج کنڈڑی" جو کہ روحل صاحب کے خاندان کے چشم و چراغ صوفی تاج محمد فقیر نے ترتیب دیا ہے، درگاہ کنڈڑی شریف کے صوفی شعرا کے سرائیکی اور ہندی کلام پر مشتمل ہے۔ دیوان کے عنوان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس دیوان میں خالصتاً درگاہ کنڈڑی شریف کے صوفی شعراء کا کلام ہے جن کا سلسلہ نسب حضرت روحل صاحب سے شروع ہوتا ہے۔ بے شک حضرت روحل صاحب کنڈڑی کے سرتاج ہیں اور آپ کے خاندان کی تمام شخصیات آپ کے فیض سے مالا مال ہیں حضرت روحل صاحب کے تمام سپوت ہندی، سندھی، سرائیکی اور فارسی زبان کے بلند پایہ شاعر ہیں جس میں تصوف اور روحانیت کا درس ملتا ہے۔

دیوان "سرتاج کنڈڑی" کی اشاعت سے پہلے سندھی ادبی بورڈ کی جانب سے سندھی میں "آکا نگا کر گالھ" اور "کنڈڑی وارن جو کلام" شائع ہو چکے ہیں لیکن "سرتاج کنڈڑی" ایک ایسی جسارت ہے جس میں روحل صاحب کے خاندان کے سپوت صوفی تاج محمد فقیر جو کہ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف زبانوں کی ہیئت اور ماہیت کا علم بھی

رکھتے ہیں کی لاثانی تحقیق ہے۔

آپ کو اوائل عمری سے ہی تصوف ' روحانیت اور تحقیق سے لگاؤ تھا اور اس کی وجہ آپ پر آپ کے والد بزرگوار صوفی در محمد فقیر (مرحوم) عرف عام "گاڑھا گھوٹ" کی نظر عنایت تھی۔ صوفی تاج محمد فقیر نے طالب علمی کے دور سے ہی حضرت روحل صاحب اور ان کے خاندان کی شاعری کو یکجا کرنا شروع کردیا تھا اور ۱۹۸۰ء تک آپ نے کافی حد تک اس میں کامیابی حاصل کرلی تھی۔ آپ کی خواہش تھی کہ کسی طرح اس خزینے کو مریدین تک پہنچایا جائے اس مقصد کے تحت آپ نے تقریباً سترہ سال کے عرصہ کے بعد مجھ حقیر اور ناچیز کو منتخب کیا کہ ھندی اور سرائیکی شاعری کو اردو رسم الخط میں ڈھالا جائے۔ گو کہ یہ ایک مشکل کام تھا مگر مالک کی مہربانی اور کرم سے میں اس امتحان سے اپنے خیال کے مطابق کامران نکلا۔ بہرحال چونکہ میری یہ پہلی کاوش تھی اس لئے اس میں غلطی ہوسکتی ہے۔ جس کے لئے میں خاندان روحل صاحب سے معذرت خواہ ہوں۔

روحل صاحب کے چشم وچراغ کی مجھ پر خصوصی مہربانی ہے کہ انہوں نے مجھے یہ سعادت بخشی کہ ان کی تحقیق میں میں ان کا ساتھ دوں ورنہ مجھ سے زیادہ قابل ' ذہین ' تعلیم یافتہ اور عقیدت مند لوگ ہروقت ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ ویسے بھی ہمارا پورا خاندان ان کا ' ان کے والد بزرگوار صوفی در محمد فقیر (مرحوم) ان کے دادا صاحب صوفی دوست محمد فقیر (مرحوم) اور ان

کے بہنوئی صوفی رحیم بخش فقیر (مرحوم) کا مرید ہے۔ غالباً ہمارا خاندان
پنجاب میں پہلا خاندان ہے جو روحل صاحب کے خاندان کے حلقہ ارادت میں
داخل ہوا اور فیض حاصل کیا۔ بقول شاعر ۔

دوست محمد سائیں مریدن وارو ملک ملالیس پٹن منارو
پھولو، تیجو، سومر سارو سبھنی تے وڈو راز ہجے

دیوان 'سرتاج کنڈڑی' کو ۱۹۹۷ء میں پٹن منارہ رحیم یار خان (تکیہ
صوفی در محمد سائیں) میں منتظم کرنا شروع کیا گیا اس وقت ڈھرکی سے گلو سادھ'
چوک بہادر پور سے خان حضور احمد خان گوپانگ اور محمد رمضان میر شاہ گڑھی بھی
صوفی تاج محمد فقیر کے ہمراہ تھے۔ مختلف وقفوں سے دیوان کو لکھا گیا۔ بہر کیف
۱۹۹۹ء میں ایم پی اے ہاسٹل لاہور میں اس کی تکمیل ہوئی۔ لاہور میں سیٹھ بار تھا
رام ایم پی اے بھی ہمراہ رہے۔ لاہور میں بھی آپ کے مریدین رہتے ہیں ان کا
بھی جمگھٹا لگا رہا۔

اس دیوان میں روحل صاحب کے گرنتھ بھی شامل کئے گئے جو کہ ہندی
زبان میں ہیں۔ محقق نے ہندی زبان کا ترجمہ اردو زبان میں کیا ہے تاکہ مریدین
صحیح طور پر کلام روحل صاحب نے فیض یاب ہو سکیں۔

ہندی زبان میں آرتی' بھجن' ہوری' دوہا' چھند وغیرہ شامل ہیں جبکہ
سرائیکی شاعری میں کافیاں' سہ حرفی' ابیات' وغیرہ شامل ہیں۔ صوفی شعراء کی
زبان دقیق بھی ہے اور انتہائی سلیس بھی۔ بہر حال مریدین اور قارئین کرام

کے لئے "سرتاج کنڈڑی" ایک انمول تحفہ ہے۔ مریدین کے گھر میں اس تحفہ کا ہونا بہت ضروری ہے تاکہ ہر روز اس سے فیض حاصل کیا جاسکے۔

میں اپنی طرف سے صوفی تاج محمد فقیر صاحب کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے روحل صاحب کے بے بہا خزینے کو ہم تک پہنچایا۔ میری ان سے گذارش ہے کہ آئندہ روحل صاحب اور ان کے خاندان کے تمام صوفی شعرا کے کلام کو مکمل طور پر پیش کیا جائے تاکہ خزانے کا کوئی حصہ مفقود نہ ہو جائے۔ میں اپنی طرف سے جناب ظہیر بابر بھٹی صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے کمال مہارت سے پورے دیوان کو کمپوز کیا۔ میں اعجاز احمد قریشی صاحب کا بھی ممنون ہوں جنھوں نے کم وقت میں دیوان کو شائع کیا۔

دیوان سرتاج کنڈڑی" کی رونمائی حضرت روحل صاحب کے سالانہ عرس مبارک منعقدہ یکم رجب المرجب ۱۴۲۰ھ' ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۹ء' اسوج شدی ایکم دوج ۲۰۵۶ بکرمی کے موقع پر محقق و مترجم صوفی تاج محمد فقیر کے دست مبارک سے ہوئی۔

حق موجود

کستوراجی شاد

کستوراجی شاد

پٹن منارہ رحیم یار خان

۱۴ ستمبر ۱۹۹۹ء بروز منگل

سدا موجود

دربار حضرت روحلؒ صاحب

کنڈڑی شریف سکھر (سندھ)